



السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

Kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Kitab Nagri

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

samiyach02@gmail.com

من محرم

(ناول)

نیالیش چیمہ

تم.. دور ہٹو میری نظروں سے... میں تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا... زوار شاہ نے اپنے ازلی غصے کا اظہار کیا
ہاں میں تو جیسے تمہاری پرانے آلو جیسی شکل کو دیکھنے کے لیے مری جا رہی ہوں نا... میرم نے اینٹ کا جواب
پتھر سے دینا ضروری سمجھا

اسی زبان درازی کی وجہ سے زہر لگتی ہو مجھے... زوار شاہ نے غصے سے سرخ ہوتی آنکھیں اس پہ جمائیں
تم تو جیسے مجھے شیرہ لگتے ہونا... ہنہ باتیں کروالو بس ویلا نکما... میرم کی بات سن کر زوار شاہ کے تن بدن میں آ
گ لگ گئی

اپنے بارے میں کیا خیال ہے تمہارا.. زوار شاہ اپنے ضبط کی انتہا پہ تھا... وہ ہمیشہ تایا ابا کی وجہ سے اسکو بخش دیتا تھا
... لیکن آج

الحمد للہ میں ملک کی مصروف ترین اور نامی گرامی لڑکی ہوں ثبوت میرے ہاتھ میں ہے... میرم نے اپنی شیلڈ، جو اسے تقریری مقابلے کے سیکنڈ وئر کے طور پر ملی تھی، اس کے سامنے کی

مسز میرم شاہ آپ بھول رہی ہیں

اس مقابلے کے ججز میں وہ شخص بھی شامل ہے جسے آپ نکما کہہ رہی ہیں... زوار شاہ نے اسے یاد دہانی کروائی

مسٹر زوار شاہ میں یہ کیسے بھول سکتی ہوں... کیونکہ مجھے پورا یقین ہے آپ کی وجہ سے میں سیکنڈ آئی ہوں ورنہ فرسٹ آتی... میرم کی بات پر پہ زوار کے ہونٹ تھوڑے سے پھیلے

بالکل... ایسا ہی ہے... اب کر لو جو کرنا تم نے... زوار نے چیلنجنگ انداز میں اسے دیکھا اور سٹیج کی طرف چلا گیا جہاں باقی ججز موجود تھے وہ اس یونیورسٹی کا پرائیویٹ تھاپو لیٹیکل سائنس میں ماسٹرز کرنے کے بعد وہ ایک نیوز چینل پہ شو کرتا تھا... اس کی خوش قسمتی تھی کہ کچھ اس کی گڈ لکنگ پر سنیٹی اور کچھ اس کی ذہانت کی وجہ سے وہ دنوں میں ایک جانا مانا اینکر بن چکا تھا

اس کی یونی میں تقریری مقابلہ تھا جہاں اسے جج کے طور پر بلایا گیا تھا... وہ اپنے اساتذہ کے احترام میں اپنے ... مصروف ترین شیڈیول میں سے وقت نکال کر یہاں آیا تھا

مقابلے کے دوران میرم شاہ اسے سٹیج پہ نظر آئی بلاشبہ وہ ایک بہترین مقرر تھی لیکن دشمنی کی اپنی جگہ ہوتی ہے

باقی دو ججز میرم کو پہلی پوزیشن دینا چاہتے تھے لیکن اس کا ووٹ میرم کے حق میں نہیں تھا سو اسے سیکنڈ پوزیشن

سے نوازا گیا

سٹیج پہ ابھی باقی کاروائی جاری تھی جب اسے اپنے ایک پرانے ٹیچر نظر آئے وہ فوراً اپنی نشست چھوڑ کر ان سے ملنے آیا

ملنے کے بعد وہ واپس سٹیج کی طرف جا رہا تھا جب میرم سے اسکی مڈھ بھیر ہوئی
جو اسکا موڈ اچھا خاصا خراب کر چکی تھی

میرم زوار شاہ کو دیکھا ہے تم نے... کیا چیز ہے یار... اتنا سو برا اور خوبصورت بندہ میں نے آج تک نہیں دیکھا
... میرم اپنی سوچ میں مگن تھی... زوار شاہ سے ملنے کے بعد وہ گراؤنڈ میں آکر بیٹھ گئی تھی جب فرا اس کے پاس آئی

فرا کی بات پر اس نے سر اٹھا کر اس طرف دیکھا جہاں لڑکیوں کو جگمگٹا زوار شاہ کے ارد گرد موجود تھا
فرا تمہارے پاس لائٹر ہو گا.... میرم کی بات پر فرانے گردن گھما کر اسے مشکوک نظروں سے دیکھا
اف نہیں ہے تو ویسے بتا دو ایسے دیکھ کیوں رہی ہو... میرم اپنی بات کے اختتام تک کھڑی ہو چکی تھی اور اب
ادھر ادھر دیکھ رہے تھے

تم نے کیا کرنا ہے؟... فرا ابھی تک حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی کو اسکی بات کو نظر انداز کر کے ایک لڑکے کی
طرف جا رہی تھی

ہیلو... میرم کی آواز پر موبائیل پہ مصروف لڑکے نے نظر اٹھا کر حیرانگی سے اسے دیکھا

مجھے لائٹر چاہیے آپکے پاس ہو گا؟... میرم نے اسکی نظروں کے جواب میں کہا

جی... جی.. یہ لیں... لائٹر جیب سے نکالتے ہوئے لڑکے نے نظریں میرم کے چہرے پہ فوکس کر رکھی تھیں

شکریہ میں ابھی واپس کر دیتی ہوں... میرم مسکرا کر زوار شاہ کی طرف بڑھی جہاں آٹو گراف لینے کے لیے لڑکیوں کی تعداد بڑھ گئی تھی ساتھ ہی وہ اپنے بیگ سے پٹانے نکال رہی تھی... خوش قسمتی سے یہ پٹانے کل ہی اس نے اپنے چھوٹے کزن سے چھین کر بیگ میں چھپائے تھے

ہجوم کے نزدیک آتے ہی میرم نے ایک پٹانہ احتیاط سے نظر بچا کر زوار کے پیچھے کی طرف پھینکا جو ایک لڑکی کے سر پہ لگ کر نیچے جا چکا تھا

دو تین پٹانے اس نے ان کے ارد گرد رکھے اور فوراً وہاں سے نکلنے کی... تھوڑی دور پہنچنے پر اسے پٹانے کی آوازوں کے ساتھ ہی لڑکیوں کے چیخنے کی آوازیں سنائی دیں

اسکے لب مسکرا اٹھے

وہ اس لڑکے کے پاس پہنچ چکی تھی جس سے لائٹر لیا تھا

بہت شکریہ... میرم نے سپاٹ چہرے کے ساتھ لائٹر اسکی طرف بڑھایا

شکریے کی کیا بات اب تو میں اس لائٹر کو سنبھال کر رکھوں گا آخر آپکے ہاتھ لگے ہیں... لڑکے نے لو فرانہ انداز میں لائٹر لینا چاہا جو میرم نے اسکی بات سن کر پیچھے کر لیا تھا

اچھا ایسی بات ہے تو یہ لیں... میرم نے بولتے ہی لائٹر کو نیچے رکھا اور اس پہ پاؤں مارا... کرچ کی آواز ابھری

اب اسکے پیسز کو لیمی نیشن کروا کر رکھیے گا... کیونکہ اب تو اسے میری جوتی بھی لگی چکی ہے نا.. میرم نے معصومانہ انداز میں کہا اور فرا کی طرف چل دی جو حیرت سے اسکی کاروائی دیکھ رہی تھی

جبکہ وہ لڑکا بھی اپنی جگہ ہکا بکا کھڑا تھا

بدلہ لیکر بھی میرم کا موڈ کچھ ٹھیک نہیں تھا

... اتنی محنت کی تھی اس نے اس کمپیٹیشن کے لیے

صد شکر کے گھر پہ صرف چچی تھیں باقی سب کسی رشتہ دار کے گھر گئے تھے چچی جان کی طبیعت کچھ حراب تھیں سو وہ میڈیسن لیکر سو رہیں تھیں

... میرم سیدھی اپنے روم میں آئی

پاؤں کو جوتوں کی قید سے نکال کر چادر بھی اتار کر وہ بلینکٹ لیکر لیٹ گئی

بمشکل دس منٹ گزرے تھے جب دروازہ زوردار آواز کے ساتھ کھلا

www.kitabnagri.com

دروازے کی آواز سن کر میرم نے آنکھیں کھولی تھیں

سامنے موجود ہستی کو دیکھ کر اسکا خون ابل پڑا

یہ کیا طریقہ ہے زوار شاہ... کیا ساری تربیت بھول چکے ہو... کسی لڑکی کے روم میں آنے سے پہلے اجازت لینا

ہوتی ہے. میرم نے پاس پڑی چادر لیتے ہوئے کہا

جی محترمہ میرم شاہ میں ساری تربیت بھول چکا ہوں اور آپ جو یونی میں گل کھلا کر آئیں ہیں انکے بارے میں آپکا کیا خیال ہے... زوار شاہ کا غصے سے سرخ پڑتا چہرہ دیکھ کر اسے دلی سکون ہوا تھا

نیک خیال ہے... میرم شاہ کبھی کچھ غلط کر سکتی ہے بھلا... اور یہ تو صرف بدلہ تھا... میرم نے مسکراتے ہوئے اکامزید دل جلایا تھا

اوقات میں رہو میرم... میرے سے دور ہی رہو تو بہتر ہے... صرف تایا ابا کی وجہ سے بچ جاتی ہو تم ورنہ... زوار شاہ نے بات ادھوری چھوڑی

ورنہ... ورنہ کیا... ڈرتی نہیں ہوں میں کسی سے بھی... اپنی دھمکیاں اپنے پاس رکھو... میرم نے اسے اسی کے انداز میں جواب دیا

زوار شاہ نے بغور اسے دیکھا

اس کے اس چرخ دیکھنے پر میرم کے دھڑکن تیز ہو گئی

زوار شاہ دھیمے قدموں سے چلتے ہوئے اسکے قریب آیا

ہاتھ اٹھا کر تھوڑی سے پکڑ کر اسکا چہرہ نزدیک کیا

گڈ میرم شاہ.. شاہوں کے خاندان میں اتنی ہی بے خوفی ہونی چاہیے... لیکن بولتے ہوئے یہ مت بھولا کرو تم اس شخص سے بات کر رہی ہو جو دو منٹ میں تمہیں پورے خاندان کے سامنے دو کوڑی کا کر سکتا ہے... سو بی کیئر فل فار دی نیکسٹ ٹائم... زوار نے تنبیہ کرتے ہوئے اسکا منہ چھوڑا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا کمرے سے نکل گیا

... میرم ایک لمحے کو چکر اکر رہ گئی

وہ ٹھیک کہہ رہا تھا.. واقعی میں وہ اسے عرش سے فرش پر ٹنچ سکتا تھا

لیکن اگلے ہی لمحے وہ اپنے آپ میں واپس آچکی تھی

... تمہیں تو میں ایسا مزہ چکھاؤں گی زوار شاہ کہ یاد کرتے رہو گے

میرم کچھ سوچتے ہوئے دوبارہ لیٹ گئی

وہ سو کر اٹھی تو گھر میں چہل پہل تھی... یعنی سب واپس آچکے تھے

وہ فوراً کمرے میں واپس آئی اور واش روم میں جا کر صابن آنکھوں میں ڈالنے

لگی

ہائے امی... صابن آنکھوں میں جاتے ہی بے اختیار امی یاد آئیں تھیں

دشمنی نبھانے کے لیے بھی کتنی تکلیف لینی پڑتی ہے نا

اپنا کام تمام کر کے شیشے میں ایک نظر دیکھا

صابن کی وجہ سے آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں

آنکھوں کی جلن سے گال بھی گلابی ہو چکے تھے

اس نے آخری نظر خود پہ ڈالی اور کمرے سے نکل آئی

باہر نکلتے ہی چھوٹی چچی اسے دیکھ کر حیران رہ گئیں

میرو... کیا ہوا ہے تمہیں.. وہ بھاگ کر اسکے پاس آئیں

کچھ نہیں چچی... ٹھیک ہوں میں... میرم نے اداس سامنہ بنا کر کہا

نہیں میرو تمہاری آنکھیں لال ہو رہی ہیں اف ف کیا ہوا ہے... بخار تو نہیں... فادی فادی جلدی آؤ بہن کو ڈاکٹر

کے پاس لیکر جاؤ... وہ نان سٹاپ بول رہیں تھیں

ارے نہیں چچی جان میں بالکل ٹھیک ہوں... اس نے لڑکھڑاتی آواز میں کہا

تب تک فہد سمیت ماما اور چاچو بھی اسکے پاس آچکے تھے

کیا ہوا بیٹے... تمہارا تو آج کمیٹیٹیشن تھا نا... عمر چچانے پوچھا جو زوار کے بابا تھے اور میرم پہ جان چھڑکتے تھے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

پاپا... میرم انکے گلے لگ کر رونے لگی

کیا ہوا ہے میرو کچھ بولو بھی یار... فادی بھی بہن کی حالت دیکھ کر پریشان ہوا

پاپا آپ کو پتہ ہے نا آج میرا کمیٹیٹیشن تھا... آپکے بیٹے کی وجہ سے میں فرسٹ نہیں آئی. کیونکہ اس نے میرے

حق میں ووٹ نہیں دیا اتنی محنت کی تھی میں نے... میرو نے روتے ہوئے ساری بات بتائی جسے سن کر باقی سب

نے ناراض بھری نگاہوں سے اسے دیکھا جبکہ پاپا (زوار کے بابا جنہیں وہ پاپا کہتی تھی) نے اسے گلے لگایا

حد ہو گئی میرو... تم دونوں نے پتہ نہیں کب سدھرنا ہے... میرم کی ماما یہ کہتے ہوئے چلی گئیں

تم پریشان نہ ہوا بھی پوچھتا ہوں اس سے... فہد تم زوار کو میرے کمرے میں بھیجو... پاپا نے فہد کو جاتے دیکھ کر کہا

جبکہ میرم اپنی شاندار کارکردگی پر خود کو داد دینے لگی

صبح وہ لیٹ اٹھی تھی... اسکے ٹیسٹ سٹارٹ ہونے تھے اس لیے یونی سے ایک ہفتہ پہلے فری کر دیا گیا تھا کل وہ بس سپیج کمپیٹیشن کے لیے گئی تھی

... سو آج وہ آرام سے نیند پوری کر کے اٹھی تھی

اٹھتے ہی اس نے موبائل چیک کیا سب سے اوپر زوار کا میسج جگمگا رہا تھا

... چھوڑو گا نہیں تمہیں میرم یاد رکھنا

اسکا میسج پڑھ کر میرم کو اندازہ ہو گیا تھا کہ رات کو اسکی اچھی خاصی عزت افزائی ہو چکی ہے

www.kitabnagri.com

میرم نے اسے چڑانے والا ایمو جی سینڈ کیا اور اگلا میسج کھولا

وہ فرا کا میسج تھا

میرم اپنی بک لیٹ جو آپ یونی میں بھول چکی تھیں وہ سرعجاز کے پاس ہے... سرنے بس آج آنا اسکے بعد

" انہوں نے چھٹیاں کرنی سو بارہ بجے سے پہلے لے آنا

میرم کی ادھ کھلی آنکھیں پوری کھل گئیں... اسکے سارے نوٹس اسی بک لیٹ میں تھے.. ٹائم دیکھا تو سو گیا رہ
تھا... اس نے فوراً بستر چھوڑا

کپڑے چینج کر کے جب تک وہ کمرے سے باہر نکلی ساڑھے گیارہ ہو چکے تھے
اسکی یونی دس منٹ کی ڈرائیو پہ تھی.. اگر وہ ابھی نکلتی تو ٹائم پہ پہنچ سکتی تھی
وہ بھاگتی ہوئی لاؤنج میں آئی

سامنے ہی ماما اور چھوٹی چچی بیٹھی ہوئیں تھیں

اٹھ گئی مہارانی.. ہو گئی صبح تمہاری.. ماما نے اسے دیکھتے ہی ڈانٹنا شروع کیا

ماما پلیز کچھ نہ کہیے گا میں پہلے ہی بہت پریشان ہوں... نوٹس لانے مجھے یونی سے وہ بھی بارہ بجے سے پہلے... میرم
کی بات ادھوری تھی کہ چچی نے بات کاٹی

کیچن میں جاؤ فریج میں جو س پڑا ہوا وہ پیو.. تب تک میں ڈرائیو کو کہہ کر گاڑی نکلاتی ہوں... اور خبردار کچھ
پیٹ میں ڈالے گھر سے قدم بھی باہر نکالا تو... چچی نے اسے بولنے کی کوشش کرتے دیکھا تو ساتھ ہی ٹوک دیا

ناچار اسے کیچن کی طرف جانا پڑا

زوار جو کہ یہ ساری بات چیت سن رہا تھا فوراً باہر نکلا

کیا یاد کرو گی میرم شاہ... اس نے مسکراتے ہوئے ادھر ادھر دیکھا ڈرائیو چوکیدار کے پاس کھڑا تھا... زوار نے
گاڑی سے ہتھیار نکالا اور زور سے ٹائر پہ لگایا... ٹھسٹس کی آواز کے ساتھ ہی ٹائر پنچر ہو چکا تھا

.... اب ذرا مجھے بارہ بجے جا کے دیکھنا تم میرم بی بی

کوئی اسے دیکھ کر سوچ بھی نہیں سکتا تھا اتنا سنجیدہ اور مشہور بندہ ایسی بچکانہ حرکت کر سکتا ہے... یہ سوچ آتے ہی

وہ فوراً وہاں سے اٹھ کر اپنی گاڑی میں بیٹھا اور گاڑی نکالنے لگا

.. تھوڑی ہی دور جانے پہاڑے ایک دم سے خیال آیا

... اوہ شٹ.. میرا موبائیل تو کمرے میں ہی رہ گیا

اسنے نے فوراً گاڑی بیک کی اور گاڑی گیٹ کے باہر کھڑی کر کے اندر کو بھاگا

سامنے ہی اسے رونی صورت کے ساتھ میرم نظر آئی

ارے زوار بیٹا شکر ہے تم آگئے... بیٹا میرو کو یونی چھوڑ آؤ... اسے بارہ بجے پہنچنا ہے.. تائی امی کی بات سن کر

میرم اور زوار دونوں نے غصے بھری نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھا

جی تائی امی میں موبائیل لے آؤ... مجبوری تھی وہ تائی امی کو انکار نہیں کر سکتا تھا

... وہ بری طرح سے اپنی ہی چال میں پھنس چکا تھا

میرم بی بی اتنی آسانی سے تو تمہیں یونی نہیں پہنچاؤں گا... زوار نے سوچتے ہوئے تیزی سے اپنے کمرے کی

طرف قدم بڑھائے

موبائیل کمرے سے پکڑتے ہی وہ واپس نکلا... پروگرام پروڈیوسر کی کافی کالز آچکیں تھیں

اس نے میرم کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا اور کال ملانے لگا

میرم کے بیٹھتے ہی اس نے گاڑی یونی کی طرف دوڑادی

... میرم نوٹ کر رہی تھی وہ مسلسل اپنا موقف بیان کر رہا تھا

اسے آج کے پروگرام میں شاید کسی بڑے شخص کے بارے میں کچھ ڈس کلوز کرنا تھا... میرم اسکی باتوں سے اتنا ہی اندازہ کر سکی تھی... کال بند ہو چکی تھی

دس منٹ کے راستے میں وہ ایک بار بھی اس سے نہیں بولا تھا

شاید کوئی سیریس مسئلہ تھا

یونی آچکی تھی وہ نکلنے لگی تھی جب زوار نے آواز دی

.... میرم کتنی دیر لگے گی تمہیں... اس کی انگلیاں اب بھی موبائل پر حرکت کر رہی تھیں

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

... پانچ دس منٹ

اوکے میں یہیں ہوں کام ختم کر کے جلدی واپس آؤ... زوار اسی طرح موبائل میں مصروف بولا

اوکے... میرم نے ایک نظر اسے دیکھا اور اندر چلی گئی

سرا عجاز اسے ایڈمن بلک میں ہی مل گئے تھے

وہ بس نکلنے ہی والے تھے صد شکر وہ ٹائم پہ پہنچ چکی تھی

ان سے نوٹس لیکر وہ واپس آرہی تھی جب کسی نے اسکا راستہ روکا

اتنی بھی جلدی کیا ہے میرم شاہ.. آنے والے نے براہ راست میرم کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

میرم ایک لمحے کو گھبرائی لیکن پھر وہ اپنے ازلی اعتماد میں اسے گھورنے لگی

.. کون ہو تم... اور راستہ کیوں روکا ہے میرا

تم مجھے نہیں جانتی لیکن میں تمہیں اچھی طرح جانتا ہوں... اور تم سے بھی زیادہ تمہارے بھائی فہر رضا شاہ کو

... اس کی بات پر میرم پھر حیران ہوئی تھی

تو... میں کیا کروں... میرم نے غصے سے پوچھا

تو تم یہ کرو کہ اپنے بھائی کو بتادو کہ اگر اس نے میری بہن کے ساتھ کچھ الٹا سیدھا کیا تو اسکی بہن کے ساتھ اس

سے بھی برا ہو سکتا ہے... یاد رکھے... وہ جتنی اچانک آیا تھا اتنی ہی اچانک چلا گیا۔ جبکہ میرم حیران کھڑی رہ گئی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ واپس گاڑی میں بیٹھی

زوار فون پہ کسی سے بات کر رہا تھا

میں آپکو آخری دفعہ بتا رہا ہوں سر.. میں اس شخص کو ایکسپوز کر کے رہوں گا وہ چاہے کچھ بھی کر لے اب

قانون کے ہاتھوں سے بچ نہیں سکتا... آپ سب کچھ ریڈی رکھیں میں بس آدھے گھنٹے میں آ رہا ہوں... بات

کرتے ہوئے اسکی نظر میرم پر پڑی

.. بلیک شال کے ہالے میں پریشان سا چہرہ

زوار نے بات مکمل کی اور فون بند کر دیا

کیا ہوا.. زوار کے پوچھنے پر میرم چونکی

... تم سے مطلب... کام سے کام رکھو

تم انتہائی بد تمیز لڑکی واقع ہوئی ہو۔ دل کر رہا اٹھا کے باہر پھینکوں

زوار نے غصیلے انداز میں میرم کو دیکھا

ہاتھ لگا کر دکھاؤ تم... پاپا سے کہہ کر ہاتھ تڑوانہ دیے تو کہنا... میرم کی بات پر زوار کے چہرے پہ بے ساختہ مسکراہٹ آئی

یعنی خود تم کسی کام کی نہیں.... زوار نے اس لی طرف دیکھتے ہوئے چوٹ کی

میں تم سے بات نہیں کرنا چاہتی... میرم پریشان تھی سو بحث سے بچنا چاہا

www.kitabnagri.com

اوہ میرم شاہ آپکو کس نے کہا کہ میں آپ سے بات کرنے کے لیے ورلڈ ٹوور چھوڑ آیا ہوں.... ہنہہ... ایک تو

لفٹ دو اوپر سے فضول لوگوں کی باتیں برداشت کرو... زوار کو ابھی تک اسے ساتھ لے جانے پہ غصہ تھا

... میرم خلاف توقع خاموش رہی

زوار کو حیرانگی ہوئی

وہ اس سے مزید بات کرتا لیکن گھر آچکا تھا اور اسے جلدی پہنچنا تھا
سنو ماما کو بتا دینا میں لیٹ گھر آؤں گا... زوار نے اسے اترتے ہوئے کہا
خود بتا دو نو کر نہیں ہوں تمہاری.. میرم غصے سے کہتی جا چکی تھی
جبکہ زوار سر ہلا کے رہ گیا

وقار شاہ کے تین بیٹے تھے... رضا شاہ، عمر شاہ اور دانیال شاہ
رضا شاہ کی شادی رضوانہ بیگم سے ہوئی... رضا صاحب کے دو بچے فہد شاہ اور میرم شاہ ہیں
عمر شاہ اور نصرت بیگم کے دو بیٹے عثمان شاہ اور زوار شاہ ہیں
جبکہ دانیال شاہ کی تھوڑا عرصہ قبل ہی ماریہ بیگم سے شادی ہوئی انکا ایک ہی چار سالہ بیٹا اشعر ہے
باپ کے انتقال کے بعد بھی تینوں بھائیوں کی محبت دیدنی تھی
تینوں ایک ہی گھر میں رہتے ہیں

عمر صاحب کی ایک بیٹی نائل شاہ بھی تھی جو شادی کے تھوڑے عرصے بعد ہی طلاق یافتہ ہو گئیں
اور شاہوں کے خاندان کی سب سے بری بات تھی کہ وہ طلاق یافتہ عورت کی دوسری شادی نہیں کرواتے تھی
..... ساری عمر اسے گھر کے ایک کونے میں ہی پڑا رہنے دیا جاتا

نائلہ خاتون بھی گھر سے مسلک ایک کمرے میں رہتی تھیں

وہ زیادہ تو وقت عبادات میں گزارتیں... کم ہی کمرے سے باہر نکلتی تھیں

میرم اکلوتی بیٹی ہونے کے ناطے گھر بھر کی لاڈلی تھی

نائلہ پھپھو کو اس میں اپنا آپ نظر آتا تھا

... وہ بھی کبھی یونہی اپنے بھائیوں کی لاڈلی تھیں

لیکن وقت اور حالات نے ماضی کا نقشہ بری طرح بدل کے رکھ دیا تھا.. وہ اب دن رات میرم کے اچھے نصیب کی دعائیں کرتی تھیں

اور کون جانے رب کے حضور کون سی دعا مقبول ہوئی ہو اور کون سی دعا رد ہوئی ہو

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

گھر آکر اسنے کھانا کھایا اور اپنے کمرے میں چلی گئی

یونی والے واقع کو وہ بھولنے کی کوشش کر رہی تھی

کیونکہ فہد بھائی سے وہ کوئی بات نہیں کر سکتی تھی... گھر بھر کی چہیتی

اپنے بھائی سے ڈرتی تھی

؟ کیا فہد بھائی کسی لڑکی کو تنگ کر رہے ہیں

دماغ ابھی تک وہی سب سوچ رہا تھا

کہ فون کی بیل سنائی دی

ان نون نمبر سے کال تھی

اسنے پک کر لی

میرم شاہ تمہارے بھائی نے میری بہن کے ساتھ اچھا نہیں کیا... بدلہ میں تم سے لوں گا تیار رہنا.... میرم کے

بولنے سے پہلے ہی اگلا بندہ اپنی سنا کر کال بند کر چکا تھا

میرم اسکے لہجے کی سختی سے تھر تھرا گئی

... وہ جتنی بھی بہادر بنتی تھی تو لڑکی ہی نا

پریشانی میں ہمیشہ کی طرح اسے نائلہ پھپھویا د آئیں

www.kitabnagri.com

میرم نے کلاک کی طرف دیکھا

تین بجے تھے

پھپھو اذکار سے فارغ ہو چکیں ہو گئی

وہ اپنے کمرے سے نکل کر انکے کمرے میں چلی آئی

میرم آئی ہے.. صبح سے کہاں تھی میری بیٹی... پھپھو اسے دیکھتے ہی خوش ہو گئیں

یونی گئی تھی پھپھو... میرم نے ہاتھ مسلتے ہوئے آہستگی سے جواب دیا

کیا بات ہے میرو... پریشان کیوں ہو... پھپھو کے نرمی سے پوچھنے پر میرم کی آنکھیں بھگنے لگی

اس نے انہیں یونی میں ملنے والے انسان اور فون کال کے متعلق بتا دیا

پھپھو میں بہت پریشان ہوں یہ سب کیا ہو رہا ہے... میرم کی بات مکمل ہوتے ہی دروازہ کھلا تھا

... میں مر گیا ہوں کیا میرم شاہ... مجھے کیوں نہیں بتایا

آنے والا زوار شاہ تھا جو جلدی فارغ ہونے کی وجہ سے گھر آتے ہی پھپھو سے ملنے آیا اور میرم کی ساری بات سن لی

میرم کے اوسان خطا ہو گئے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کیسے بات کر رہے ہو زوار... پھپھو نے تنبیہ کی

اور کیسے بات کروں پھپھو... میں لوگوں کے مسئلے حل کرنے میں لگا ہوا ہوں اور یہاں میری ہی بیوی کو کوئی

تنگ کر رہا ہے... اور اسے مجھ پہ اتنا بھی بھروسہ نہیں کہ مجھے کچھ بتا ہی دیتی... زوار کی باتوں پر میرم کے

آنسوؤں میں مزید تیزی آگئی

آرام سے بات کرو... اور میرو آنسو صاف کرو تم... میں پانی لاتی ہوں... پھپھو انہیں بات کرنے کا موقع دے

کر باہر نکل گئیں

زوار کچھ دیر کے لیے اسے دیکھتا

میرم تمہیں مجھ پہ اتنا بھی یقین نہیں کہ میں تمہاری حفاظت کر سکتا ہوں... زوار نے نرمی سے پوچھا
مجھے لگا تم یقین نہیں کرو گے مجھ پہ اور مجھے چھوڑ دو گے... میں نائلہ پھپھو نہیں بننا چاہتی زوار.. میرم نے روتے
ہوئے وضاحت دی

اور اب کیا گارنٹی ہے کہ میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں؟ زوار نے سوال کیا
تو کیا تم مجھے چھوڑ دو گے.. یہ جانتے ہوئے بھی کہ میرا کوئی قصور نہیں... میرم نے آنسوؤں سے لبریز آنکھیں
اس پہ جماتے ہوئے کہا

ہاں... زوار کے جواب پہ میرم نے دل کی دھڑکن بند ہوتی محسوس کی
اگر تم یو نہی مجھے بے اعتبار کرتی رہی تو... زوار کی اگلی بات پر میرم کی سانس میں سانس آئی تھی
لیکن ہو تو تم بھی شاہنا... عورتوں پہ اعتبار نہ کرنے والے... انہیں پاؤں کی جوتی I trust you Zawaar
سمجھنے والے... میں جتنا بھی تم سے لڑ لوں جانتی ہوں تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتی... تم مرد ہو زوار شاہ... شاہ
خاندان کے مرد جہاں بیٹی کو تو عزت دی جاتی ہے لیکن بیوی کو نہیں... تو پھر بتاؤ میں کیسے اعتبار کرتی تم پر
.... میرم نے اندر کا غبار نکالا تھا

اسکس زوار سے کسی بڑی وجہ سے اختلاف نہیں تھا... وہ جانتی تھی جب تک باپ کے گھر میں ہے تب تک وہ
اپنی ہر بات منوا سکتی ہے... اسکے بعد اسے بھی اپنی ماں اور چچی جیسا بننا تھا

میرم زوار شاہ تم یہ کیوں بھول رہی ہو زوار شاہ شاہوں کے خاندان کا تو ہے لیکن شاہوں کے اصولوں کو توڑنے ... والا بھی ہے

میں کوئی بڑا دعویٰ نہیں کرتا لیکن ایک بات واضح کر دوں زوار شاہ عام مرد نہیں ہے... وہ جانتا ہے کسے ٹھوکر بنانا ہے اور کسے عظمت سے نوازا جاتا ہے... ایک بات یاد رکھنا میرم میں نے اپنی شریک حیات سے کبھی بھی محبت ایکسیکٹ نہیں کی مجھے تم سے اعتبار چاہیے... میں تم سے نہ محبت مانگتا ہوں نہ عزت مجھے صرف اپنا اعتبار دو... میں اگلی دفعہ ایسی کوئی غلطی برداشت نہیں کروں گا میرم... زوار نے بے لچک لہجے میں کہا اور اس کا سیل اس کے ہاتھ سے لیا

اجنبی نمبر اپنے موبائل میں سیو کیا اور کمرے سے نکل گیا
... میرم ابھی تک اس کی باتوں میں ہی الجھی ہوئی تھی

? شاہوں کا مرد بھلا مختلف کیسے ہو سکتا ہے

... اسے اعتبار چاہیے.. اور مجھے شاہ خاندان کے کسی بھی مرد پر نہیں

وہ جتنا سوچ رہی تھی اتنی پریشانی

بڑھتی جا رہی تھی

ناظرین جیسا کہ آپ اپنی ٹی وی سکرین پر لائیو مناظر دیکھ رہے ہیں... "خبر" چینل کے اینکر زوار شاہ کے پروگرام میں شوکت رحمانی کا سارا ریکارڈ کھولا گیا تھا... اسی خبر پر ایکشن لیتے ہوئے آج ایم این اے شوکت رحمانی کو پولیس اپنی تحویل میں لے چکی ہے... مزید بتاتے چلیں کہ شوکت رحمانی نے ان تمام الزامات کی تردید کر دی ہے جو زوار شاہ نے ان پر لگائیں ہے اور ساتھ ہی ساتھ شوکت رحمانی نے زوار شاہ کو کھلے عام ہوشیار رہنے کی دھمکی بھی دے دی ہے... ناظرین جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں

. نیوز کاسٹر کی بات ختم ہونے سے پہلے ہی رضا شاہ نے ٹی وی آف کر دیا... اس وقت رات کے نو بج رہے تھے کیا کر رہا ہے یہ لڑکا... عمر سمجھاتے کیوں نہیں ہو اس لڑکے کو... رضا صاحب کی ناراض آواز ابھری میں کیا کروں بھائی صاحب... آپ نے ہی اسے اس فیلڈ میں جانے کی اجازت دی تھی... میری مرضی تو یہی تھی کہ وہ بھی فہد اور عثمان کی طرح بزنس اور زمینوں کو دیکھے... عمر صاحب نے کمزور سا احتجاج کیا ہم... دیکھ لیں گے ہم اسکو... بنی بنائی سا کھ خراب کر دے گا یہ تو... شوکت رحمانی سے اتنے اچھے تعلقات تھے ہمارے نی ڈیل کرنا تھی ان کی کمپنی سے... رضا صاحب کو اپنی فکر لگ چکی تھی

www.kitabnagri.com

آپ پریشان نہ ہو بھائی صاحب سب بہتر ہو گا... عمر شاہ کے کہنے پر رضا شاہ نے خشمگیں نگاہوں سے انہیں دیکھا

رضوانہ رضوانہ کہاں چلی جاتی ہے یہ عورت... اسکے بھی سارے کس بل نکالنے ہونگے مجھے... رضا شاہ غصے سے اٹھتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھے یقیناً اب رضوانہ بیگم کی شامت آنے والی تھی

انکے جاتے ہی عمر شاہ نے زوار کو کال ملائی

اسلام علیکم بابا.... زوار کی آواز سنتے ہی عمر شاہ کا غصہ بے قابو ہوا

کیا کر رہے ہو تم... شوکت رحمانی کون ہے جانتے بھی ہو تم... ابھی معافی مانگو اس سے... بند کرواؤ اس کا کیس بابا میں اچھی طرح جانتا ہوں وہ کون ہے... لڑکیوں کی اسمگلنگ کرنے والا اسمگلر... اور آپ مجھ سے کیوں پوچھتاچھ کر رہیں ہیں جب پہلے دن ہی یہ طے ہو چکا تھا کہ آپ لوگ میرے کسی بھی کام پہ آرگینو نہیں کریں گے... سواب یہ کیا ہے... زوار کی جنجھلاتی آواز موبائل سے ابھری

زوار شاہ تمہیں اجازت دی ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ تم شاہوں کا مذاق بنوؤ... عمر شاہ کا لہجہ دو ٹوک تھا مجھے آپ کچھ سخت کہنے پہ مجبور نہ کریں بابا... میں اپنا کام اپنی مرضی سے کرتا ہوں گا... آپ کچھ بھی کہیں... زوار نے انکی کسی بات کا اثر نہیں لیا

تمہارے یہی حالات رہے تو میں تمہیں گھر سے نکالنے میں دیر نہیں کرونگا زوار شاہ... فہد اور عثمان بھی تو شریفوں کی طرح رہ رہے ہیں تمہیں کیا تکلیف ہے. عمر شاہ نے اپنا آخری تیر آزمایا

معذرت بابا جان میں ان نام نہاد شریفوں کی طرح نہیں ہوں جن کے دن تو روشن ہو اور راتیں تاریک سے. بھی تاریک... اور جہاں تک رہی گھر سے نکالنے کی بات تو میں اپنا اپارٹمنٹ لے چکا ہوں آپ جب چاہیں مجھے نکال سکتے ہیں... اللہ حافظ... زوار نے اپنی بات ختم کر کے فون کاٹ دیا تھا

عمر شاہ غصے سے کھولتے رہ گئے... ان کا خیال تھا وہ زوار کو خود ہی منا کر بھائی صاحب کے سامنے نمبر بنالیں گے لیکن آگے بھی زوار شاہ تھا جس نے ان کی ایک بھی نہیں چلنے دی تھی

اماں یہ آپکے چہرے پہ نشان کیسا ہے.. میرم جو ناشتہ کرنے آئی تھی ماں کا چہرہ دیکھ کر حیران رہ گئی
واش روم میں گر گئی تھی تو چوٹ لگی ہے.. رضوانہ بیگم نے نظریٹ چرائیں
اماں آپ..... میرو کی بات رضا صاحب کو آتے دیکھ کر ادھوری رہ گئی
سلام بابا جان... میرم نے کس دل سے انہیں سلام کیا تھا یہ وہی جانتی تھی
وعلیکم سلام... ناشتہ کمرے میں لے آؤ... رضا شاہ میرم کو جواب دے کر رضوانہ بیگم کو ناشتہ لانے کا کہہ
کر کمرے کی طرف چلے گئے

میرم نے ایک دفعہ پھر ماں کا چہرہ دیکھا... وہ کوئی چھوٹی بچی نہیں تھی جو گرنے کی اور مار کھانے کی وجہ سے آئی
ہوئی چوٹ میں فرق نہ کر سکتی... اسکا دل کٹ کر رہ گیا
ناشتہ کر لو میرو.. رضوانہ بیگم اسکے آگے ناشتہ رکھ کر رضا شاہ کا ناشتہ لیکر دوڑتی ہوئی کمرے کی طرف گئیں مبادا
کہ دیر نہ ہو جائے

میرم کا دل ناشتہ سے اچاٹ ہو گیا... وہ اٹھ کر اپنے روم کی طرف آگئی
اپنے کمرے سے نکلتے زوار شاہ کو دیکھ کر اسکے ناتھے پر شکنیں ابھریں
زوار بھی اسے دیکھ چکا تھا سورک گیا

تم میرے کمرے میں کیا کر رہے تھے.... میرم نے ابرو اچکا کر پوچھا

تمہارا کمرہ نہ ہوا وانٹ ہاؤسپو گیا نا جہاں میرے جیسا غریب بندہ جا نہیں سکتا.. زوار نے طنز کیا

بحث کرنے کا موڈ نہیں ہے میرا.. سیدھی طرح بتاؤ کیا کرنے آئے تھے... میرم نے بات نہ بڑھائی

محترمہ آپ سے پوچھنے آیا تھا کہ وہ کال دوبارہ تو نہیں آئی... زوار نے آنے کی وجہ بتائی

اوہ... نہیں جب تم نے اسے دھمکا دیا ہو گا تو اب وہ کیوں کرے گا کال... میرم کی بات پر زوار کے چہرے پہ

مسکراہٹ آئی

تمہیں کیا پتہ ہو کیا کرنا پڑا اسکے ساتھ.... زوار نے زیر لب کہا

میرم سن نہ پائی

کیا کہا ہے... میرم نے سوالیہ انداز میں دیکھا

کچھ نہیں.. اوکے چلتا ہوں... زوار بار مکمل کر کے سیڑھیوں کی طرف بڑھا

میرم سر جھٹک کر اپنے کمرے کی طرف چلی آئی

جبکہ زوار سوچ رہا تھا میرم کو ٹریسر کا پتہ نہ ہی چلے تو بہتر ہے.. اسکی غیر موجودگی میں زوار ایک چھوٹا سا ٹریسر

اسکے پاؤں پہ جو وہ روزانہ استعمال کرتی تھی، کے اندرونی حصے کی طرف لگا آیا تھا... زوار نے اپنی طرف سے اس

کال والے آدمی کو سبق تو سکھا دیا تھا لیکن وہ پھر بھی کوئی رسک نہیں لینا چاہتا تھا

عثمان یار یہ کنزہ تو پیچھے ہی پڑ گئی ہے... فہد شاہ نے اکتائے ہوئے لہجے میں عثمان کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا

اس وقت وہ دونوں اپنے آبائی ڈیرے پہ بیٹھے ہوئے تھے

کیا ہے فادی... تجھے بولا بھی تھا آج کل ہاتھ ہولا رکھ... پہلے اس نیازی سے جان چھوٹی ہے اتنی مشکل سے اب تو نئے چکروں میں پڑ گیا ہے... عثمان جہجھلایا

بس یار کنزہ چیز ہی ایسی ہے... صبر ہی نہیں ہوا... تو بھی دیکھے گانا تو حیران رہ جائے گا... خدا نے بھی کیسی کیسی خوبصورتی پیدا کی ہے.... فہد تصور میں ہی کنزہ کو دیکھنے لگا

اچھا تو اپنا کام تو تم کر چکے ہو.. اب کیا لینا دینا... عثمان کی بات پر فہد کے لب مسکرا اٹھے

یار وہ پاگل کہتی میری عزت خراب کی ہے تو اب مجھ سے شادی کرو.. بیوقوف... اور میں سوچ رہا ہوں پس اچھا ہے شوکت رحمانی کو ڈیلیور کر دوں... راتوں رات نئی ڈیلز مل جائیں گی... سانپ بھی مر جائے گا اور لاٹھی بھی نہیں ٹوٹے گی.... فہد کی مکروہ ہنسی گونجی

مت بھول شوکت رحمانی ایک رات جیل رہ کے آیا ہے وہ بھی اپنے زوار شاہ کی وجہ سے... اتنی جلدی تو وہ ہم سے تعلقات بحال نہیں کرنے والا... عثمان نے سوچتے ہوئے فہد کو دیکھا

تم فکر کیوں کرتے ہو یار... میں ہوں نا... بس یہ کنزہ والا قصہ بھی ختم ہو جائے پھر شوکت رحمانی کو کوئی فریش پیس دیں گے... فہد شاہ کی بار پر عثمان شاہ بھی مسکرا اٹھا

بڑا خبیث ہے تو... عثمان نے مسکراتے ہوئے فہد کو داد دیتی نظروں سے دیکھا

سارا دن میرم کمرے میں بند رہی... کوشش کے باوجود وہ دوبارہ نیچے نہیں جاسکی

... ہمت ہی نہیں ہو پائی

... ماں کو اس حال میں دیکھنے کی

... اور زوار شاہ کہتا ہے مجھے اعتبار دو

... ہنہہ.. سارے مرد ایک ہی کھیت کی مولی ہوتے ہیں

... عورتوں کو نوکروں سے بھی بدتر سمجھنے والے

ایک میرا بھائی ہے... جو آئے دن لڑکیاں بدلتا رہتا ہے... لیکن کوئی اسے کچھ نہیں کہتا

.... اور ایک عثمان بھائی ہیں فہد کے ہر کام کے راز دار

... شاہوں کے سب مرد ایک جیسے ہیں

رات کے کھانے کے وقت میرم کمرے سے نکل کر کیچن میں آئی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

گھر میں شاید مرد حضرات میں سے کوئی نہیں تھا... اسی لیے باقاعدہ ٹیبل نہیں لگا تھا

میر و کھانا نکالوں تمہارے لیے... ماریہ چچی نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا

نہیں چچی میں کھا لیتی ہوں... اماں کہاں ہیں... اس نے نظریں نیچی کر کے ماں کا پوچھا

انہیں کھانا کھلا کر میڈیسن دے کر ابھی سلا یا ہے... آج کوئی پارٹی تھی شاید تو سب مرد حضرات گھر نہیں ہیں.. ماریہ چچی نے پچھلی بات کے اثر کو زائل کرنے کے لیے اگلی بات چھیڑی

میں اماں کو دیکھ کے آئی... میرم ماں کے کمرے کی طرف بڑھی

رضوانہ بیگم آنکھیں موندیں بیڈ پر پڑی تھیں

انکے چہرے پہ نشان ویسے ہی موجود تھا

میرم کی آنکھوں میں آنسو آنے لگے وہ بھاگ کر واپس روم کی طرف آئی

واش روم میں جا کر جی بھر کر رونے کے بعد دوبارہ کیچن میں آئی جہاں زوار بیٹھا کھانا کھا رہا تھا

ماریہ چچی شاید اپنے کمرے میں چلی گئیں تھیں

زوار جو رغبت سے کھانا کھا رہا تھا میرم کو دیکھ کر چیخ پلٹ میں رکھ دیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

... میرم اپنا کھانا نکالنے لگی

بندہ تھوڑی تمیز ہی سیکھ لیتا ہے... زوار نے میرم کی خاموشی پہ طنز کیا

ساری تمیز تو شاہ خاندان کے مردوں نے لے لی ہے اب ہن عورتیں بیچاری تمیز کے بنا ہی رہیں گی نا... میرم نے

حساب برابر کرنا چاہا

جی نہیں.. شاہ خاندان کی عورتیں ایک کو نکال کر باقی سب کافی تمیز دار واقعے ہوئیں ہیں... اب کچھ لوگوں کا

اوپر والا پورشن خالی ہو تو اس میں مجھ جیسے معصوم لوگوں کا کیا قصور... زوار نے چہرے پہ معصومیت سجائی

میرے سے فضول بات نہ کرو... میرم نے چاول نکالتے ہوئے پلٹ کر اسے وارن کیا

تمہیں کچھ ہوا ہے کیا... اسکے پلٹنے پر زوار کی نظریں اسکی لال آنکھوں اور چہرے پہ پڑی

نہیں... میرم نے چاول اٹھائے اور کیچن سے جانے لگی جب زوار نے ایک دم سے اسکے آگے آکر راستہ روکا

کیا تکلیف ہے... میرم نے کھا جانے والے انداز میں اسکی طرف دیکھا

یہی میں پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ کیا تکلیف ہے جو آلریڈی خراب چہرے کو پھر سے خراب کیا ہوا ہے... زوار نے اسی کے لہجے میں جواب دیا

تم لوگوں جیسے مرد جب تک زندہ ہیں ناتب تک ہم جیسی عورتوں کا یہی حال ہونا... کبھی کبھی میں سوچتی ہوں کتنے آزاد ہونا تم لوگ... زندگی کے ہر مقام پر اپنی مرضی کرنے والے... اپنی زندگی جینے والے اور دوسری طرف ہم لڑکیاں ہیں گھٹ گھٹ کر مرنے والی... میرم کے لہجے میں خود ترسی تھی... اسے اپنی ماں کی حالت نے اندر سے توڑ کر رکھ دیا تھا

بے شک دنیا کے سارے دکھ درد اور تکلیفیں ایک طرف اور ماں کی آنکھ میں آنے والے اک آنسو کی تکلیف.. ایک طرف ہوتی ہے

زوار اسکی بات پر ہولے سے مسکرایا

کاش ایسا ہی ہوتا.. لیکن حقیقت اس سے کوسوں دور ہے... ہم بی روایتوں کے مارے ہوئے مرد ہیں... ہمیں

بھی بہت سی باتیں تکلیف دیتی ہیں... لیکن فرق یہ ہے کہ ہم عورتوں کی طرح اپنا دکھ باہر نہیں ناکل سکتے

... ہمارے دکھوں کا قبرستان ہمارے دل میں ہی ہوتا ہے... وہ دکھ درد جن کا ہم اظہار نہیں کر سکتے وہ ہماری

منظبوطی بن جاتے ہیں پھر ہم آنے والی زندگی کے ہر درد کو برداشت کر لیتے ہیں.... زوار شاہ نے اپنی طرف سے اسے مطمئن کرنا چاہا

بڑی باتیں سیکھ لی ہیں تم نے زوار شاہ لیکن کبھی یہ خیال نہیں آیا کہ اس گھر کے حالات بدل سکو... یا تمہیں بھی عورتوں کے اس حال کو دیکھ کر خوشی ہوتی ہے... میرم نے اگلا تیر پھینکا تھا

میرم شاہ کیوں خود کو ہلکان کرتی ہو اتنا سوچ سوچ کر.. نازک سی ہو کیوں دل و دماغ پہ اتنا زور ڈالتی ہو... اللہ پہ چھوڑ دو سب... ان شاء اللہ وہ بہتر کرے گا... زوار اپنی بات مکمل کر کے کیچن سے باہر نکلنے لگا تھا جب کچھ یاد آنے پہ واپس مڑا

اور ہاں کچھ دن باہر نکلنے سے گریز کرو... ٹیک کئیر... بات ختم کر کے وہ کیچن دے نکل کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھا تھا

میرم کا دل کیا وہ اس سے پوچھے کہ اتنی رات کو اب کہاں جا رہا ہے... لیکن پھر اس نے سر جھٹک دیا... میری بلا سے جہاں بھی جائے

www.kitabnagri.com

وہ پانی لینے پلٹی تھی جب اسکا ادھورا کھانا ٹیبل پہ نظر آیا

... میرم کا دل ڈوب کر ابھرا

... کھانا بھی نہیں کھانے دیا میں نے اسے

افس یہ میرے دل کو کیا ہو رہا ہے... اتنا کیوں سوچ رہی ہوں اسے... خود ہی باہر سے کھالے گا کچھ

میرم نے خود کو تسلی دی... لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی جن سے دل کے رشتے جڑے ہو ان کے ساتھ ہونے والی
.... انہونیوں کے سنگل ہمارے دل کو پہلے ہی مل جاتے ہیں

... میرم برائے نام کھانا کھا کر روم میں آگئی

ادھر سے ادھر ٹہلتے ہوئے وہ لایعنی سوچوں میں محو تھی

بارہ بج چکے تھے

کتاب لیکر بیٹھی تو پڑھنے کو دل نہیں کیا

کچھ دیر بعد گاڑیوں کی آوازیں آئیں

بابالوگ آئے تھے

وہ کھڑکی سے دیکھ کر دوبارہ بیڈ پہ آگئی

... سب گھر والے گھر میں موجود تھے سوائے زوار کے

www.kitabnagri.com

. پتہ نہیں کن چکروں میں پڑھا رہتا ہے یہ زوار بھی

.... حد ہو گئی یہ بھی کوئی ٹائم ہے گھر سے باہر نکلنے کا

میں اسکے بارے میں کیوں سوچ رہی ہوں... میری بلا سے جب مرضی آئے

اس نے اپنی سوچوں کو ڈانٹا اور کمبل اوڑھ کر لیٹ گئی

کروٹ پہ کروٹ لینے پہ بھی نیند نہیں آئی

دل کی حالت عجیب ہو رہی تھی

اس نے وال کلاک کی طرف دیکھا

.... گھڑی رات کا ڈیڑھ بج رہی تھی

وہ کھڑکی میں آکر کھڑی ہو گئی

... پہلے تو کبھی زوار اتنا لیٹ نہیں آیا تھا... اللہ خیر کرے آج

وہ کھڑکی میں ہی کھڑی تھی جب موبائیل بجا

میرم دوڑ کر موبائیل تک آئی

.. زوار کی کال تھی اس نے فوراً پک کی

... ہیلو

www.kitabnagri.com

میرم... چوکیدار کو بولو گیٹ کھولے میں گیٹ پہ ہوں... اور اپنے کمرے سے فرسٹ ایڈ باکس لے آنا

زوار اپنی بات کر کے کال بند کر گیا

میرم کا دل بے قابو ہوا

فرسٹ ایڈ باکس نکالتے ہوئے اسکے ہاتھ کپکپا رہے تھے

باس لیکروہ لاؤنج کراس کرتی چوکیدار کے کین تک آئی
شر فوچاچا... چوکیدار سورہا تھا میرم کی آواز پر فوراً آنکھیں کھولیں
جی بی بی کیا ہوا... شر فوچاچا فوراً کھڑا ہوا

دروازہ کھولیں.. زوار باہر کھڑا ہے... میرم کے کہنے پر چوکیدار نے پہلے ہول سے باہر دیکھا
زوار کی موجودگی کی یقین دہانی کر کے فوراً دروازہ کھولا
زوار اندر آگیا

اس نے بازو پر ہاتھ رکھ کر خون کو روکنے کی ناکام کوشش کی تھی
زوار... یہ... یہ... میرم خون دیکھ کر بوکھلا گئی

کچھ نہیں ہوا.. کول ڈاؤن میرم... زوار نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا
شر فوچاچا یہ خون صاف جردیجیے ابھی... بس کچھ سٹریٹ کر منزل مل گئے تھے تبھی یہ ہوا... آپ پلیز کسی سے
ذکر نہ کیجیے گا.... اور میرم تم آؤ میرے ساتھ... زوار چوکیدار کو ہدایات دیتا میرم کو ساتھ آنے کا کہہ کر اپنے
روم کی طرف چلا آیا

میرم کچھ دیر شا کڈ سی وہی کھڑی رہی اور پھر دوڑ کر زوار کے کمرے میں آئی
... زوار بیڈ پہ بیٹھا تھا

بہت سست ہوا تم... زوار نے اسے دیر سے آنے پہ گھر کا

زوار یہ کیا ہے... میرم ابھی تک ساری سچویشن کو قبول نہیں کر سکی تھی

اسے خون کہتے ہیں... ب اس سے پہلے کہ یہ مزید نکلے اپنی ڈاکٹری کا شوق پورا کرو مجھ پہ... تمہارے شوق کو پورا کرنے کے لیے میں کسی ہاسپٹل نہیں گیا.. زوار نے نارمل طریقے سے بات کی

لیکن اسکی ذرد پڑتی رنگت اور چہرے کے زاویے بتا رہے تھے کہ وہ بہت تکلیف میں ہے.. میرم نے ہر سوچ کو پیش پست ڈالا اور جلدی سے فرسٹ ایڈ کھولا

... بینڈیج کا سامان نکال کر وہ اسکے قریب آئی

شرٹ کا بازو ایک جگہ سے پھٹا ہوا تھا... میرم کو انداز ہو رہا تھا کہ اسے گولی لگی ہے

... اس نے اسکی شرٹ کا بازو اتارا اور بلڈ صاف کرنے لگی

وہ تین ماہ اپنی خالہ کے پاس رہ کر آئی تھی.. جو ڈاکٹر تھی... میرم کو شروع سے ہی مسیحائی کا شوق تھا لیکن کچھ وجوہات کی بنا پر وہ ایم بی بی ایس نہیں کر پائی تھی... اس لیے وہ روزانے ساتھ ہاسپٹل چلی جاتی... ہاسپٹل انکا ذاتی تھا... وہ تین مہینوں میں کافی کچھ سیکھ چکی تھی.. تبھی مہارت سے زوار کا زخم صاف کر رہی تھی

... گولی بازو کے اوپری حصے کو چھو کر نکلی تھی سوزیادہ پریشانی کی بات نہیں تھی

کسی کے زخم پر ٹریٹمنٹ کرنا اور بات تھی لیکن خود سے جڑے انسان کی تکلیف محسوس کرتے ہوئے ٹریٹمنٹ دینا اور بات تھی... اسی لیے بینڈیج کرتے ہوئے اسکے ہاتھ مسلسل کپکپا رہے تھے

... زوار کا چہرہ اب بھی کافی زرد تھا

... بینڈج مکمل کرنے پر وہ مڑی اور زوار کی الماری سے دوسری شرٹ پکڑ کر اسکے دوسرے ہاتھ میں تھمائی
زوار خاموشی سے اٹھ کر واش روم تک گیا اور شرٹ چینج کرنے لگا... چینج کرنے میں اسے کافی مشکل ہو رہی
تھی... وہ میرم کو آواز دیتے دیتے رک گیا... وہ پہلے ہی کافی پریشان تھی... سو اس نے درد کو جھٹکتے ہوئے
شرٹ چینج کی اور کمرے میں آیا

... میرم فرش صاف کر رہی تھی... جہاں جہاں خون لگا تھا وہ کپڑے سے صاف کر آئی تھی

زوار کو بے ساختہ اس پہ پیار آیا

میرم اپنا کام کر کے واش میں گئی

... تھوڑی دیر بعد وہ ہاتھ دھو کر واپس کمرے میں آئی

میں گرم دودھ لیکر آتی ہوں... میرم کہتے ہوئے کیچن میں آئی

www.kitabnagri.com

دودھ گرم کیا

اور کمرے میں آکر فرسٹ ایڈ سے پین کلر نکال کر زوار کی طرف مڑی جو بیڈ سے ٹیک لگائے نیم دراز تھا

زوار پین کلر لے لو... میرم کی آواز پر زوار نے آنکھیں کھولیں

پین کلر لیکر دودھ کا گلاس پکڑا

...گلاس واپس پکڑاتے ہوئے اسکی نظریں میرم کے چہرے پر پڑیں
اسکا چہرہ سرخ ہوا تھا... آنکھیں رونے کی وجہ سے لال ہو رہی تھیں... یقیناً وہ دودھ گرم کرتے ہوئے روئی تھی
گلاس کو واپس پکڑنے کے لیے میرم کا ہاتھ آگے بڑھا تھا
... زوار نے اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے پاس بٹھایا
روکیوں رہی ہو... زوار کے سوال پر میرم کی آنکھیں پھر سے بھر آئیں
اچھا تو مسز میرم شاہ زوار شاہ کے لیے پریشان ہو رہی ہے... زوار کے تکلیف زدہ چہرے پہ ہلکی سی شرارت تھی
... میرم نے اپنا بازو چھڑایا
اچھا دیکھو... میں بالکل ٹھیک ہوں تم نے خود دیکھا نا گولی بس بازو کو چھو کر گزری ہے... آئی ایم پرفیکٹلی
آل رائٹ... زوار نے مسکرا کر کہا
اور اگر گولی کہیں اور لگ جاتی تو... میرم بات پوری کرنے سے پہلے ہی رونے لگ گئی
تو تمہاری جان چھوٹ جاتی... زوار نے اسی ہلکے پھلکے انداز میں کہا لیکن میرم نے جن نظروں سے اسے دیکھا
.. اس نے فوراً اپنا بیان بدلا

میرم مطلب تھا کہ اتنی جلدی تمہاری جان نہیں چھوڑنے والا... اور یا کیا تم کمزور لڑکیوں کی طرح رو رہی ہو
... میرم شاہ اتنی کمزور تو نہیں ہے... تم تو میرا حوصلہ ہو میرا یقین ہو... ہر مشکل وقت میں میرے ساتھ کھڑی

ہونے والی ہو... یوں رو کر کیوں پریشان کر رہی ہو مجھے... زوار نے بے بسی سے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اسکے آنسو صاف کرنے لگا

کیا ہوا تھا.... میرم نے اسکا ہاتھ ہٹا کر خود آنسو صاف کرتے ہوئے پوچھا

گولی لگی تھی... زوار نے میرم کو تپانا چاہا

نظر آرہا ہے مجھے... یہ بتاؤ کس طرح لگی.. میرم نے دانت پیسے

یار شوکت رحمانی جیسے بندے پہ ہاتھ ڈالا ہے... اتنا تو ہونا ہی تھا نا.. زوار نے سائیڈ ٹیبل سے موبائل پکڑا

زوار تم یہ جاب چھوڑ دو... میرم کچھ دیر کی خاموشی کے بعد بولی تو زوار نے جھٹکے سے سر اٹھا کر اسے دیکھا

میرم یہ صرف جاب نہیں میرا پیشہ ہے... ورنہ زوار شاہ اتنا کمزور نہیں کہ ان دھمکیوں سے ڈر جائے... اور میرم

میں تم سے اس بات کی توقع نہیں کر رہا تھا.. آج تو یہ بات بول دی اگلی دفعہ سوچ سمجھ کے بولنا... جاؤ اب کافی

ٹائم ہو گیا ہے سو جاؤ... زوار خراب موڈ کے ساتھ پھر سیل فون کی طرف متوجہ ہو چکا تھا

میرا یہ مطلب نہیں تھا زوار... میرم روہانسی ہوئی

اوکے.. جاؤ اب... زوار نے سپاٹ انداز میں اسے جانے کا بولا

میرم ایک نظر اسے دیکھ کر کمرے سے نکل گئی

اسکے جاتے ہی زوار نے موبائل سائیڈ پر رکھا اور سوچنے لگا اگر وہ اسے یہ بتا دیتا کہ اس حملے میں اسکا باپ بھی

.. ملوث ہے تو اسکاری ایکشن کیسا ہوگا

سوچتے سوچتے وہ سو گیا



یہ گھر سے نکلنے سے پہلے کی بات تھی... جب اسکے پروڈیو سر نے کال کر کے اسے احتیاط سے رہنے کا کہا تھا

... وہ چاہتا تھا کہ آج وہ گھر میں ہی رہے لیکن زوار کو امپورٹینٹ کام تھا

بار بار کہنے پہ بھی جب اس نے بات نہ مانی تو پروڈیو سر نے اسے ایک آڈیو سینڈ کی

جس میں اسکے اپنے جان سے پیارے تایا ابا شوکت رحمانی کو ہدایت دے رہے تھے کہ وہ زوار پر حملہ کروائے

... لیکن اسے زیادہ نقصان بھی نہ ہوتا کہ وہ ڈر کر شوکت رحمانی کا کیس مزید نہ اچھالے

کچھ دیر تک وہ بولنے کے قابل نہیں رہا تھا

تایا جان اسکو نقصان پہنچانے کی بات کر رہے تھے

... تھوڑی دیر بعد اس نے پروڈیو سر کو تسلی دی اور آفس چلا گیا

www.kitabnagri.com

دماغ ابھی تک بے یقینی کی کیفیت میں تھا... اسی لیے دو گھنٹوں کا کام زیادہ ہو گیا... وہ ایک بجے آفس سے نکلا تھا

... گھر سے تھوڑی ہی دور تھا جب ایک موٹر سائیکل سوار تیزی سے اسکی گاڑی کو فائرنگ کا نشانہ بناتے ہوئے

گزر گیا

حملہ اچانک تھا

گولی اسکے بازو کو چھو کے گزری تھی

گاڑی کو بھی زیادہ نقصان نہیں پہنچا تھا

ہاں بس دل میں موجود بتایا جان کے مقام کو ضرور نقصان ہوا تھا

... وہ اس بات کو میڈیا پہ اچھالنا نہیں چاہتا تھا اسی لیے ہاسپٹل کی بجائے میرم کو کال کی

کنزہ تم مجھے اسی ہوٹل میں ملنے آسکتی ہو جہاں ہم پہلے ملے تھے... فہد شاہ رات کی تاریکی میں اپنے منصوبے کو کامیاب بنانے کی کوشش میں تھا

کیا یار... اچھا ٹھیک ہے بس یہ ملاقات کر لو پھر میں تم سے کورٹ میرج کر لوں گا... دوسری طرف سے کچھ کہا گیا تھا جسکے جواب میں فہد نے چڑیا کو چو گاڈالا

مجھے پتہ تھا تم میری کوئی بات نہیں ٹال سکتی... لو یو سویٹ ہارٹ.... اچھا پھر کل ملتے ہیں... فہد شاہ کال بند ہونے کے بعد اپنی کامیابی پر سرشاری سے مسکرایا

ہنہ کنزہ میڈیم تمہارا پتہ بھی صاف ہونے والا ہے... مکروہ لہجے میں بولتا وہ شیطان کا دوسرا روپ لگ رہا تھا

رات کو دیر سے سونے کی وجہ سے وہ صبح بھی لیٹ اٹھی تھی.. کل اس کا فرسٹ پیپر تھا

وہ کسلمندی سے اٹھی اور فریش ہونے چلی گئی

فریش ہو کر کمرے سے باہر نکلی تو سامنے ہی نظر ناشتہ کرتے زوار پر پڑی

رات کا منظر اسکی آنکھوں کے سامنے آگیا

اسوقت اس نے فل بازوؤں والی شرٹ پہنی ہوئی تھی... اس لیے زخم چھپ گیا تھا

اسکے ساتھ ہی چچی جان بیٹھی ہوئیں تھی جو اسے زبردستی ناشتہ کروا رہی تھیں

میرم پہ نظر پڑتے ہی چچی اٹھ کھڑی ہوئیں

میری شہزادی اٹھ گئی ہے.. تم بیٹھو میں ناشتہ لیکر آتی ہوں... وہ میرم کو ڈائنگ ٹیبل پر بٹھا کر کیچن میں چلی گئیں

زوار کا فل فوکس ناشتہ پہ تھا

... میرم کو اندازہ تھا وہ رات کو اسکی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ چکی ہے

ہاتھوں کو مسلتے ہوئے اس نے زوار کو دیکھا

زوار... میرم کی آواز پر بھی اسکے انداز میں کوئی تبدیلی نہیں آئی

... ہاں

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

زخم کیسا ہے.. میرم نے آہستگی سے پوچھا

ٹھیک ہے... دو حرفی جواب آیا

.. کچھ دیر خاموشی چھائی رہی

زوار آئی ایم سوری... میرم نے نظریں جھکا کر کہا

کس بات کے لیے.. اس نے انجان بننے کی کوشش کی

رات والی بات کے لیے... مجھے تمہاری جب چھوڑنے کی بات نہیں کرنی چاہیے تھی... میرم نے کھلے دل سے اپنی غلطی کا اعتراف کیا

اٹس اوکے.. لیکن ایک بات یاد رکھنا یہ جاب صرف جاب نہیں ہے یہ میرا جنون ہے... اسی کی وجہ سے میرا نام تمہارے نام کے ساتھ جڑا... اگر میں اسکے لیے رشتے بنا سکتا ہوں تو مجھے توڑنے میں بھی کوئی دقت نہیں ہو گی... کسی بھول میں نہ رہنا کہ تمہاری خاطر میں اس جاب کو چھوڑ دوں گا... میری زندگی میں سب سے پہلے میرا شوق آتا ہے... باقی چیزیں ثانوی ہیں... زوار منظوطی سے اپنی مکمل کر کے چلا گیا

اور میرم خال خالی نظروں سے اسے جاتا دیکھتی رہ گئی
یعنی یہ تو طے تھا شاہ خاندان کی عورتوں کے نصیب میں ہمیشہ مرد کی جوتی بن کے رہنا تھا
جو حال اسکی ماں کا تھا وہی حال اسکا ہونا تھا

وہ مزید ادھر نہیں بیٹھ سکتی تھی
آنسو بے اختیار تھے
www.kitabnagri.com

... وہ واپس اپنے کمرے میں آگئی

شام کے چار بجے کنزہ ہوٹل میں داخل ہوئی... ادھر ادھر دیکھنے کے بعد اسکا رخ اپنے مطلوبہ کمرے کی طرف تھا

وہ ساتھ ساتھ فہد شاہ کو اپنے پہنچنے کا میسج بھی کر رہی تھی

کنزہ ہاشمی مناسب قدم و قامت کی مالک بڑی بڑی آنکھوں والی ایک خوبصورت لڑکی تھی

کئی اسکے عشق میں گرفتار تھے اور وہ خود فہد شاہ کی دیوانی تھی

اسکے پیرنٹس کا انتقال ہو چکا تھا... گھر میں صرف دادی تھیں

سو اسے ہر کام کرنے کی کھلی آزادی تھی لیکن پھر بھی وہ کرنے والی لڑکی نہیں تھی

... لیکن فہد شاہ کی محبت میں اس نے اپنی عزت داؤ پہ لگادی تھی

وہ اسے نکاح کے لیے اکسار ہی تھی... اور فہد شاہ کے مطابق اس ملاقات کے بعد وہ اس سے کورٹ میرج کر لے گا

وہ اسکی بات پر یقین کر کے آگئی تھی کیونکہ اسکے علاوہ اسکے پاس کوئی دوسرا راستہ نہیں تھا

.. مطلوبہ کمرے کے سامنے جا کر وہ رکی ایک نظر کمرے کے دروازے کو دیکھا اور دستک دی

www.kitabnagri.com

... اندر سے اجازت دے دی گئی

وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی کمرے میں پھیلی ہوئی شراب اور سگریٹ کی بدبو نے اسکا استقبال کیا

... وہ یک دم کھانسنے لگی... فہد شراب نوشی کرتا تھا لیکن اتنی زیادہ مقدار میں نہیں

وہ کھانسنے کے ساتھ سوچ ہی رہی تھی جب دروازہ لاک ہونے کی آواز آئی

کیا ہوا جان من... ماحول سوٹ نہیں کیا... وہ کھانس رہی تھی انجان آواز پہ اسنے سر اٹھا کر دیکھا
سامنے کھڑے شخص کو وہ پہچانتی تھی... پچھلے کچھ دنوں سے یہ چہرہ ہر نیوز کی ہیڈ لائن بنا ہوا تھا
شوکت رحمانی... حیرت کی زیادتی کی وجہ سے اس سے بولا بھی نہیں گیا
ارے واہ آپ تو ہمارا نام بھی جانتی ہیں... نشے میں ڈوبی ہوئی آواز کے ساتھ وہ اسکے نزدیک آیا
کنزہ دو قدم پیچھے ہوئی

فہد.. فہد کہاں ہے.... دماغ میں آنے والے خیال کی تصدیق کے لیے اس نے لڑکھڑاتی آواز میں پوچھا
نہ نہ جان من... مجھے اچھا نہیں لگتا میری چیز کسی اور کی بات کرے... اور وہ تو تمہارا میرے ساتھ سودا کر چکا
ہے... اب اسے بھول جاؤ... شوکت رحمانی کی آواز اس کے سر پہ ہتھوڑے کی طرح لگ رہی تھی
وہ طے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

... جب یکدم دروازے پہ شور سنائی دیا
... شوکت رحمانی فوراً ہوش میں آیا لیکن دیر ہو چکی تھی

... آنے والے دروازہ توڑ کر اندر داخل ہو چکے تھے

پولیس ان دونوں کی طرف بڑھی

... کنزہ ابھی تک صدمے میں تھی

پولیس کے پیچھے زوار شاہ اور اسکی ٹیم کے لوگ تھے

زوار نے ایک نظر کنزہ کو دیکھا

... وہ کسی اچھے گھرانے کی لڑکی لگتی تھی

... شوکت رحمانی پولیس کی گرفت میں چلا رہا تھا

زوار نے کچھ سوچا اور کنزہ کی طرف بڑھا

مس اگر آپ اس سب کا حصہ نہیں بننا چاہتی تو پلیز چہرہ چھپا کر میرے گارڈ کے ساتھ چلی جائیں.. زوار نے گارڈ

کو اشارہ کر کے پاس بلایا اور اسے ہوٹل کے بیک ڈور سے نکلنے کی ہدایت کی

کنزہ خاموش تھی

... زوار کے دوبارہ کہنے پہ وہ گارڈ کی طرف بڑھی اور اسکے پیچھے جانے لگی

تمہیں دیکھ لو نگا زوار شاہ... اچھا نہیں کر رہے تم میرے ساتھ... میرے ہاتھ بہت لمبے ہیں تمہیں چھوڑو نگا

www.kitabnagri.com

نہیں... شوکت رحمانی اسے مسلسل دھمکیاں لگا رہا تھا

لیکن زوار مسکرا کر اسے سن رہا تھا

کیونکہ زوار نے اپنی طرف سے بہت بڑے لوگوں کو ان لو کر کے

... یہ ریٹ کروائی تھی

زوار کے لوگ دودنوں سے شوکت رحمانی کا پیچھا کر رہے تھے اور آج سب کچھ ان کے حق میں تھا
... سو وہ پولیس کو لیکر پہنچے تھے

یو آر لائیو زوار.... ٹیم سے آواز آتے ہی وہ بولنا شروع ہوا

جیسا کہ ناظرین ہم نے تھوڑی دیر قبل آپ سے وعدہ کیا تھا کہ شوکت رحمانی کا اصلی چہرہ آپ سب کے سامنے
... کریں گے تو وہ مکروہ چہرہ آپ کے سامنے ہے

آپ اپنی سکرین پر دیکھ سکتے ہیں کہ شوکت رحمانی کن حالات میں پکڑا گیا ہے

.... زوار کے بولنے کے ساتھ ساتھ کیمرہ کمرے کا سارا منظر دکھا رہا تھا... شراب کی بوتلیں بالکل واضح تھیں.

یہ ہمارے ملک کے حالات ہیں ناظرین پھر بھی ہم اس ملک کو کس منہ سے اسلامی جمہوریہ پاکستان کہتے ہیں
... غلطی کس کی ہے شوکت رحمانی جیسے لوگوں کی یا ہماری..؟ اس سب کے قصور وار ہم ہیں... ہم ان لوگوں کو
ووٹ دے کر خود اپنے اوپر مسلط کرتے ہیں... اگر ہم اپنے ووٹ کا صحیح استعمال نہیں کر سکتے تو بلاشبہ ہم ایسے
ہی لوگوں کے مستحق ہیں... باقی کی رپورٹ آپ میرے پروگرام میں دیکھ سکیں گے... اللہ ہم سب کا حامی
و ناصر ہو

زوار کے آخری فقرے بولتے ہی پولیس شوکت رحمانی کو کمرے سے لے کر جانے لگی... کیمرہ ہر اینگل سے
سب کچھ ریکارڈ کر رہا تھا

زوار شاہ پولیس کے کچھ ساتھیوں سمیت کمرے میں موجود چیزوں کا جائزہ لے رہا تھا جب اسکے موبائل پہ رنگ
ہوئی

پروڈیو سر فاروق کمال کا فون تھا

... واہ زوار کمال کر دیا یار... تمہاری رپورٹنگ کی وجہ سے ہمارے چینل کی ریٹنگ ٹاپ پہ جا رہی ہے

شکریہ سر... زوار شاہ نے ہلکی سے مسکراہٹ کے ساتھ تعریف وصول کی

بس اب اپنی سیکورٹی کا خاص خیال رکھنا... تمہیں ہر طرح سے چوکس رہنا ہے.. شوکت رحمانی کے کارندے اتنی آسانی سے نہیں بیٹھیں گے... فاروق صاحب نے کے لہجے میں اس کے لیے فکر تھی... وہ ان کے چینل کے لیے

بہت سود مند تھا

آپ فکر نہ کریں سر... مجھے اپنے اللہ پر یقین ہے اور ویسے بھی گھر سے نکلتے ہوئے میری ماں کی دعائیں میرے ساتھ ہوتی ہیں اس سے زیادہ سیکورٹی مجھے نہیں چاہیے... ٹھیک ہے سر میں آفس آکر بات کرتا ہوں... زوار کی بات پر دوسری طرف سے خدا حافظ کہا گیا تھا

اس نے موبائل ابھی جیب میں ڈالا ہی تھا کہ دوبارہ بیل ہونے لگی

گھر کا نمبر تھا

اسلام علیکم... زوار نے اٹیڈ کرتے ہی سلامتی بھیجی

وعلیکم سلام.. زوار بیٹا کہاں ہو... تھوڑا ٹائم ہو گا تمہارے پاس... دوسری طرف سے تائی جان کی پریشان سی آواز سنائی دی

... جی تائی جان.. کیا ہوا سب ٹھیک ہے

ہاں بیٹا بس میرا بھی تک گھر نہیں آئی... فرا کے گھر گئی تھی ڈرائیو لینے گیا تھا لیکن گاڑی خراب ہو گئی... گھر میں اور کوئی نہیں نامیں کسی اور کو بتانا چاہتی ہوں کہ میرا اپنی دوست کے گھر گئی ہے... تمہیں پتہ ہے نا پھر تمہارے تایا کتنا غصہ کریں گے... تم پلیز خود جا کے اسے لے آؤ... تائی جان نے ساری بات بتائی

آپ فکر نہ کریں تائی جان میں ابھی اسے لیکر آتا ہوں آپ اڈریس بتائیں... زوار کی بات پر تائی جان نے اڈریس بتایا اور کال بند کر دی

سرہم نے سارے ثبوتوں کو اپنی تحویل میں لے لیا ہے... پولیس آفیسر نے اسے فون سے فارغ ہوتے دیکھ کر کہا

ٹھیک ہے عاصم تمان کے ساتھ رہو... ایک ایک لمحے کو کیسچر کرنا ہے اور بی کیئر فل... جھے ابھی کچھ کام ہے رات میں ملاقات ہوتی ہے.. زوار نے اپنے پرسنل سیکرٹری عاصم جو کہ اسکے بازو کے طور پر مشہور تھا، اسے بات سمجھائی اور خود تیزی سے ہوٹل سے باہر نکل کر گاڑی میں بیٹھا

بیوقوف لڑکی کو کہا بھی تھا گھر سے نکلنے میں احتیاط کرے مگر مجال ہے جو کبھی بات سنی ہو... وہ غصے اور پریشانی میں گاڑی کو اڑا رہا تھا

جو اڈریس تائی جان نے بتایا تھا وہ بیس مینٹ کی ڈرائیو پر تھا لیکن وہ دس منٹ میں اس گھر کے سامنے کھڑا بیل بجا رہا تھا

چوکیدار باہر نکلا

ارے آپ آپ تو زوار شاہ ہیں نا وہ ٹی وی والے... اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا چوکیدار اسے دیکھتے ہی جوش و خروش سے پوچھ رہا تھا

جی... میں وہی ہوں... یہ مس فرا کا گھر ہے... زوار نے اپنی پریشانی کے سبب کنفرم کرنا چاہا

جی جی یہ فرا با جی کا گھر ہے... آپ اندر آئیں نا... چوکیدار کی خوشی دیدنی تھی

نہیں آپ پلیز اندر سے میرم کو بلوادیں... مجھے ذرا جلدی ہے... زوار نے اپنے مطلب کی بات کی

جی جی میں ابھی میرم با جی کو بلاتا ہوں... ویسے آپ اصلی والے زوار شاہ ہیں نا... میں ہاتھ لگا کر آپ کو دیکھ لوں

... زوار شاہ اسکی بات پر پریشانی کے باوجود بے ساختہ مسکرایا اور پہلی دفعہ غور سے اسے دیکھا

وہ اٹھارہ بیس سال کا لڑکا تھا.... سادہ شلوار قمیض میں ملبوس وہ چوکیدار نہیں لگ رہا تھا غالباً اپنے باپ کی جگہ ڈیوٹی کر رہا تھا

ہاں ہاں دیکھ لو... اور یہ لومیر اکارڈا بھی میرے پاس ٹائم نہیں ہے ورنہ تمہارے ساتھ سیلفیاں بھی بنواتا تم بھر کسی بھی وقت مجھے کال کر لینا کوئی مسئلہ ہو تو بتا دینا... اب جلدی سے اپنی میرم با جی کو باہر بھیجو... زوار نے اپنا کارڈ اسکی طرف بڑھاتے ہوئے پھر سے میرم کو بلوانے کا کہا

وہ لڑکا خوشی خوشی کارڈ لیکر اندر کو بھاگا

کچھ دیر کے انتظار کے بعد میرم باہر نکلی تھی بلیک شال کے ہالے اسکی سانولی رنگت دکھ رہی تھی... آنکھوں

سے لگ رہا تھا وہ ٹھیک نہیں... زوار شاہ گیٹ سے گاڑی تک کے فاصلے میں اسکا بھرپور جائزہ لے چکا تھا

تبھی میرم نے نظریں اٹھائی تھیں

زوار اپنی گاڑی کے ساتھ ٹیک لگائے بغور اسے دیکھ رہا تھا

میرم اسے نظر انداز کر کے گاڑی میں بیٹھنے لگی

زوار بھی ڈرائیونگ سیٹ سنبھال چکا تھا... گاڑی سٹارٹ کرنے سے پہلے بلا ارادہ اسکی نظر گیٹ پہ پڑی تھی

وہ لڑکا ابھی وہاں کھڑا مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا

... زوار شاہ کے دیکھنے پر اس نے ہاتھ اٹھا کر خدا حافظ کہا زوار نے بھی ہاتھ ہلایا

زوار شاہ عام لوگوں کی طرح نہیں تھا... ہمیشہ کہتا تھا سیلبرٹی صرف وہ ہوتا ہے جو ان لوگوں کی قدر کرنا جانتا ہو

جو اسے سیلبرٹی بناتے ہیں

یہی وجہ تھی وہ زوار شاہ جو اپنے حلقہ احباب میں مغرور مشہور تھا اپنے چاہنے والوں کے لیے وہ حد سے زیادہ نرم

تھا

گاڑی سٹارٹ کرتے ہی اس نے دوبارہ میرم کو دیکھا جسکا رخ باہر کی طرف تھا

تمہیں کب عقل آئے گی میرم شاہ... یہ کوئی وقت ہے گھر سے باہر نکلنے کا... وہ اسکا چہرہ دیکھ کر نرم پڑا تھا لیکن

دوسرے ہی لمحے اسکی بیوقوفی یاد آگئی

زوار نے جن لوگوں پہ ہاتھ ڈالا تھا وہ عام نہیں تھے.... اسے خود کی فکر نہیں تھی بس اپنے سے وابستہ رشتوں کو

... وہ کوئی تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا

کیوں ٹائم کو کیا ہوا ہے

جب تم فہد بھائی اور عثمان بھائی جب مرضی آجاسکتے ہو تو میں کیوں نہیں... میرم جب بولی تو اندر کی ساری تلخی اسکی آواز میں موجود تھی

میرم شاہ مت بھولو تم لڑکی ہو اور اگر اتنا ہی برابر کی کا شوق چڑھا ہوا ہے نا تو ابھی تک یہاں کیوں بیٹھی تھی ہم بھی خود آتے جاتے ہیں تم بھی آجاتی... یرا ٹائم بھی بچ جاتا... میرم کی بات پر زوار تپتا تھا

مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے تمہارے ساتھ جانے کا... ماما نے کال کی تھی ان کی پریشانی کا خیال نہ ہوتا تو خود چلی جاتی... اس نے اسی کے لہجے میں جواب دیا

تم چاہتی کیا ہو میرم کیوں ہمیشہ میرا دماغ خراب کر دیتی ہو... تمہاری الٹی سیدھی حرکتوں کی وجہ سے سب کو کتنی پریشانی ہوتی ہے جانتی ہو... زوار کی بات پر میرم نے جھٹکے سے سر اٹھایا

کون سی الٹی حرکت.. تمہارے خیال میں دوست کے گھر جانا بری بات ہے... یا تمہیں مجھے لینے آنے پہ غصہ ہے... یہ بات ہے تو اتارو مجھے یہیں... نہیں جانا مجھے تمہارے ساتھ... میرم کا لہجہ حد سے زیادہ برا تھا

زوار نے ایک نظر اسے دیکھ کر ہونٹ بھیج لیے.. وہ مزید بحث نہیں کرنا چاہتا تھا

سنا نہیں تم نے... اتارو مجھے... میرم نے کہنے کے ساتھ ہی گاڑی رکوانے کے لیے اسکے بازو کو پکڑا تھا

زوار کے چہرے پہ عیاں ہوتی تکلیف سے میرم کو یاد آیا اسکا بایاں بازو زخمی تھا

وہ ایک دم ہی خاموش ہو گئی

تھوڑی دیر بعد گاڑی گھر کے سامنے رکی... وہ جانے لگی تھی جب اسے زوار کی آواز سنائی دی
آئندہ تم پانچ بجے کے بعد مجھے گھر سے باہر نظر نہ آؤ... اور اپنی زبان کو قابو میں رکھو یہ لاسٹ وارنگ ہے ورنہ
سمجھانے کے دوسرے طریقے بھی مجھے آتے ہیں

زوار کا مضبوط اور ہر قسم کی نرمی سے عاری لہجے نے چند لمحوں کے لیے میرم سن ہو گئی
اترو نیچے... تبھی زوار کی آواز دوبارہ سنائی دی... وہ فوراً گاڑی سے باہر نکل کر اندر کو بھاگی
کنزہ کو یقین نہیں ہو رہا تھا فہد کیسے اس کے ساتھ ایسا کر سکتا ہے...؟... ہ تو اسے اپنی بیوی بنانا چاہتا تھا نا تو پھر کیسے
اس نے یہ سب کرنے کی ہمت کی.... فہد تم ایسے تو نہیں تھے
.. وہ ابھی تک خود کو اسی بدبودار کمرے میں محسوس کر رہی تھی
... اندر کی گھٹن ختم ہی نہیں ہو رہی تھی

... وہ بہت مشکل سے رکشہ لیکر گھر پہنچی... لیکن اندر جانے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی
اسکی دادی نے کتنی مشکلوں سے اسے پالا تھا... دنیا کی ہر اونچ نیچ سکھائی تھی.. یہی وجہ تھی کہ اسکے کسی بھی
لڑکے سے تعلقات نہیں تھے... مگر فہد شاہ کے آنے کے بعد سب کچھ بدل گیا تھا
ساری سمجھداری کو محبت نے نگل لیا... اور کاش وہ محبت ہوتی... مگر وہ تو محبت کے نام پر ہوس پوری کی تھی
اسکے قدم خود بخود گھر کے مخالف چلنے لگے... کچھ دیر بعد وہ ایک پارک میں چلی گئی

بیچ پہ بیٹھتے ہی بیگ میں موجود فون کی بیل ہوئی.. اس وقت وہ خود احتسابی کے عمل سے گزر رہی تھی... اسے کچھ سنائی نہ دیا

... وہ اپنی دوستوں کو کتنے یقین سے کہتی تھی فہد شاہ عام لڑکوں کی طرح نہیں ہے... وہ اسے عزت دیتا ہے اور ایک دفعہ ماریہ کے صرف اتنا کہنے پر کہ اس نے فہد کو آج کسی لڑکی کے ساتھ شاپنگ کرتے ہوئے دیکھا ہے... وہ اس کے ساتھ لڑ پڑی تھی

... اس کا فہد کسی اور کے ساتھ نہیں ہو سکتا

!!!... کہاں گیا اس کا یقین

? کیا سب کے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے؟ کیا ہر محبت کا انجام رسوائی ہی ہے

نہیں ہر محبت ایسی نہیں ہوتی... کچھ لوگوں کو محبت میں محبوب سے کچھ نہیں چاہیے ہوتا... اور اگر محبوب کچھ ... مطالبہ کرے بھی تو انہیں اپنی حدود پتہ ہوتی ہیں

.... ہر لڑکی پاکیزہ کی طرح اپنی راہ کھوٹی نہیں کرتی



زوار شاہ کے پروگرام نے ہر جگہ آگ لگا دی تھی.. شوکت رحمانی حکمران جماعت کا ایک مضبوط پلر تھا.. اب اگر بات اس پہ آئی ہے تو یقیناً حکومت کے لنکس بھی نکلے گے

پروگرام سے پہلے اور پروگرام کے دوران بھی زوار شاہ کو ہر طریقہ استعمال کر کے روکنے کی کوشش کی گئی تھی
... لیکن وہ اپنی بات سے منکر نہیں ہوا تھا

پروگرام کی ریٹنگ نے پروڈیوسر، ڈائریکٹر سمیت ہر بندے کو خوش کر دیا... لیکن اب زوار شاہ کے لیے خطرہ
مزید بڑھ گیا تھا

... لیکن اسے پرواہ نہیں تھی

... شوکت رحمانی جیل کی سلاخوں کے پیچھے تھا

ایک دو دن تک تو اسے جیل میں ہی رہنا تھا... زوار سب سے مل کر گاڑی لیکر گھر روانہ ہوا
یہ اسکی پہلی بڑی کامیابی تھی

بارہ بجے کے قریب وہ مسرور سا گھر پہنچا... گیٹ سے داخل ہوتے ہی اسے میرم اور اسکی ساری باتیں یاد آئیں
بیوقوف لڑکی.. مردوں سے مقابلہ کرنا چاہتی ہے... زوار نے سر جھٹکا

اندر آتے ہی وہ ماں کے کمرے کی طرف گیا... دروازہ ناک کر کے وہ اندر گیا تو ماما بستر میں لیٹیں نظر آئیں
اسلام علیکم ماما جان.... وہ انکے قریب بیٹھتے ہو ابوالا

وعلیکم سلام میرا لعل.. کیسا ہے.. انہوں نے فرط جذبات سے اسکی پیشانی چومی

آپ سوئی کیوں نہیں اتنی دیر ہو چکی ہے... زوار نے وال کلاک کی طرف دیکھ کر پوچھا

تم گھر میں نہیں ہوتے تو نیند ہی نہیں آتی... تمہاری گاڑی کا ہارن سن کر ہی نیند آتی ہے... انہوں نے پیار سے اسکا ماتھا چوما

ماما میرے لیے دعا کیا کریں اللہ میرے لیے آسانیاں پیدا کرے... زوار نے انکے گلے میں بانہیں ڈالیں
ماں کو دعا کے لیے کہنے کی ضرورت نہیں ہوتی میرے شہزادے.. اور پھر تم تو میرے لائق فائق فرمانبردار بچے
ہو دعائیں خود ہی نکلتی ہیں... چلو اب اٹھو کافی لیٹ ہو گئی ہے. سو جاؤ. کھانا کھایا تھا نا.. زوار نے کب سے لیٹ شو
سٹارٹ کیا تھا تب سے وہ رات کا کھانا باہر ہی کھاتا تھا لیکن پھر بھی وہ ماں تھیں ناسو پھر بھی پوچھ لیا
جی کھالیا تھا... اچھا اب آپ بھی آرام کریں.. صبح ملاقات ہوگی... زوار مسکراتے ہوئے انکے پاس سے اٹھا
اللہ تمہیں خوشیاں دے بیٹا... ماما نے پھر دعا دی

یہ مائیں بھی نابڑی عجیب ہستیاں بنائی ہیں رب نے... اتنا گداز دل دنیا میں شاید ہی کسی کا ہو جتنا ماں کا ہوتا ہے
... اولاد پہ جان قربان کرنے کو ہمہ وقت تیار بیٹھی ہوتی ہیں... اولاد کی ہر غلطی کو فوراً سے معاف کر کے سینے
لگانے والی عظیم ہستی

www.kitabnagri.com

وہ مسکراتے ہوئے کمرے سے نکلنے لگا تھا جب دوسری طرف سے عمر شاہ اندر داخل ہوئے

اسلام علیکم بابا.... زوار نے رک کر انہیں سلام کیا

یہ تم کیا کرتے پھر رہے ہو... اپنی نہیں تو ہماری ہی عزت کا کچھ خیال کر لو... اپنی حرکتوں سے باز آ جاؤ زوار شاہ
... ورنہ انجام اچھا نہیں ہوگا.... عمر شاہ نے اسے وارن کیا

پلیز بابا دھمکیاں نہ دیں مجھے.. سر پہ کفن باندھ کر اس راہ کی طرف آیا ہوں اب چاہے کوئی کچھ بھی کہے میں اپنا کام جاری رکھوں گا... زوار نے مضبوط لہجے میں کہا

آپ صبح بات کر لیجیے گا شاہ صاحب ابھی وہ تھکا ہوا ہے۔ نصرت بیگم نے مداخلت کی
تم اپنی زبان بند ہی رکھو ورنہ گدی سے کھینچ کر ہاتھ میں پکڑا دوں گا.... عمر شاہ کو انکی مداخلت ایک آنکھ نہیں بھائی تھی

بابا پلیز ماما کو کچھ نہ کہیں... جہاں تک رہی آپکی بات تو آپ کو فکر مند ہونے کی کیا ضرورت ہے آپ کو نسا سمگلنگ میں شوکت رحمانی کے پارٹنر ہیں... گہرے الفاظ میں ان پر تیر پھینک کر وہ جا چکا تھا .. "جب کہ عمر شاہ ششدر رہ گئے..." یعنی یہ سب کچھ جانتا ہے

اگلی صبح شاہ ہاؤس کے سب مکین اپنی اپنی جگہ اپنے اپنے مسئلوں میں پریشان تھے
... عمر شاہ نے زوار کے منہ سے نکلنے والے الفاظ دونوں بھائیوں تک پہنچا دیے تھے

میرم کا پیپر تھا... تیاری اسکی نارمل ہی تھی.. اسے ایک بجے نکلنے تھا پیپر شروع ہونے سے ایک گھنٹہ پہلے سوتیار ہونے لگی

... وہ ریڈی ہو کے گاڑی تک آئی تھی جب زوار اسکے پیچھے آیا

میری گاڑی میں بیٹھو میں چھوڑ دیتا ہوں... زوار کہتے ہی اپنی گاڑی کی طرف بڑھا

میں ڈرائیور کے ساتھ چلی جاؤں گی... تمہیں یہ احسان کرنے کی کوئی ضرورت نہیں... وہ تلخی سے کہتی دوسری گاڑی کی طرف بڑھی جہاں ڈرائیور اسکا منتظر تھا

تمہیں تکلیف کیا ہے میرم... ایک ہی دن بتا کیوں نہیں دیتی... مزید کچھ کہنے کے لیے زوار نے لب کھولے ہی تھے کہ ڈرائیور پہ نظر پڑی

زوار نے سختی سے اسکی کلائی پکڑی اور اپنی گاڑی کی طرف بڑھا

میرم خاموش رہی البتہ اسکا چہرہ سرخ ہو چکا تھا

وہ اسے گاڑی کی سیٹ پہ دھکیل کر دوسری طرف خود بیٹھ چکا تھا

گاڑی میں بیٹھنے کے بعد وہ کچھ نہیں بولا تھا... تھوڑی دیر سوچنے کے بعد وہ میرم کی طرف متوجہ ہوا

میرم کوئی پرابلم ہے کیا ہم کزنز بھی تو ہیں نا.. کزن ہونے کے ناطے ہی اپنی پرابلم سنئیر کر لو... اب کی بار زوار کے لہجے میں نرمی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میرم کی آنکھیں نم ہونے لگیں

کوئی پریشانی نہیں ہے مجھے اور پلیز اب مزید پریشان نہ کریں پیپر ہے میرا... میں کوئی ٹینشن نہیں لینا چاہتی... میرم نے اپنے آنسو اندر ہی اتارے

... زوار اسے دیکھ کر رہ گیا

ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی... آئندہ میں ہی تمہیں پک اینڈ ڈراپ کیا کروں گا.. فارغ ہو کے مجھے کال کر لینا
... یونیورسٹی آچکی تھی

وہ خاموشی سے اتر کر چلی گئی
زوار گہری سانس بھر کر رہ گیا...

پیپر شروع ہونے میں ابھی آدھا گھنٹہ رہتا تھا
ٹائم دیکھ کر وہ سب سے ہٹ کر ایک خالی بیچ پر بیٹھ گئی
... زندگی عجیب سے عجیب ہوتی جا رہی تھی... ماں کی فکر باپ کی فکر بھائی کے حالات کی فکر اور اب زوار کی فکر
وہ جتنا بھی اس سے لڑتی تھی لیکن اسکا دل اسے اپنا محرم مان چکا تھا
اور زوار شاہ ایک ٹیپیکل مرد ہی نکلا... کتنی آسانی سے اس دن اسے دو کوڑی کا کر کے رکھ دیا تھا
www.kitabnagri.com
...! اسکا کام اسکا شوق اسکے لیے اہم ہے اور میرم شاہ کی اسکی زندگی میں کوئی اہمیت کوئی وقعت نہیں
... وہ بس ایک زبردستی کا بندھن تھا کیا
اسے وہ دن یاد آگیا جب انکا نکاح ہونا تھا

زیادہ پرانی بات نہیں تھی... جب زوار میڈیا کی طرف جانا چاہتا تھا سب اسکے مخالف تھے... لیکن وہ اپنی بات پر ڈٹا رہا

... بالآخر اسکے تایا نے اسکے سامنے شرط رکھی

.. وہ میرم سے شادی کر لے تاکہ وہ شاہ خاندان میں باہر کی عورت نہ لاسکے

سب اس بات پر راضی ہو گئے

... سوائے میرم اور زوار کے

... میرم سے بابا نے جب خود بات کی تو وہ ہر لڑکی کی طرح باپ کے سامنے انکار نہ کر سکی

اور زوار بھی انکی شرط مان گیا کیونکہ اسے اپنا شوق ہر چیز سے زیادہ عزیز تھا

کوئی بہت اچھے کزن وہ پہلے بھی نہیں تھے لیکن اب ان دونوں کے درمیان سرد مہری کی دیوار آچکی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

... میرم نے کہیں پڑھا تھا نکاح کے دو بولو میں بڑی طاقت ہوتی ہے... یہ دوا جنہوں کے دلوں کو جوڑ دیتی ہے

میرم کا دل تو اسکے ساتھ جڑ گیا تھا

...! مگر زوار

وہ اپنی سوچوں میں مگن تھی جب اسکی فیلو نے اسے مخاطب کیا

؟ میرم پیپر سٹارٹ ہونے والا ہے... آپ ادھر بیٹھی ہیں.. آپ ٹھیک تو ہیں نا

جی... جی میں ٹھیک ہوں چلیں... میرم نے اسے مسکرا کر مطمئن کرنا چاہا اور اسکے ساتھ ہی روم کی طرف چلی گئی

ابھی تو فرا سے ڈھونڈھ کر ناراض بیٹھی ہوگی... میرم کو فرا کا خیال آیا

پیپر کے بعد منالو گئی اسے بھی... ویسے بھی وہ زیادہ دیر ناراض نہیں رہ دکتی.. وہ یہ سوچ کر مطمئن ہو گئی

سر کوئی کنزہ نام کی لڑکی آئی ہے آپ سے ملنا چاہتی ہے... وہ اپنے آج کے شو کے ٹاپک پر ریسرچ کر رہا تھا جب اسکے سیکرٹری نے اطلاع دی

کنزہ... میں جانتا تو نہیں انہیں... لیکن بہر حال آپ اندر بھیج دیجیے... اسے اجازت دے کر زوار دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گیا

کچھ دیر بعد دروازہ ناک کر کے جو ہستی اندر آئی اسے وہ فوراً پہچان چکا تھا

جی فرمائیں... اسے بیٹھنے کا اشارہ کر کے وہ سپاٹ لہجے میں بولا

... دیکھیں زوار شاہ میں جانتی ہوں ہماری پہلی ملاقات ایسی نہیں کہ آپ مجھے اچھی لڑکی سمجھیں

مس آپ اپنی مطلب کی بات کریں پلیز... زوار نے ناگواری سے بات کاٹی

میں اپنے دشمن سے انتقام لینا چاہتی ہوں شوکت رحمانی کے خلاف گواہی دینے کو بھی تیار ہوں... کنزہ کے لہجے کی منظو طی دیکھ کر زوار نے بغور اسکی طرف دیکھا

.. اسے اسکے چہرہ پر ایک عزم نظر آرہا تھا

شوکت رحمانی کے خلاف آپ کیوں جانا چاہتی ہیں آپ تو غالباً خود اسکے ساتھ موجود تھیں اپنی مرضی سے... اور کس دشمن کی بات کر رہی ہیں آپ... زوار کے لہجے میں تجسس تھا

آپ دوسرے مرد ہیں جس پر میں یقین کر رہی ہوں... وہ بھی صرف اس لیے کہ اب میرے پاس کھونے کو کچھ نہیں ہے جو کھونا تھا وہ پہلے مرد پر اعتبار کر کے کھو چکی ہوں..... کنزہ ہاشمی خود پر ہستی ہر بات اسے بتانے لگی

زوار غور سے سنتا رہا.. فہد شاہ کے نام پر وہ چونکا ضرور مگر ظاہر نہ کیا

لوگ کہتے ہیں محبت اور جنگ میں سب جائز ہوتا... محبت میں سب جائز کر کے میں اپنا نقصان کر بیٹھی ہوں لیکن اب جنگ میں بھی میں سب کچھ جائز کرنا چاہتی ہوں لیکن اب کی بار نقصان کسی اور کا ہو گا... کنزہ کے چہرے پر انتقام کی آگ تھی

www.kitabnagri.com

زوار نے آخری بات پر اسے سخت نظروں سے دیکھا

مس کنزہ ہاشمی محبت اور جنگ میں سب جائز ہوتا ہو گا لیکن عزت کی پامالی دونوں کاموں میں کسی صورت جائز نہیں....

آپ اپنا کانٹیکٹ نمبر دے جائیں... اگر ضرورت ہوئی تو آپ کو بلا لوں گا... زوار نے سپاٹ لہجے میں کہتے ہوئے دوبارہ سے اپنا رخ لپٹا پ کیطرف کیا

مسٹر زوار شاہ... مجھے آپکی مدد چاہیے... میں اس انسان کو برباد کر کے رکھ دینا چاہتی ہوں... اور یہ کام کرنے کے لیے میں ہر حد تک جاسکتی ہوں... کنزہ نے اپنی بات دوبارہ اس پہ واضح کرنی چاہی

مس کنزہ ہاشمی اپنی اسی شدت پسندی اور جلد بازی کی وجہ سے آپ آج اس حال میں ہیں... اچھا ہو گا اب آپ ... عقل سے کام لیں تاکہ باقی ماندہ زندگی ذرا ڈھنگ سے گزار سکیں

مجھے اپنی زندگی کی کوئی پرواہ نہیں... میں بار بار آپ کو بتا رہی ہوں مجھے اس بندے سے انتقام لینا ہے.. اور آپ مجھے عقل کی باتیں نہ سکھائیں... میں اس شخص کو اتنی ہی اذیت میں دیکھنا چاہتی ہوں جتنی اذیت میں اس وقت میں ہوں... آپ میری مدد نہیں کریں گے تو میں کوئی اور طریقہ ڈھونڈھ لوں گی.... کنزہ اپنی بات سے پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں تھی

اچھا مثلاً سکھائیں گی آپ... زوار نے تجسس بھرے لہجے میں پوچھا

میں... میں اسکو وہاں چوٹ لگاؤنگی جہاں وہ دنیا کے سامنے آہ بھی نہ کر سکے... بہت پیار کرتا ہے وہ اپنی بہن سے میں اسکی بہن کے ساتھ یہی سب کچھ کرواؤنگی

www.kitabnagri.com

شٹ اپ اینڈ

جسٹ شٹ اپ اور ماؤتھ.... تمہارے جیسی لڑکی سے میں یہی توقع کر سکتا ہوں... اسکی بہن تک پہنچ گئی تم... اس میں اور تم زمین آسمان کا فرق ہے... تم نے خود فہم سے رشتہ بنایا تھا خود اسے اجازت دی اپنے ساتھ غلط کرنے کی... تم اسے منع کر دیتی تو کیا ہو جاتا... اسکی ہوس پوری نہ ہوتی اور تمہاری عزت بچ جاتی... تمہارے ساتھ جو

ہوا تمہاری اپنی مرضی سے ہوا اب کس حق سے تم اس سے بدلہ لینے کی بات کر رہی ہو... زوار کا لہجہ آؤٹ آف کنٹرول تھا

مم.. مجھے اس نے کہا تھا وہ شادی کرے گا... کنزہ نے کمزور سی دلیل دی

ہنہ... شادی کرے گا... اسے شادی کے بغیر ہی سب کچھ مل گیا تو وہ کیوں اب تم سے شادی کرے گا... تم جیسی لڑکیاں ہی ہوتی ہیں جو اپنے گھر والوں کو بھی ذلیل کروا کے رکھ دیتی ہیں... لڑکے کا کیا جاتا ہے اس سب ... کے بعد؟ مگر کنزہ ہاشمی ایک عزت دار گھرانے کی لڑکی کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہتی

میں مزید تم سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا... بہتر یہی ہے عزت سے گھر بیٹھو... تم اسکا کچھ نہیں بگاڑ سکتی... زوار نے اسے سمجھانا چاہا

... کنزہ اسکی اتنی سچی باتیں سننے کے بعد خود کو پستی میں گرا ہوا محسوس کر رہی تھی

... وہ وہاں سے اٹھ کر باہر نکل آئی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

... سچ کہہ رہا تھا زوار شاہ

قصور میرا ہی ہے... میں نے اسے منع کیوں نہ کیا

!.. کیوں اسکا اعتبار کیا

... اسکا کیا گیا.. کچھ بھی نہیں اور میں... میرا بچا کیا ہے

... کس منہ سے میں دادی کو بتاؤنگی کہ انکی ساری عمر کی جمع پونجی لٹا دی ہے میں نے

وہ تو مر جائیں گی

... اور کنزہ ہاشمی تم کیسے اپنی دوستوں کا سامنا کرو گی

... کیسے انکی بتاؤ گی کہ جس پہ تمہیں پوری دنیا سے زیادہ اعتبار تھا وہی بے اعتبار کر گیا

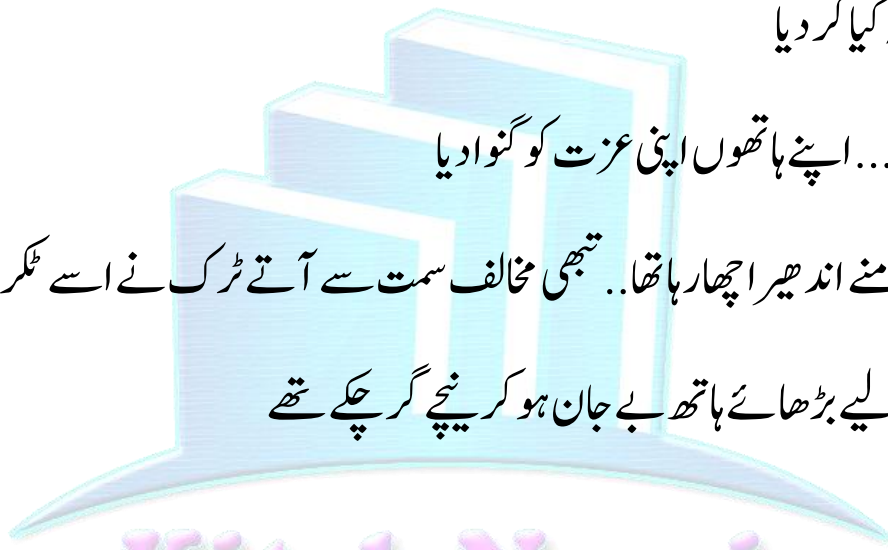
وہ روڈ پر آچکی تھی... بنادھر اُدھر دیکھے وہ چلتی جا رہی تھی

... کنزہ ہاشمی تم نے یہ کیا کر دیا

... یہ کیا کر دیا تم نے... اپنے ہاتھوں اپنی عزت کو گنوا دیا

اسکی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا رہا تھا.. تبھی مخالف سمت سے آتے ٹرک نے اسے ٹکرماری تھی

... کسی سہارے کے لیے بڑھائے ہاتھ بے جان ہو کر نیچے گر چکے تھے



اچھا نا فرایا کہہ تو رہی ہوں سوری... اب موڈ ٹھیک کر لو... میرم پچھلے دس منٹ سے اسے منانے کی کوشش

کر رہی تھی لیکن اسکے چہرے پر نولفٹ کا سائن تھا

میرم آدھا گھنٹہ تمہیں ڈھونڈھتی رہی ہوں میں... اور تم مہارانیوں کی طرح یونی کے ہی کسی بیٹے پہ بیٹھی رہی.. واہ

یار.... مجھے اتنے اہمپورٹینٹ پوائنٹس ڈسکس کرنے تھے تم سے... لیکن نہیں... محترمہ کو ضرورت ہی محسوس

نہیں ہوئی مجھ سے ملنے کی... فراشکوہ کر رہی تھی یعنی تھوڑی تھوڑی ناراضگی ختم ہو چکی تھی

یار پیپر سے پہلے انسان کو اچھی اچھی چیزیں دیکھنی چاہیے تاکہ پیپر بھی اچھا ہو... بس اسی لیے میں نے تمہاری شکل نہیں دیکھی تھی.... میرم نے شرارتی انداز میں فرا کو چھیڑا

تم... میرو کی بچی.... فرانے ہاتھ میں پکڑی فائل اسکے کندھے پہ ماری

میرم ہنسنے لگی

... شکر ہے تمہاری ناراضگی تو ختم ہوئی

کس نے کہا میری ناراضگی ختم ہو گئی ہے... پہلے میکڈونلڈ سے میری پیٹ پوجا کرواؤ پھر سوچوں گی.... میرم کی بات پر فرانے دوبارہ منہ پھیلاتے ہوئے کہا

آج تو نہیں یار.. اماں سے پوچھا ہی نہیں اور ویسے بھی مجھے جلدی گھر جانا ہے... میرم نے ایکسکیوز کیا

نا آج ہی.. ورنہ میں تم سے کبھی بات نہیں کرونگی.. فرا کی دھمکی پر میرم نے بے چارگی سے اسکی طرف دیکھا.... تبھی اسکے موبائل پہ کال آنے لگی

www.kitabnagri.com

زوار شاہ کا نام دیکھ کر میرم نے کال پک کی

ہو گیا ہے پیپر... فری ہو تو لینے آ جاؤں... زوار تیزی سے بولا.. غالباً وہ بڑی تھا

ہاں فری ہوں... لیکن مجھے فرینڈ کے ساتھ میکڈونلڈز جانا ہے.. تم بیس منٹ تک آ جانا... وہ بات کرتے کرتے فرا سے کچھ دور ہوئی

میرم تمہارے دماغ کے سکریو ڈھیلے ہیں... تمہیں جب کہا ہے کہ کچھ دن سکون سے بیٹھو تو پھر کیوں تنگ کر رہی ہو... اور دوسری بات ڈیڑھ گھنٹے تک مجھے لائیو جانا ہے... ٹائم نہیں ہے میرے پاس... گیٹ کے پاس آؤ میں دس منٹ میں آ رہا ہوں... میرم کی بات سن کے اسکا دماغ گھوما تھا

بات سنو زوار شاہ.. تم اور تمہارا لائیو آنا جائے بھاڑ میں... مجھے کب کیا کرنا ہے تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں ہے... میں وہی کرونگی جو میرا دل چاہے گا... تمہیں سر در دلینے کی ضرورت نہیں ہے... سمجھے... بائے

میرم نے اپنی بات ختم کی... اور کال بند کر دی

پھر گھر کال ملا کے ماریہ چچی سے بات کی اور انہیں میکڈونلڈز جانے کا بتایا... جانتی تھی ماما کو بتایا تو وہ اعتراض کریں گی... اب چچی انہیں بتا کے خود ہی ہینڈل کر دیں گی

... انہیں انفارم کر کے اسنے زوار کی آتی کال کو ریجیکٹ کیا اور فون آف کر دیا

فرا وہیں کھڑی تھی.... وہ مڑ کے اس تک آئی

چلو چلتے ہیں تم بھی کیا یاد کرو گی کس سخی سے پالا پڑا ہے... میرم نے فرضی کالر جھاڑے

میریو آر گریٹ... میری پکی سہیلی... لویو.... فرا کی بات پر میرم کھکھلا اٹھی

... چلو دیر ہو رہی ہے.. پہلے ہی کافی ٹائم ہو گیا ہے

دونوں میکڈونلڈز چلی گئیں

وہاں سے کھاتے پیتے انہیں آدھا گھنٹہ ہو گیا تھا... جب میرم کی نظر کلاک پہ پڑی

افن اتنا ٹائم ہو گیا ہے... فرابد تمیز اب اٹھو... ڈرائیور انتظار کر رہا ہوگا

...

میرم کا خیال تھا زوار نے ڈرائیور کو اسے پک کرنے کا کہہ دیا ہوگا

.. اور دوسری طرف پچھلے بیس منٹ سے زوار اسی ریسٹورینٹ کی ٹیبل پہ بیٹھا اسکے فری ہونے کا انتظار کر رہا تھا

وہ کال بند ہونے کے دس منٹ بعد یونی کے سامنے آگیا تھا لیکن پانچ منٹ تک ادھر ادھر دیکھنے کے باوجود اسے
میرم نظر نہیں آئی تھی

... کچھ سوچ کر موبائیل نکال کے اس نے میرم پاؤچ میں موجود ڈریسر سے اسے لوکیٹ کیا
.. وہ میکونڈڑ میں ہی تھی

... زوار سانس بھر کر رہ گیا... یہ لڑکی کبھی بھی نہیں سدھرے گی
زوار گاڑی لیکر میکونڈڑ آیا... اندر آکر اسے ادھر ادھر دیکھا تو میرم اسے اپنی فرینڈ کے ساتھ ایک کونے والی
.. ٹیبل پہ بیٹھی نظر آئی

.. اسکے چہرے پہ اتنی خوشی تھی کہ زوار کا دل نہ کیا اسے اٹھنے کا بولے

نسبتاً ایک الگ ٹیبل پر بیٹھ کر وہ اسکے فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگا.... اسے دیر ہو رہی تھی

... محترمہ کو پورے آدھے گھنٹے بعد ٹائم کا احساس ہوا تھا

... وہ دونوں اٹھ کر باہر کو نکلی تھیں... زوار بھی شکر کا کلمہ پڑھتے ہوئے اٹھا تھا

.. میرم دروازے سے باہر نکل چکی تھی

... زوار اسکے پیچھے ہی تھا جب اسکی نظر سامنے کھڑی گاڑی میں موجود آدمی پر پڑی... اسکے ہاتھ میں پسٹل تھا

زوار دوڑتے ہوئے میرم تک پہنچا تبھی آدمی نے ٹریگر دبایا تھا

زوار کی نظر اسی پر تھی

.. اس نے تیزی سے میرم کا بازو کھینچ کر پیچھے کو کیا

گولی میرم کے عقب میں کھڑی گاڑی کے شیشے کو لگی تھی.. وہ آدمی بھی زوار کو دیکھ چکا تھا

.. زوار نے جیب سے پسٹل نکال کر نشانہ باندھا تھا... لیکن وہ تب تک گاڑی اڑا چکا تھا

.. وہ چند قدم آگے گیا... گاڑی کو دیکھنے کی کوشش کی لیکن وہ نظروں سے اوجھل ہو چکی تھی

.. وہ پلٹ کر میرم کے پاس آیا

وہ فرا کا سہارا لیکر بمشکل کھڑی تھی... خوف سے اسکا چہرہ زرد پڑا تھا... فرا کی حالت بھی اس سے مختلف نہیں

تھی

تم ٹھیک ہونا... زوار نے اسکی زرد پڑتی رنگت کو دیکھ کو پوچھا

ہاں... میرم نے یک حرفی جواب دیا

چلو گھر چلتے ہیں... مس آئیں آپکو بھی ڈراپ کر دوں... زوار اس طرح نارمل بیہو کر رہا تھا جیسے کچھ دیر پہلے کچھ

... نہ ہوا ہو

نہیں... میرے پاس گاڑی ہے... ڈرائیور انتظار کر رہا ہو گا... آپ میرم کا خیال رکھیے گا... میں چلتی ہوں... فرا

میرم سے مل کر چلی گئی

چلیں... میرم ابھی تک اس حادثے کو قبول نہیں کر سکی تھی

زوار اسکا ہاتھ پکڑ کر گاڑی تک لایا.. فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول کر اسے اندر بٹھایا

اور خود ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھ کر ڈیش بورڈ پہ رکھی پانی کی بوتل اسکی طرف بڑھائی

.. میرم نے خاموشی سے پکڑ لی اور پانی پیا

www.kitabnagri.com

اب اتنا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے... بچ گئی ہو یا ر... اتنی جلدی کہاں تم مجھے بریانی کھلانے والی ہو

... زوار نے اسکو ہلکا پھلکا کرنے کے لیے تنگ کیا

زوار وہ گولی اگر مجھے لگ جاتی تو... میرم نے وہ سوال کیا جس نے زوار کے دل کو بے کل کیا ہوا تھا

لگی تو نہیں نا... روز فلموں میں ایسے سین دیکھتی ہو... آج حقیقت میں بھی دیکھ لیا... کیا ہو گیا؟... زوار اپنے دل کی پریشانی نظر انداز کر کے اسے ریلیکس کرنے کی کوشش کر رہا تھا

چیز ہے... ہم لوگ اپنی زندگی کی ہر پلاننگ کرتے... کل یہ کرنا ہے uncertain موت سب سے زیادہ پرسوں یہ کرنا... اس سال کیا کرنا ہے اگلے سال کیا کرنا ہے... لیکن ہم نے کبھی بھی موت کی پلاننگ نہیں کی؟... اگر ہمیں موت آگئی تو کیا ہمارے پاس کچھ جسے رب کو حضور پیش کر کے پیش کر کے سرخرو ہو جائیں

ہاں واقعی.. فلموں میں دیکھنا بالکل آسان لگتا ہے.. لیکن حقیقت میں... میرم نے جھر جھری کی ویسے زوار اگر آج تم نہ ہوتے تو میرا اوپر کا ٹکٹ پکا تھا.. وہ سنبھل چکی تھی... زوار کا نارمل انداز دیکھ کر اسکے دل کو بھی حوصلہ ہو رہا تھا کہ کوئی بات نہیں جو ہونا تھا وہ ہو گیا ہے... اسکی بات سن کر زوار کو لگا اسکا دل کسی نے ہاتھ میں لیکر مسلا ہو

فضول باتیں نہ کیا کرو... اور اسی لیے تمہیں کہتے تھا چند دن سکون سے بیٹھ جاؤ... لیکن وہ میرم تو نہیں ہو گی جو کسی کی بات مان جائے... زوار نے بات پلٹی تھی

ہاں تو میری فرینڈ ناراض تھی اسے مناتی بھی نا.. اور مجھے تو ابھی تک یہ بات سمجھ میں نہیں آرہی جتنی تم سے خار..؟ کھاتے ہو اس کو دیکھتے ہوئے تو تمہیں خود مجھے گولی کے سامنے کرنا چاہیے تھا لیکن تم نے مجھے بچا لیا.. کیوں . میرم کی بات پر زوار کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی

تائی جان بالکل ٹھیک کہتی ہیں انکی بیٹی میں ذرا بھی عقل نہیں ہے... زوار کی بات پر میرم نے اسے گھورا کچھ کہنے ہی لگی تھی کہ زوار گاڑی روکتے ہوئے پھر بول پڑا

... گھر آچکا ہے مادام... اب آپ گھر جا کر آرام کریں بندہ ناچیز کو ابھی اور بھی کام ہیں
میرا اسکے مزاحیہ انداز پہ مسکراتے ہوئے اللہ حافظ کہہ کر گاڑی سے نکلی.. زوار بھی گاڑی سے نکل کر اس کے
پاس آیا

اسے گیٹ سے اندر کر کے وہ دوبارہ گاڑی میں آیا... بیٹھتے ہی سٹئیرنگ پہ زور سے مکا مارا... اسکا چہرہ جو کچھ دیر
پہلے نارمل تھا اب سرخ ہو رہا تھا

... اس نے موبائیل پکڑ کے کسی کو کال ملائی

چٹھہ صاحب ساری صورتحال آپ جان چکے ہونگے... مجھے ایک گھنٹے کے اندر اندر اس بندے کا سارا بائیو ڈیٹا
ٹیبیل پہ چاہیے... ایک گھنٹے سے ایک منٹ بھی اوپر نہیں... اپنی بات کہہ کے وہ کال بند کر چکا تھا

... گاڑی سٹارٹ کر کے وہ دوبارہ کچھ دیر پہلے ہونے والے واقعے کو سوچنے لگا تھا

اسے اندازہ تھا اسکا دشمن کتنا گھٹیا ہے... لیکن یہ بات جانتے ہوئے بھی وہ اس واقعے کو ایکسیپٹ نہیں کر پا رہا تھا

www.kitabnagri.com

!.. اگر اس وقت وہ وہاں نہ ہوتا تو

... میرم کو کچھ ہو جاتا تو وہ کبھی خود کو معاف نہیں کر پاتا

اسے میرم کا زرد چہرہ یاد آیا... وہ کتنا ڈر گئی تھی

... وہ اسکی بیوی تھی... اسکی شریک حیات

لڑائی جھگڑا اپنی جگہ... وہ اسکو عزیز تھی

... لیکن اتنی عزیز ہوگی اس بات کا اندازہ زوار کو بھی نہیں تھا

... اس آدمی کے ہاتھ میں پستل دیکھ کر زوار کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی تھی

وہ بیوقوف سی لڑکی اسکی زندگی میں اتنی اہمیت حاصل کر چکی ہے یہ بات زوار کو آج معلوم ہوئی تھی

.. وہ دوبارہ آفس آیا تو سب کے چہرے پریشان تھے یعنی سب کو اس واقعے کے بارے میں پتہ چل چکا تھا۔

وہ فاروق کمال کے آفس میں آیا

اسلام علیکم.. سنجیدہ لہجے کے ساتھ اس نے فاروق کمال کو متوجہ کیا جو کچھ اور لوگوں کے ساتھ بڑی تھے

وعلیکم سلام... آپ پلیز کچھ دیر بعد آئیے گا... فاروق کمال نے سامنے بیٹھے لوگوں سے معذرت کی

.. وہ لوگ اٹھ کے چلے گئے تو زوار کرسی پہ بیٹھ گیا

آپ نے خود دیکھا ہے نا کوئی ہیڈ لائن تو نہیں بنی... اسکے چہرے پہ پریشانی تھی

ڈونٹ وری زوار تمہارے میسج کرنے کے بعد میں نے اس بات کو شیور کیا ہے کہ کوئی بھی چینل اس واقعے کو نہ

بتائے... تم خود چیک کر سکتے ہو... فاروق کمال نے کہتے ہوئے اپنا لپ ٹاپ اسکے سامنے کیا

کچھ دیر اسکی انگلیاں لپ ٹاپ پر حرکت کرتی رہیں... پھر اس نے لپ ٹاپ دوبارہ انکی طرف کر دیا

تھینک یو فاروق صاحب میں ہمیشہ آپکا احسان یاد رکھوں گا... زوار شاہ کے لہجے میں اتنی دیر میں پہلی بار سکون تھا

وہ جانتا تھا میڈیا اس خبر کو نمک مرچ لگا کر پیش کرے گا

سب کاشک شوکت رحمانی کی طرف ہی جانا تھا... اس سب سے شوکت رحمانی کو نقصان آسانی سے پہنچ سکتا تھا
لیکن وہ کبھی بھی میرم کو یوں زبان زد عام نہیں کرنا چاہتا تھا
صرف فاروق صاحب تھے جو

اس خبر کو آن ایئر آنے سے روک سکتے تھے... اس نے انہیں میسج کر کے ریکویسٹ کی تھی کہ یہ بات دب جائے
زوار شاہ فاروق صاحب کے آفس سے اٹھ کر اپنے سٹوڈیو چلا گیا... مہمان آچکے تھے اور اگلے پانچ منٹ میں
اسے لائیو جانا تھا

میرم کیا بات ہے بیٹا... کیا پیپر اچھا نہیں ہوا?... وہ جب سے آئی تھی تب سے ہی روم میں بند تھی رات کا کھانا
بھی نہیں کھایا



تبھی ماما اسکے پاس چلی آئیں
نہیں ماما بس تھکاوٹ ہو گئی ہے... سر درد کر رہا تھا... میرم نے انکی گود میں سر رکھتے ہوئے آنکھیں بند کیں
www.kitabnagri.com

تو بیٹا کوئی میڈیسن لے لینی تھی... بتایا بھی نہیں تم نے... ہمیں یہ تھام تھک گئی ہوگی اس لیے سو گئی ہو
گی... تمہارے بابا بھی پوچھ رہا تھے... رضوانہ بیگم کی بات پر اس نے آنکھیں کھولیں

بابا آگئے ہیں... میں ان سے مل کے آتی ہوں... وہ ماں کو کچھ کہنے کا موقع دیے بنا کمرے سے نکل گئی

دروازہ ناک کر کے جب وہ کمرے میں آئی تو تینوں بھائی پریشان چہرہ لیے بیٹھے تھے

اسلام علیکم... اس نے حیرت سے سب کو سلام کیا

کیا ہوا آپ سب پریشان کیوں ہیں... میرم نے فکر مندی سے پوچھا

کچھ نہیں بیٹا.. عمر چچا نے نرمی

.. سے کہا

نہیں.. کوئی بات ہے... آپ بتائیوں نہیں رہے... اسکے دوبارہ پوچھنے پر عمر شاہ نے رضا شاہ کی طرف دیکھا

... انکے اثبات میں سر ہلانے پر عمر شاہ اٹھ کر میرم کے پاس آئے

... میرو بیٹا... ہم زوار کی وجہ سے پریشان ہیں

زوار کی وجہ سے.. کیا ہوا اسے وہ ٹھیک ہے نا... میرم کے ذہن میں شام والا واقعہ آیا

ہاں وہ ٹھیک ہے لیکن بیٹا اسے کسی نے ورغلا یا ہے... وہ ہمارے بزنس پارٹنر کے بارے میں آجکل بہت بری

باتیں پھیلا رہا ہے جو بالکل بھی سچی نہیں ہیں... اسی کی وجہ سے ہمارا پارٹنر آج گرفتار ہوا ہے... ہم سب بہت

پریشان ہیں اگر اس نے اپنا سارا پیسہ بزنس سے نکال لیا تو ہم دیوالیہ ہو جائیں گے... ہمارے پاس کچھ بھی نہیں

بچے گا... زوار سے بات کی ہے لیکن وہ ہماری بات نہیں سمجھ رہا... عمر شاہ بے بسی سے بولے

اومائی گاڈ... زوار یہ سب کیسے کر سکتا ہے... اب... اب کیا ہو گا چچا جان... میرم کو بے چینی ہوئی

بیٹا اب بس تم ہمارے لیے کچھ کر سکتی ہو... میرم کے چپ ہونے پر رضا شاہ کی آواز آئی

... میں لیکن کیسے... میرا مطلب میں کیا کر سکتی ہوں

بیٹا تم اسکی بیوی ہو... تم اسے سمجھا سکتی ہو... مان سے یاد ھمکی سے... شاید وہ تمہاری بات مان جائے... میں تو ویسے بھی کینیڈا شفٹ ہو رہا ہوں.... میری تو خیر ہے کیونکہ میں نے سب سیٹ کر لیا ہے... لیکن بھائی صاحب کیا کریں گے... دانیال چچا کی بات سن کر وہ حیرانگی سے انہیں دیکھنے لگی

... لیکن چچا آپ کیوں کینیڈا شفٹ ہو رہے ہیں

میں اشعر کو اچھی سے اچھی تعلیم دلوانا چاہتا ہوں بس اسی لیے.. ہم پرسوں جارہے ہیں.. مجھے امید ہے تم اپنے باپ اور چچا کی مدد کرو گی

دانیال صاحب کے کہنے پر اس نے نظر اٹھا کے بابا اور عمر چچا کی طرف دیکھا...

وہ اسکی طرف پر امید نگاہوں سے دیکھ رہے تھے

میرم نے بے ساختہ سر اثبات میں ہلایا

... میں کوشش کرونگی چچا جان

جیتی رہو بیٹی.. ہمیں تم سے یہی امید تھی... عمر چچا نے اسکے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوا کہا وہ مسکرا کر رہ گئی

سر میڈم کنزہ کو ہوش آ گیا ہے... ہسپتال کے کوریڈور میں کھڑے آدمی نے اپنے باس کو اطلاع دی

.. ٹھیک ہے تم اسکا خیال رکھنا... اور اپنے بندوں سے کہہ کر اسکے گھر کا پتہ لگوا کے وہاں بھی معاملات سیٹ کرو

جی سر.. ٹھیک ہے.. اس آدمی نے فون پہ ہی تابعداری سے سر ہلایا جیسے اسکا باس اس کے سامنے کھڑا اسے دیکھ رہا ہو

اور سنو.. لڑکی کی حفاظت خود کرنا.. مجھے کسی اور

پہ

.... بھروسہ نہیں ہے... بعد میں بات کرتا ہوں ابھی مصروف ہوں

... جی سر.. اللہ حافظ

... اللہ حافظ

باس سے بات کرنے کے بعد وہ دوبارہ کمرے کی طرف چلا گیا... جہاں ڈاکٹر کنزہ ہاشمی کو دوبارہ بے ہوش کرنے کے لیے انجیکشن لگا رہا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ رات کو لیٹ گھر آیا تھا... اپنے کمرے کی طرف اٹھتے قدم کچھ سوچ کر تھمے تھے... ایک نظر اوپر والے .. پورشن کی طرف دیکھا سامنے ہی میرم کا روم تھا

اسنے اپنا رخ بدلہ اور سیڑھیوں کی جانب بڑھا

... کمرے کے سامنے پہنچ کر دروازہ ناک کیا

... یس

زوار دروازہ کھول کر اندر گیا تو وہ راکنگ چیئر پہ بیٹھی جھول رہی تھی

تم.. اس وقت.. خیریت... میرم فوراً چیئر سے اٹھی

جی میں... اس وقت... اور خیریت ہی ہے... زوار بڑے سکون سے کہتا اسکی سٹڈی ٹیبل کی طرف مڑا

بکس کو کھولتے ہوئے وہ بالکل اسے نظر انداز کر گیا تھا

میرم کچھ دیر چپ رہی مگر پھر برداشت نہ ہوا تو بول اٹھی

.. تم آدھی رات کو میرے کمرے میں یہ کتابیں پڑھنے آئے ہو

میرم کی بات پر زوار نے محظوظ ہو کر اسے دیکھا

... مسز میرم زوار شاہ آپکے خیال میں آدھی رات کو میں آپکے کمرے میں اور کس لیے آسکتا ہوں

زوار کے انداز پر میرم کا گال سرخ ہو گئے

.. تم تو نہایت ہی گھٹیا آدمی ہو.. میں یہ پوچھنا چاہ رہی تھی کہ کس لیے آئے ہو

آپکی یاد آرہی تھی سوچا اپنی بیڑہالف کو دیکھ ہی لوں... اور گھٹیا تو کوئی بات نہیں کی میں تو سیدھی اور عام سی بات

کر رہا تھا اب اگر تم اسکو غلط معنی میں لے رہی ہو تو میرا کیا قصور... زوار معصومیت سے بولا اسکی آنکھوں سے

چھلکتی شرارت میرم کے غصے کو ہوا دے رہی تھی

سب کو پریشان کر کے خود کتنا خوش ہو رہا ہے.. اس نے تلخی سے سوچا

کیا بات ہے... زیادہ پیار الگ رہا ہوں کیوں... میرم کے مسلسل دیکھنے پر زوار نے پھر اسے تنگ کیا

... ہاں اتنے پیارے لگ رہے ہو کہ دل چاہ رہا تھا ہمارا آملیٹ بنا کے کھالوں

میرم کے انداز اور بات پر اسکا قہقہہ کمرے میں گونجا

... یعنی میری بیڑ ہالف کو بھوک لگی ہے... مجھے اندازہ تھا پہلے ہی.. تم نے کچھ نہیں کھایا ہو گا

زوار کے اس قدر درست اندازے پر میرم سٹیٹا گئی

واقعی اس نے فرا کے ساتھ ہی تھوڑا بیت کھایا تھا.. فاسٹ فوڈ اسے کچھ خاص پسند نہیں تھی وہ بس فرا کا ساتھ دینے کے لیے منہ ہلا رہی تھی

پھر ماما کے کہنے پر بھی اس نے کچھ نہیں کھایا پہلے اپنے ساتھ ہونے والا واقعہ ہی نہیں بھولا تھا کہ چچا کی بات پر اسے نئی ٹینشن نے آگھیرا تھا

کیا سوچ رہی ہو چلو آؤ کیچن میں چل کھاتے ہیں... میں نے تو صبح ناشتہ بھی نہیں کیا تھا پھر ارادن اتنا مصروف رہا کہ کھانے کا خیال ہی نہیں رہا... زوار کی آفر پر اس نے کچھ دیر سوچا "کھانے کے دوران ہی بابا اور چچا کی بات کرونگی شاید مان ہی جائے"

ہاں چلو... اسکے ساتھ سیڑھیاں اترتے ہوئے وہ الفاظ جوڑ رہی تھی.. کیسے بات کرے کہ زوار کو غصہ بھی نہ آئے اور بات بھی مان لے

.. کیچن میں آکر کھانے گرم کر کے ٹیبل پر رکھنے تک بھی اسے مناسب الفاظ نہیں مل رہے تھے

وہ اپنے کام کے معاملے میں بہت پوزیسو تھا... میرم کو کچھ دن پہلے ہونے والی اسکی باتیں یاد آئیں
تب بات اور تھی لیکن اب معاملہ اسکے اپنوں کا تھا.. وہ ضرور بات کرے گی... چیئر پر بیٹھ کر اس نے تمام
سوچوں کو ایک سائیدہ رکھ کے سر جھٹکا

میرم اتنا سوچنے کی ضرورت نہیں جو بات کرنی ہے سیدھی طرح کر لو... زوار جو کب سے اسکی خاموشی اور
چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ رہا تھا اب نرمی سے اسے اجازت دی

وہ اینکر پرسن تھا... جو اپنے مہمان کے چہرے کے تاثرات سے انکے ذہن میں چلنے والی بات کا اندازہ کر لیتا تھا
... یہاں تو پھر میرم تھی... کیسے محسوس نہ ہوتا کہ وہ کچھ کہنا چاہتی ہے
... چاولوں کی ڈش کی طرف میرم کا بڑھتا ہاتھ تھا

... ہاں نہیں... میرا مطلب ہاں کرنی ہے مجھے تم سے بات

جی تو جناب کریں بات کس نے منع کیا ہے... لیکن ساتھ ساتھ کھانا بھی کھاؤ.. زوار نے اسکے چہرے کی طرف
دیکھ کر کہا

. میرم کھانا ڈالنے لگی

زوار ابھی بھی اسکو دیکھ رہا تھا... ڈادک گرین دوپٹے کے ہالے میں اسکا گندمی چہرہ بہت دلکش لگ رہا تھا
... ڈارک براؤن آنکھیں چھوٹی سی ناک اور گلابی ہونٹ... اور نچلے ہونٹ کے نزدیک تل.. وہ کوئی بہت ہی
خوبصورت لڑکی نہیں تھی لیکن ہاں وہ زوار کے دل کی دھڑکن تھی

کیونکہ وہ لڑکی اپنے آپ کو سنبھالنا جانتی تھی.. وہ آج تک گھر سے باہر بنا چادر کے نہیں گئی تھی... گھر کے اندر بھی دوپٹہ سر پہ رہتا تھا

... وہ کوئی بہت ہی گھریلو لڑکی بھی نہیں تھی لیکن جب اسکی ضرورت ہوتی تھی وہ موجود ہوتی اسکے چہرے میں عجیب سی کشش تھی جو مقابل کو اپنی طرف کھینچتی تھی

... اور ہر دفعہ اٹریکشن خوبصورتی کی تو نہیں ہوتی محبت کی دنیا میں خوب سیرتی اپنا الگ مقام رکھتی ہے

زوار تم میری بات سن رہے ہو... وہ جو اسے دیکھتا دیکھتا جانے کیا کیا سوچ رہا تھا

اسکے متوجہ کرنے پر ایک دم آنکھیں جھپکا کر دیکھا

ہاں کیا کہہ رہی تھی تم... دوبارہ اپنی پلیٹ کی طرف دیکھتے ہوئے وہ کھانا کھانے لگا

یعنی میں اتنی دیر سے بیوقوفوں کی طرح بولے جا رہی ہوں اور تمہیں ایک لفظ بھی سمجھ نہیں آیا۔ پتہ نہیں کیا کیا سوچتے رہتے ہو... حد ہی ہو گی... میرم اپنے اتنے الفاظ ضائع ہوتے دیکھ کر بڑھک اٹھی تھی

کچھ نہیں سوچ رہا تھا اور اب تم بتاؤ بھی... یا میں چلا جاؤں.. وہ جانتا تھا بات کوئی خاص ہے اور میرم اسے بات کیے بنا جانے نہیں دے گی

میں تم سے کہہ رہی تھی تم نے بابا اور چچا کے بزنس پارٹنر کو گرفتار کیوں کروایا ہے... وہ تو اتنا اچھا انسان ہے... بابا بھلا کسی برے انسان کے ساتھ کیوں پارٹنر شپ کریں گے.. تمہیں اندازہ ہے تمہاری حرکتوں کی وجہ سے سب کتنے پریشان ہیں... اگر بابا کے پارٹنر اپنا پیسہ نکال لیں تو ہم دیوالیہ ہو جائیں گے... تم انکا پیچھا چھوڑ دو

میرم بنا سانس لیے اپنی بات کر رہی تھی...

زوار نے کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا

میرم تم ان چکروں میں نہ پڑو... تمہیں نہیں پتہ گھر سے باہر کیا ہو رہا ہے... زوار نے اسے اس معاملے سے دور رکھنا چاہا

کیوں دور رہوں.. تمہاری وجہ سے دانیال چچا نے اپنا حصہ لے لیا اور کینیڈا شفٹ ہونے لگے ہیں.. پیچھے رہ گئے بابا اور چچا تو وہ اتنے پریشان ہیں... لیکن تمہیں کیا.. تمہارے تو پروگرام کی ریٹنگ ٹاپ پہ جا رہی ہو گی نا... تمہیں کیوں پرواہ ہونے لگی

اپنی بے قصور فیملی کی... میرم نے طنزیہ لہجہ اپنایا

سٹاپ اٹ میرم... تمہیں کچھ نہیں کہتا تو اسکا مطلب یہ نہیں کہ کچھ بھی بولتی رہو... اور جنہیں تم بے قصور کہہ رہی ہو نا وہ اتنے بھی دودھ پیتے بچے نہیں ہیں... بہتر ہو گا آئندہ تم اپنے کام سے کام رکھو

کھانا ختم کر کے اٹھنا... زوار خود پہ ضبط کرتا وہاں سے اٹھ کر چلا گیا

دل تو کر رہا تھا ساری اصلیت بتا دے ان بے قصوروں کی لیکن وہ ابھی کسی پہ بھی اعتبار نہیں کر سکتا تھا سو.. خاموش ہی رہا

اسکے جانے کے بعد میرم وہیں بیٹھی اسکی باتوں کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی

... تبھی کسی نے اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھا

بعض اوقات جو ہمیں نظر آرہا ہوتا ہے وہ ٹھیک نہیں ہوتا... اس دنیا میں کوئی بھی دودھ کا دھلا نہیں ہے... وہ .. ٹھیک کہہ رہا ہے تم ان باتوں میں نہ الجھو

وہ نائلہ پھپھو تھیں... جو پانی پینے کیچن کی طرف آئیں تھیں۔ اور ان دونوں کی آخری گفتگو سن لی تھی لیکن پھپھو.. میرم نے کچھ کہنا چاہا

بس میرو.. کہانا ان باتوں میں نہ پڑو.. کھانا مکمل کرو... پھپھو نے اسے ڈپٹا ... جی پھپھو.. وہ بے دلی سے کھانا کھانے لگی

... زوار شاہ تم اچھا نہیں کر رہے.. میرے بابا اور چچا اتنے پریشان ہیں صرف تمہاری وجہ سے میرم کے دل میں گرہ پڑ چکی تھی... وہ اپنے باپ اور چچا سے بہت پیار کرتی تھی انکو پریشان نہیں دیکھ سکتی تھی... اسی لیے اس نے زوار سے دوبارہ بات کرنے کا مصمم ارادہ بنالیا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

صبح اس نے الارم سیٹ کر دیا تھا... وہ کبھی بھی جلدی نہیں اٹھی تھی اس لیے ابھی بھی اسکی آنکھیں پوری نہیں کھل رہی تھیں

زوار جلدی گھر سے نکل جاتا تھا... ابھی آٹھ بجے تھے.. وہ فوراً واشروم میں گئی منہ پہ پانی کے چھینٹے مارے دوپٹہ اچھی طرح سے لیا اور نیچے کی طرف بھاگی

.. وہ سیڑھیوں سے اتر رہی تھی جب زوار اپنے کمرے سے نکلا

پینٹ شرٹ پہنے ایک ہاتھ سے موبائیل کان سے لگائے اور دوسرے ہاتھ سے کچھ پیچرز پکڑے وہ اسے عجلت میں لگا ...

... اس سے پہلے کہ وہ آگے بڑھ جاتا میرم نے اسے آواز دی

... زوار... سنو

وہ ایک دم پلٹا تھا... چہرے پہ کچھ دیروالی بشاشی کی جگہ سنجیدگی نے لے لی تھی
ایک نظر اسے دیکھ کر اسنے کال پہ دوسری طرف موجود شخص سے ایکسیوز کیا
اور کال بند کر دی

... بولو

یہاں... میرم نے ارد گرد نظر دوڑائی... یہاں کوئی بھی اسکی متوقع بے عزتی سن سکتا تھا
ہاں یہاں ہی.... کیونکہ میرے

www.kitabnagri.com

پاس ٹائم نہیں ہے... زوار نے گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا

چلو ہم لان میں کھڑے ہو کر بات کر لیتے ہیں.... میرم ہر گز بھی کسی کو کچھ بھی سنوانے کا رسک نہیں لے سکتی
تھی

سو فورالان کی طرف بڑھی

... مجبوراً زوار بھی اسکے پیچھے چل دیا... لان میں موجود چئیر پر بیٹھ کر اس نے زوار کو بھی بیٹھنے کا کہا

زوار چار ونا چار ٹیبل پر اپنے کاغذات رکھتا بیٹھ گیا

اب صرف پانچ منٹ میں اپنی بات مکمل کرو... زوار نے اسے ٹائم لمٹ بتائی

اس نے زوار کی طرف دیکھا اور بہت ہمت کے ساتھ اپنا مدعا بیان کیا

زوار میں یہ کہنے آئی تھی کہ تم بابا کے پارٹنر پر اب مزید کوئی پروگرام نہیں کرو گے اور نہ ہی اس کے خلاف کچھ کرو گے اور نہ ہی مجھ پہ غصہ کرو گے... میرم کی آخری بات پر وہ زیر لب مسکرایا
... لیکن بولا کچھ نہیں

اب بولو بھی کچھ.. میرم اسکی خاموشی پر بے چینی سے بولی

کیا بولوں... خود ہی تو کہا ہے کہ تم پر غصہ نہیں کرنا... زوار کی گرے آنکھوں میں ہلکی سی شرارت ہلکولے کھا رہی تھی

www.kitabnagri.com

میرم نے زوار کو گھورا

یعنی تمہاری نظر میں میری کوئی ویلیو نہیں.. میرم نے آخری حربہ استعمال کیا

تم میری بیوی ہو میرو... اور میں کون ہوتا ہوں تمہیں ویلیو نہ دینے والا جب اللہ نے ہی تمہیں اس رشتے سے منسلک کر کے اتنا ویلیو اہل بنا دیا ہے... لیکن تم اپنی ویلیو کو غلط جگہ اور وقت پہ کیش کروانا چاہ رہی ہو... سوائی
ایم ایکسٹریملی سوری... خیال رکھنا اپنا.. اللہ حافظ

زوار وہاں سے اٹھا اور اپنی گاڑی میں بیٹھ کر چلا گیا

جبکہ میرم ابھی بھی اسکے الفاظ کے زیر اثر تھی... اس نے پہلی دفعہ اسے میرم کہا تھا... اسکا دل انجانی لے پر دھڑک رہا تھا

تبھی اسلی نظر ان پیپر ز پر پڑی جو زوار جلدی میں ٹیبل پر ہی بھول گیا تھا

اوہ.. اس نے پیپر ز پکڑے ہی تھے جب گیٹ پر نیل ہوئی... چوکیدار چچا گیٹ کھولنے لگے لیکن اس نے منع کر دیا

یقیناً زوار اپنے پیپر ز واپس لینے آیا ہو گا

... اس نے بھاگ کر خود دروازہ کھول دیا

سامنے کھڑے انجان شخص کو دیکھ کر میرم کو اپنی غلطی کا احساس ہوا

وہ دروازہ بند کرنے لگی تھی جب اس انجان شخص نے دروازہ پورا کھول دیا اور اپنا بیگ لیکر اندر داخل ہو گیا

... مسٹر کون ہیں آپ اور اندر کیوں آگئے ہیں.... میرم اسکے اندر آنے پہ چلائی تھی

چوکیدار چچا جو مالی بابا کے پاس کھڑے تھے فوراً گیٹ کی طرف آئے

.. میرم تم یہاں کیوں کھڑی ہو... زوار بھی پیپر ز لینے آچکا تھا لیکن میرم کو دروازے پہ کھڑا دیکھ کر حیران ہوا

اوہ تو آپ ہیں میرم رضا شاہ... اس انجان شخص کے منہ سے اپنا پورا نام سن کر وہ چونکی

اسکے بولنے پہ ہی زوار کی نظر اس اجنبی پر پڑی

کون ہو تم اور اندر کیوں کھڑے ہو باہر نکل کر بات کرو... زوار نے اس انجان شخص کو برہمی سے دیکھا

میں سفیان علی شاہ ہوں

اس اجنبی کی بات پر دونوں نے حیرے سے اسے دیکھا...

جبکہ وہ مسکرا رہا تھا

میرم تم اندر جاؤ... زوار نے اسے اندر جانے کو بولا

وہ پیپرزا اسکو پکڑا کر اندر چلی گئی

جی تو سفیان علی شاہ آپ کس لیے آئے ہیں یہاں.. آئی مین کس سے ملنا ہے آپکو... زوار نے گہری نظروں سے

اسے دیکھا

زوار شاہ یہی تو تمہیں اپنے باپ سے پوچھنا ہے... کہ مجھے کس سے ملنے چاہیے... سفیان علی شاہ کے لہجے میں طنز

www.kitabnagri.com

تھا

کیا رشتہ ہے آپکا شاہ خاندان سے؟ زوار نے الجھتے ہوئے پوچھا

بیٹا ہوں میں شاہ خاندان کا و قار شاہ کا پوتا اور عمر شاہ کا بیٹا... سفیان علی شاہ نے اپنی طرف سے اس پہ بم پھوڑا تھا

اچھا آئیے.. میں آپکو آپکے باپ سے ملوا دیتا ہوں... زوار شاہ نے ٹھنڈے لہجے میں اسے چلنے کا اشارہ کیا

سفیان تھوڑا حیران ہوا... وہ زوار شاہ سے اس طرح کے رد عمل کی توقع نہیں کر رہا تھا

...

زوار اسے لیے ڈرائنگ روم میں آیا اور شر فو بابا کو عمر شاہ کو بلانے بھیجا

کچھ ہی دیر میں عمر شاہ ڈرائنگ روم میں موجود تھے

... وہ سفیان علی شاہ کو اپنے گھر میں دیکھ کر دنگ رہ گئے

سفیان کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی

تم... تم یہاں کیوں آئے ہو... وہ تیزی سے اسکی طرف بڑھے

اپنے باپ کا نام لینے اور اپنی امانت لینے... اب کی بار عمر شاہ کا چہرہ متغیر ہوا

انہوں نے بے اختیار زوار کی طرف دیکھا

جو خاموشی سے بنا کوئی تاثر دیے ساری کاروائی دیکھ رہا تھا

www.kitabnagri.com

ک... کون سی امانت... عمر شاہ کی زبان لڑکھرائی

وہی امانت جس کو مجھے سو نپنے کا وعدہ آپ کے بڑے بھائی کچھ سال پہلے میری ماں سے کر کے آئے تھے... آپ

شاید بھول گئے ہیں لیکن میں نہیں بھولا... سفیان نے انکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کی

کس امانت کی بات کر رہے ہو تم... اب کا بار زوار نے پوچھا

... اسی امانت کی جسکو ڈھال بنا کر تمہارے تایا اور باپ نے میری ماں کو اپنا جائز مقام مانگنے سے روک رکھا
سیدھی بات بتاؤ... تمہارے بارے میں کچھ معلومات تو ہیں میرے پاس لیکن تم کس امانت کی بات کر رہے ہو یہ
میں نہیں جانتا... زوار نے سپاٹ انداز میں کہا
کچھ نہیں زوار بیٹا... تم جاؤ تمہیں دیر ہو رہی ہوگی... عمر شاہ نے اسے وہاں سے بھیجنا چاہا
بابا پلینز... اسے اپنی بات کرنے دیں... زوار نے انہیں ٹوک دیا

میں میرم شاہ کی بات کر رہا ہوں... تمہارے باپ نے چھپ کے دوسری شادی کی ہوئی تھی... میری ماں نے
جب اپنا مقام لینا چاہا تو تمہارے تایا نے میری ماں کو اپنی جگہ لینے سے منع کر دیا لیکن میری ماں نے میڈیا کے
سامنے آنے کی دھمکی دی تو رضا شاہ نے وعدہ کیا کہ وہ میری ماں کو اس گھر میں بھی لیکر آئیں گے اور اپنی بیٹی کو
انکی بہو بنائیں گے لیکن ابھی حالات سازگار نہیں.. میری بھولی بھالی ماں ان دونوں بھائیوں کی باتوں میں آگئی اور
ساری عمر میرے جو ان ہونے کے انتظار میں گنوا دی... مجھے حالات کا اندازہ تھا لیکن میری ماں نے مجھے اپنی قسم
دیکر آپ لوگوں کے پاس آنے سے روکا تھا... ان کا خیال تھا پہلے پڑھ لکھ کر میں کوئی اچھی پوسٹ حاصل کر
لوں پھر وہ اپنی بہو لینے جائیں گی... لیکن ان لوگوں نے بھی پلٹ کر میری ماں کی خبر نہیں لی... اتنے ظالم ہیں یہ
لوگ... مجھے تو یہ سمجھ نہیں آتی اگر اتنا حوصلہ نہیں تھا تو دوسری شادی کیوں کی انہوں نے... وہ آخر میں چلایا
تھا

زوار شکا کڈ رہ گیا... تو اسی لیے تایا جان نے اتنی افرا تفری میں میرم کا نکاح مجھ سے کیا تھا

تمہاری ماں کہاں ہیں اب... کچھ دیر بعد وہ سنبھل کر بولا

تین ماہ پہلے انکا ایکسیڈینٹ ہوا تھا اور وہ مجھے چھوڑ کر ہمیشہ کے لیے چلی گئیں... اسکے لہجے میں کرب تھا... عمر شاہ نے حیرت سے اس خبر کو سنا

اوہ... اب تم کیا چاہتے ہو... زوار کی بات پر وہ مسکرایا

.. مجھے اپنے باپ کا نام چاہیے اور میرم شاہ بھی

میرم کا نام دوبارہ زبان پر مت لانا.. وہ کسی کی منکوحہ ہے.. زوار نے ضبط سے اپنی مٹھیاں بند کیں

باقی معاملات تم اپنے باپ اور تایا کے ساتھ طے کرو... زوار وہاں سے لمبے لمبے ڈگ بھرتا چلا گیا

فادی تم اب پھر غلط جگہ پنگالے رہے ہو... اس لڑکی کے بھائی بہت طاقتور ہیں... عثمان شاہ نے اسے سمجھانا چاہا جو آجکل ایک نئی چڑیا کو دام میں پھنسا رہا تھا

تم اتنا ڈرتے کیوں ہو عثمان... مرد ہو مرد بنا کرو یا... فہد نے اسکی بات چٹکیوں میں اڑائی تھی

فہد ڈرتا نہیں ہوں میں... بس کبھی کبھی خیال آتا ہے ہماری بھی تو بہن ہے نا... اور پھر حرام حرام ہی ہوتا ہے... عثمان کی بات پر فہد کا قہقہہ بلند ہوا

عثمان جن مولویوں کے ساتھ آج کل تو اٹھتا بیٹھتا ہے نا انکو دیکھ کر تجھ سے انہی باتوں کی امید تھی مجھے... پاگل ہو گیا ہے تو.. تیرا تو وہ حال ہے نو سو چوہے کھا کے بلی جج کو چلی... فہد نے اسکا مذاق بنایا

وہ مولوی نہیں ہیں.. اور دوسری بات اگر نو سو چوہے کھا کے بھی بلی کوچ یاد آگیا ہے تو کسی کو کیا تکلیف ہے یہ اسکا اور اسکے رب کا معاملہ ہے لوگ کون ہوتے ہیں کسی پہ طنز کے نشتر چلانے والے... اور ہاں ایک بات اور اس دفعہ مجھ پہ بھروسہ نہ رکھنا.... میں کسی صورت تمہارا ساتھ نہیں دوں گا... عثمان نے ہر طرح کی مدد سے انکار کیا

اللہ جب کسی انسان کو ہدایت دینا چاہتا ہے تو اپنے نیکو کار بندوں کو اس انسان کا دوست بنا دیتا ہے... جو حیثیت دوست کی ہوتی ہے وہ دنیا میں کسی اور انسان کی نہیں ہوتی... دوست وہ ہوتا ہے جو بنا کسی غرض اور لالچ کے آپ پر اپنا سب کچھ لٹانے کو ہمہ وقت تیار رہتا ہے... دوست ہی سے آپ ہدایت بھی لے سکتے ہیں اور دوست ہی سے آپ دنیا و آخرت کی رسوائی بھی لے سکتے ہیں

کچھ ایسے ہی دوست عثمان کو ملے تھے.. جنہوں نے اسے زندگی گزارنے کا نیارگ سکھایا تھا... وہ اپنے پچھلے تمام... کاموں سے توبہ کر چکا تھا

اور گناہوں سے توبہ کرنے والوں کی بخشش کے لیے اللہ ہمیشہ تیار رہتا ہے

www.kitabnagri.com

.. بے شک وہ بہت رحیم و کریم ہے

عثمان وہاں سے اٹھ کر چلا گیا... فہد دور تک اسے دیکھتا رہ گیا

منکوحہ... آپ لوگ ایسا کیسے کر سکتے ہیں... زوار کے جانے کے کچھ دیر بعد عثمان کی رنج و غصے سے بھرپور آواز گونجی

ہاں... ہم ایسا کر چکے ہیں... اس سے پہلے کہ ہم کچھ اور بھی کریں بہتر یہی ہے تم دفع ہو جاؤ یہاں سے... کچھ نہیں ملنے والا تمہیں نہ میرا نام اور نہ میرم.. عمر شاہ اب سنبھل چکے تھے وہ بالکل اچانک انکے سامنے آیا تھا انہیں امید نہیں تھی کہ رخسانہ کے بیٹے میں اتنا حوصلہ ہو گا

آپ میرے ساتھ کچھ نہیں کر سکتے... کیونکہ یہاں آنے سے پہلے میں اپنی ڈی این اے رپورٹ اور آپکا نکاح نامہ اپنے دوست کو دے کر آیا ہوں ادھر مجھے کچھ ہوا ادھر پوری دنیا آپکی اصلیت جان جائے گی... اور یہاں سے جاؤنگا تو میں تب ہی جب مجھے آپ اپنا بیٹا تسلیم کریں گے اور رہی بات میرم کی تو نکاح ہوا ہے نارخصتی تو نہیں ہوئی... سو آپ اسکا نکاح توڑ دیں... عثمان نے ایک ہی دفعہ میں انہیں ششدر کر دیا

ایسا کچھ نہیں ہو سکتا... تم اپنے ذہن سے یہ خناس نکال دو... انہوں نے سختی سے کہا

یہ میرا کام ہے آپ بس دیکھتے جائیں سب کچھ ہو گا... اور ہاں میرا روم کونسا ہے.. ملازم کو کہہ کر صاف کروادیں تب تک میں یہی بیٹھتا ہوں... دوبارہ صوفے پہ بیٹھتے ہوئے بولا

دیکھ لوں گا تمہیں بھی... عمر شاہ غصے سے کہتے وہاں سے چلے گئے پیچھے عثمان علی شاہ اپنے دوست کو میسج کر کے تازہ کاروائی بتانے لگا

تمہیں ہم نے کہا تھا قصہ تمام کر دو دونوں ماں بیٹے کا... لیکن نہیں تب تم پہ انسانیت

کا بھوت سوار تھا... اب بھگتو.. رضا شاہ عمر شاہ کے منہ سے سب کچھ سن کر بھڑک اٹھے

مجھے بھی اب اپنی غلطی کا احساس ہو رہا ہے... عمر شاہ نے آہستگی سے کہا

ہنہ.. اب کیا فائدہ... تم ایسا کرو اسے گیسٹ روم میں کھول کر دو اور گھرمی سب کو کہو کہ وہ ہمارا دور پرے کا رشتہ دار ہے... کچھ دن رہنے آیا ہے... باقی معاملات پھر دیکھ لیں گے... رضا شاہ نے حل نکالا جبکہ دانیال شاہ خاموشی سے بیٹھے تھے وہ اس مسئلے میں نہیں پڑنا چاہتے تھے کیونکہ انہوں نے تو کل چلے جانا تھا... فضول کا سر .. درد لینے کا فائدہ

جی ٹھیک ہے بھائی صاحب... عمر شاہ انکی بات سن کر کچھ پر سکون ہوئے بڑے بھائی یقیناً کوئی راستہ نکال لیں گے

عمر شاہ نے رضا شاہ کی ہدایت کے مطابق سفیان کو سب سے ملوایا تھا... سب بہت خوشی سے ملے تھا .. کچھ بھی تھا شاہ خاندان میں مہمان کی بہت عزت کی جاتی تھی

ہیلو میرم.... سب ادھر ادھر اپنی باتوں میں مصروف تھے جب سفیان نے میرم کو متوجہ کیا جو اس سے تھوڑے ہی فاصلے پہ بیٹھی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہیلو.. اس نے ہلکی سی مسکراہٹ سے جواب دیا... اس نے منہ پہ مسکینی سجا کر کچھ اس طرح سے کہا کہ میرو کو ہنسی یار میں بور ہو رہا ہوں کوئی کمپنی ہی دے دو.... اس نے منہ پہ مسکینی سجا کر کچھ اس طرح سے کہا کہ میرو کو ہنسی آگئی

اچھا چلیں آئیں ہم لڈو کھیتے ہیں... اشعر جاؤ لڈو لیکر آؤ.... میرم کے کہنے پہ اشعر دوڑتا ہوا لڈو لیکر آگیا

فہد اور عثمان کم ہی گھر پر ہوتے تھے.. باقی مرد بھی اپنے روٹین کے کاموں پہ جا چکے تھے

عمر شاہ کو سفیان سے خوف تو آرہا تھا لیکن بقول اس کے یہ اسکی بھی فیملی ہے وہ اپنی فیملی کو نقصان نہیں پہنچا سکتا... اسکے لہجے میں کچھ ایسا تھا جو عمر شاہ اس طرف سے پرسکون ہو گئے... ب انہیں جلد از جلد اسکا پتہ صاف کرنے کی فکر تھی

مار یہ چچی پیننگ میں مصروف تھیں ماما اور چچی پاس ہی بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھیں

میرم اور سفیان لڈو کھیلنے لگے جبکہ اشعر پاس بیٹھا بہت غور سے ان دونوں کو کھیلتے ہوئے دیکھ رہا تھا

ایک بات یاد رکھنا جو ہارا اسے پزا کھلانا پڑے گا... سفیان نے میرم کو ڈرانا چاہا

اوکے... پھر آپ اپنی جیب ہلکی کرنے کی تیاری کر لیں کیونکہ میں تو نہیں ہارتی کبھی بھی.. میرم نے فخریہ انداز میں کہا

چچی اور ماما بھی انکی گفتگو سن رہیں تھیں... سبکو ہی سفیان کی شوخ سی نیچر پسند آئی تھی.. اس سے پہلے پورے گھر میں بس میرم ہی بولنے والی ہستی تھی باقی سب کام سے کام رکھنے والے لوگ تھے

سو میرم کو بھی کو اپنے جیسا عثمان بہت پسند آیا تھا اسی لیے وہ اس سے تھوڑی ہی دیر میں فرینک ہو چکی تھی

یا ہوووو.. میں جیت گئی... اب آپ پزا کھلانے کی تیاری کریں.... زوار گھر میں داخل ہوا ہی تھا جب میرم کی خوشی سے بھرپور آواز سنائی دی

وہ صبح سے پریشان تھا... سفیان نے کتنے حق سے میرم کا نام لیا تھا... چاہے وہ اسکی منکوحہ تھی لیکن پھر بھی دل... کے کسی کونے میں خوف تھا کہ کوئی اسے چھین کے نالے جائے

.. اور جہاں محبت ہو وہاں دوری کا خوف خود بخود پیدا جاتا ہے

آفس میں بھی سکون نہیں مل رہا تھا.. میرم کو کال کی تو وہ اٹینڈ نہیں کر رہی تھی اسی لیے وہ ایک گھنٹے کا اپنے باس کو بتا کر گھر چلا آیا

اور گھر میں داخل ہوتے ہی جو منظر نظر آیا اسے دیکھ کر زوار کا خون کھول اٹھا
اسلام علیکم

... اس نے ایک نظر سب پہ ڈال کر سلامتی بھیجی

وعلیکم سلام... زوار بیٹا خیریت آج اتنی جلدی آگئے... چچی فوراً اٹھ کر اسکے نزدیک آئیں... میرم سمیت باقی سب بھی اسکی جانب متوجہ ہو چکے تھے

... جی طبیعت کچھ خراب تھی... چائے بنا کر بھیج دیں... پلیز... زوار اپنے کمرے کی طرف بڑھا

بیٹا اگر زیادہ درد ہے تو میں دبا دوں... ماما کی بات پر وہ انہیں تسلی دینے کے لیے مسکرایا

... نہیں ماما ٹھیک ہوں میں... آپ بس چائے بنا دیں... پھر میں نے جانا ہے
www.kitabnagri.com

... ٹھیک ہے تم جاؤ کمرے میں... میں چائے لاتی ہوں

اپنے کمرے کے دروازے کے پاس جا کر وہ پلٹا... میرم اسکی طبیعت کا سن کر پریشان سی بے اختیار اسے دیکھ رہی تھی

... زوار کے دیکھنے پر اس نے فوراً اپنی نظروں کا زاویہ بدل لہ

میرم تم ذرا میرے کمرے میں آؤ... زوار کے بلانے پر میرم افراتفری میں اٹھی

سفیان ہنسنے لگا... واہ میرو تم اتنا ڈرتی ہو اس سے

ڈرتی کہاں ہے یہ... اسی بات کا تو دکھ ہے مجھے مجال ہے ذرا عزت کرتی ہو اسکی.... رضوانہ بیگم نے عثمان کی غلط فہمی دور کی

اچھا اسکے انداز سے تو یہی لگا تھا مجھے... وہ ابھی بھی اپنی بات پر قائم تھا

آپ کو آکر میں ساری بات بتاتی ہوں... میرم سفیان کو جواب دیکر زوار کے کمرے کی طرف بڑھی

زوار کے کمرے کے سامنے جا کر اس نے ایک دفعہ خود کو کمپوز کیا اور پھر دروازہ ناک کیا

یس...

اجازت ملنے پر وہ کمرے میں آگئی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

... وہ اپنے موبائیل پہ بزی تھا

... ہاں اگر وہ کہہ رہی ہے کہ اسکے جاننے والی ہی ہے تو ملنے دو اسے

ہاں.. ٹھیک ہے.. مگر تم اس پر نظر رکھنا

اوکے... اللہ حافظ

کال بند کر کے اس نے میرم کو دیکھا

ایسے کیا دیکھ رہے ہو... کھانے کا ارادہ ہے مجھے... میرم اسکے سختی سے دیکھنے پر چڑگی

... کاش میرم جتنی تمہاری زبان چلتی ہے اتنی عقل بھی چلتی... لیکن نہیں عقل تو تب چلے گی جب ہوگی

نہیں نہیں میرے میں عقل کیوں ہوگی.. ساری عقل تو اللہ نے تمہیں دے دی ہے... میرم نے طنز کیا

بس زبان چلانا ہی آتی ہے... پیپر نہیں تمہارے اور تم انجان لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر لڈو کھیل رہی ہو... اس نے میرم کی کلاس لینا چاہی

اوہو... زوار شاہ کو بھی آج میری سٹڈی یاد آہی گئی.. تم بھول رہے ہو ہمیشہ تم سے اچھے گریڈز آئیں ہیں میرے.. سو تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں اور رہی بات سفیان کی تو وہ اجنبی نہیں بابا کے کزن کا بیٹا ہے.. اور وہ بہت اچھا ہے دوسروں کی طرح بلاوجہ رعب نہیں

ڈالتا... اس لیے میں اور وہ بہت اچھے دوست بن گئے ہیں... میرم نے اپنی تازہ تازہ ہونے والی دوستی کی خبر دی ٹھیک.. اب اس سے پہلے کہ میں آؤٹ آف کنٹرول ہو جاؤں.. شکل گم کرو اپنی... عثمان کی اتنی تعریفیں سن کر وہ سلگ اٹھا تھا

www.kitabnagri.com

تمیز سے بات کرو مجھ سے... انفیکٹ خبردار آئندہ مجھ سے بات بھی کی تو... حد ہوگی خود ہی بلوایا اور اب خود ہی... ذلیل کر رہے ہو... ہنہ تم

میرم آئی سیڈ آؤٹ.. زوار نے اسکی بات کاٹی

میرم بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی.. وہ کبھی بھی اتنا ہارش نہیں ہوا تھا... اس سے اونچی آواز میں اسنے کبھی بات ... نہیں کی تھی اور آج وہ اسے کمرے سے نکلنے کا کہہ رہا ہے وہ بھی اتنے برے انداز میں ... اسکی آنکھیں پانیوں سے بھر گئیں

میرم کے آنسو دیکھ کر زوارنے رخ موڑ لیا... اور میرم اسکے رخ موڑتے ہی بھاگتی ہوئی وہاں سے نکل گئی .. دروازہ بند ہونے کی آواز کے ساتھ ہی وہ پلٹا

اور پھر بیڈ پر بیٹھ کر سر ہاتھوں میں گر لیا... انکی جتنی بھی لڑائیاں ہوتی تھیں لیکن وہ کبھی بھی اسکے ساتھ بد تمیزی سے پیش نہیں آیا تھا

آج سفیان کو اسکے ساتھ بیٹھے دیکھ کر وہ خود پہ ضبط نہیں کر سکا تھا... دل کی حالت عجیب ہو گئی تھی اور وہ سیلف کنٹرولڈ بندہ شاید پہلی دفعہ آؤٹ آف کنٹرول ہوا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اپنی ساکھ کو بچانے کا ہمارے پاس واحد یہی طریقہ بچا ہے... تم بلال شاہ کو ہاں کہہ دو عمر.... رضا صاحب کی بات سن کر عمر شاہ نے حیرت سے انہیں س دیکھا

ہاں میں ٹھیک کہہ رہا ہوں.. وہ اپنی بیٹی کی شادی کرنا چاہتے ہیں ناعثمان سے تو کوئی بات نہیں... لڑکی طلاق یافتہ ہی ہے ناصرف... تم یہ بھی سوچو وہ تمہارے بزنس میں انویسٹ بھی کرنا چاہتے ہیں.. ابکی انویسٹ مینٹ سے ہم

کہاں کے کہاں پہنچ جائیں گے... اور پھر عالیہ ہے بھی اکلوتی.. بلال شاہ کو خود تو کینسر ہے وہ آج نہیں تو کل دنیا سے کوچ کر جائیں گے باقی انکا سب کچھ عالیہ کا ہی ہو گا نا... رضا شاہ کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ تھی کہہ تو آپ ٹھیک رہے ہیں بھائی صاحب... دانیال بھی اپنا حصہ لیکر چلا گیا ہے... ہمیں انویسٹ مینٹ کی ضرورت بھی ہے... ہممم... لیکن بھائی صاحب وہ اسی ہفتے شادی پر بھی زور دے رہے ہیں.. انکے بقول ڈاکٹرز نے انہیں بہت کم ٹائم دیا ہے آپریشن کا... اور وہ اپنے آپریٹ سے پہلے شادی کرنا چاہتے ہیں... عمر شاہ نے اگلا مسئلہ بتایا

اوہو عمر یہ کوئی مسئلہ نہیں ہم رخصتی کروا لاتے ہیں
پھر ولیمہ کچھ دیر ٹھہر کے کر دیں گے... تم بس بلال شاہ کو ہاں بولو... اور گھر میں بھی سب کو بتادو... ابھی تو اس سفیان کا کوئی حل نکالنا ہے.. رضا شاہ نے پریشانی سے کہا
جی بھائی صاحب میں ابھی بتا دیتا ہوں... عمر شاہ انکے حکم کے مطابق اپنا کام کرنے چلے گئے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مشعل یہ لڑکا ٹھیک نہیں ہے... تم پلیز اس کے پیچھے خود کو برباد مت کروالینا... کنزہ نے پریشانی سے اپنء دوست کو کہا

اس دن زوار کے گارڈ نے اسے ہاسپٹل پہنچایا تھا.. جسے زوار نے کنزہ کے پیچھے بھیجا تھا کیونکہ اسے اسکی حالت کا اندازہ ہو رہا تھا وہ کچھ بھی کر سکتی تھی... گارڈ اسے ہاسپٹل لیکر آگیا.. اسکی چوٹیں گہری تھیں.. ریکور ہونے میں

ٹائم لگنا تھا تب تک اسے ہاسپٹل میں ہی رکنا تھا... زوار کا گارڈا بھی بھی ہاسپٹل آتا جاتا تھا... اور اسی نے اسے بتایا تھا کہ اسکی دادی کا انتقال ہو گیا ہے

. وہ اسکے گھر نہ آنے کا صدمہ برداشت نہیں کر پائی اور اس دار فانی سے رخصت ہو گئیں

کنزہ جتنا سوگ مناتی کم تھا... فہد شاہ کی نفرت میں اور بھی اضافہ ہو چکا تھا... وہ بہت کم ہاسپٹل کے روم سے باہر نکلتی تھی.. اس دن اسکا دل گبھرا رہا تھا تو وہ کمرے سے نکل آئی

ہاسپٹل کے کوریڈور میں اسے مشعل مل گئی جو اسکی میٹرک کے زمانے کی بہت اچھی دوست ہوتی تھی... وہ اپنی ماما کے چیک اپ کے لیے آئی تھی

پھر وہ کنزہ سے ملنے بھی آتی رہی... باتوں باتوں میں وہ کنزہ کو بتا چکی تھی کہ وہ کسی سے محبت کرتی ہے اور وہ لڑکا بھی اسے چاہتا ہے

... آج اس نے کنزہ کو اس لڑکے کی تصویر دکھائی تھی جسے دیکھ کر کنزہ کچھ منٹ بول ہی نہ سکی

.. وہ کوئی اور نہیں فہد شاہ تھا جو اپنا اگلا شکار پھانس چکا تھا

کنزہ نے اسے سمجھانے کی بہت کوشش کی لیکن وہ اسکے عشق میں پاگل ہو چکی تھی.. کنزہ کو اپنا وقت یاد آیا وہ بھی اپنی کسی دوست کی فہد کے بارے میں بری بات نہیں سنتی تھی

لیکن وہ اب مشعل کو اسکا شکار نہیں بننے دے گی.. کنزہ نے خود سے عہد کیا

مشعل ٹھیک ہے جہاں تم کہتی ہو.. لیکن تم مجھ پہ اتنا یقین کر سکتی ہو کہ اب کی بار جب وہ تمہیں ملنے کے لیے بلائے تو مجھے انفارم کر دو. پلیز ز.. کنزہ نے اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر التجائیہ انداز میں کہا

اوکے.. میں تمہیں بتا دوں گی.. لیکن تم اس کے سامنے نہیں آؤ گی... اگر اسے پتہ چل گیا میں اپنی فرینڈ کو ساتھ لیکر ... آئی ہوں تو وہ کیا سوچے گا کہ مجھے اس پہ یقین ہی نہیں ہے

مشعل نے شرط کے ساتھ ہامی بھری

.... ٹھیک ہے.. تھینک یو سوچ مشعل... کنزہ اسکی مشکور تھی مشعل مسکرا دی

جمعہ کو عثمان کا نکاح تھا... سب گھر والے اس افراتفری کی شادی پہ حیران تو تھے لیکن ساتھ ساتھ تیاریاں بھی کر رہے تھے

.... کیونکہ سب جانتے تھے رضا شاہ اور عمر شاہ کے آگے کسی کی نہیں چلنی

... میرم شکر کر رہی تھی کہ اس کے پیپر جمعے سے پہلے ختم ہو جانے تھے

... زوار اپنے کاموں میں بزی تھا

... عثمان نے بھی اپنے نکاح اور پھر طلاق یافتہ عورت کے ساتھ پر کچھ نہیں کہا تھا

... وہ اللہ کی رضا میں راضی تھا

سفیان اور میرم کی بہت اچھی دوستی کوچکی تھی... یہی وجہ تھی میرم کی شاپنگ پر وہ میرم اور رضوانہ بیگم کے ساتھ گیا تھا ..

... میرم نے اپنے لیے بلیک کلر کالانگ فرائ سلیٹ کیا تھا... بلیک زوار کافورٹ کلر تھا

... جمعہ تک سب نے جو تھوڑی بہت تیاری کرنی تھی وہ کمپلیٹ ہو چکی تھی

جمعہ کی صبح سے ہی گھر میں تیاریاں عروج پر تھیں... برات لیکر انہوں نے رات کو جانا تھا... شام تک سب ریڈی تھی

میرم... میرونکل بھی آؤ سب انتظار کر رہے ہیں تمہارا... رضوانہ بیگم نے نیچے سے ہی اسے آواز دی.. پچھلے پورے ایک گھنٹے سے وہ تیار ہو رہی تھی لیکن ابھی تک تیاری مکمل نہیں ہوئی تھی

... آرہی ہوں بس دس منٹ ماما

ارے زوار تم ابھی یہی ہو... ایسا کرنا میرم کو ساتھ لے آنا... شاہ صاحب میرا انتظار کر رہے ہیں اور یہ لڑکی نکلنے کا نام نہیں لے رہی... شاہ صاحب کا پارہ ہائی ہو چکا ہو گا... تائی جان اسکے ذمے ڈیوٹی لگا کر خود باہر نکل گئی.. جہاں سب گاڑیوں میں بیٹھ چکے تھے

شاہ صاحب چلیں میرم کو زوار لے آئے گا... وہ ابھی تیار نہیں ہوئی... رضوانہ بیگم نے ڈرتے ڈرتے بتایا

چلیں ٹھیک ہے... گاڑی چلاؤ ڈرائیور... شاہ صاحب کی گاڑی کے نکلتے ہی عمر شاہ کی اور فہد اور عثمان کی گاڑیاں بھی نکل گئیں

پیچھے زوار کوفت سے اسکا انتظار کر رہا تھا.. بالآخر پندرہ منٹ بعد وہ سیڑھیوں سے اترتی دکھائی دی
بلیک کلر کی فراک پہ بلیک دوپٹہ لیے اور میروں شمال اوڑھے.. ہلکے سے میک اپن کے ساتھ وہ کوئی اسپر الگ
رہی تھی

.... ہمیشہ سادہ رہنے والی میرم شاہ کا یہ نیا انداز تھا

... زوار اسکو دیکھ کر بے اختیار اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا

اما کہاں ہیں... وہ جو اپنے ہی دھیان میں بریسلٹ بند کرتی آرہی تھی زوار کو دیکھ کے چونکی
... وہ سفید شلوار قمیض پہنے نظر لگ جانے کی حد تک پیار الگ رہا تھا... اوپر سے اسکی نگاہیں

میرم اپنی نظریں جھکا گئی

ارے واہ میرو تم تو پہچانی ہی نہیں جا رہی... تم میرو ہی ہونا یا پرستان سے کوئی پری راستہ بھول کر ہمارے گھر آ گئی
ہے ...

اس سے پہلے کہ زوار کوئی جواب دیتا سفیان گیٹ روم سے نکل کر انکے پاس آ گیا اور میرم کو دیکھتے ہی اسکی
تعریف شروع کر دی

افن سفیان کتنا بولتے ہو تم.. میں پہلے بھی ایسی ہی تھی اور یہ تھرڈ کلاس باتیں نہ کیا کرو.. زہر لگتے ہو مجھے ایسی
باتیں کرتے ہوئے.. میرم نے اپنی ناراضگی ذرا بھی نہ چھپائی

اوکے اوکے مادام جیسے آپکا حکم..... اب آپ چلنا پسند کریں گی.... سفیان نے اسے اپنے ساتھ چلنے کی پیشکش کی

کیوں تمہارے ساتھ کیوں جائے گی وہ.... اسکا ہنر بینڈ موجود ہے نا اسے لیکر جانے کے لیے... چلو میرم.... زوار
جو کافی دیر سے برداشت کر رہا تھا سفیان کی آفر پر بول پڑا

اور میرم کا ہاتھ پکڑ کر باہر کی طرف جاتے جاتے پلٹا

... اور ہاں ایک بات اور... مجھے یہ بالکل بھی پسند نہیں کہ میری بیوی کے ساتھ کوئی بلا وجہ فری ہو

So be careful for the next time...

زوار ٹھنڈے لہجے میں اسے وارن کرتا میرم کو لیے گاڑی کی طرف بڑھا

... اور سفیان اس انکشاف پر ساکت کھڑا رہ گیا

زوار یہ تم کس لہجے میں بات کر رہے تھے سفیان سے... گاڑی میں بیٹھتے ہی میرم نے زوار سے پوچھا

اسی لہجے میں جس میں مجھے کچھ دن پہلے ہی بات کر لینی چاہیے تھی تاکہ اسکی آج اتنی جرات نہ ہوتی میرے ہی
سامنے میری بیوی کی تعریف کرنے کی... تمہیں کوئی پرابلم ہے... زوار نے ابر اچکا کر میرم کو دیکھا

... پرابلم... مائے فٹ.. بیوی ہوں تمہاری تو اسکا مطلب ہے کوئی مجھ سے بات نہیں کر سکتا

... کر سکتا ہے بات... مجھ سے پوچھ کے اور لمٹ میں رہ کر

زوار کی کے جو ب پر میرم تلخی سے ہنس دی

ویسے غلطی میری ہی ہے میں بھول گئی تھی کہ تم بھی شاہ خاندان کے مرد ہو.. باقیوں کی طرح تمہاری بیوی بھی
... تمہاری غلام ہی ہو گی نا

میرو تم میری بات کو غلط انداز میں لے رہی ہو... مجھے بس سفیان کا تمہاری تعریف کرنا اچھا نہیں لگا... میرم کی
سوچ نے زوار کو دکھ پہنچایا تھا تبھی بے بسی بھرے لہجے میں اس نے وضاحت دی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

واہ... زوار شاہ تم باہر کتنی لڑکیوں سے ملتے ہو.. روزنت فی لڑکیوں کے ساتھ تمہاری پکس سوشل میڈیا پہ ہوتی
ہیں.. ہر دن دس لڑکیاں تمہاری تعریفوں میں زمین آسمان ایک کر دیتی ہیں.. میں نے تو کبھی تم سے نہیں پوچھا
... کبھی کہا تم اس سے بات کرو اور اس سے نہ کرو یا کبھی میں نے کسی کو تمہارے تعریف سے روکتے ہوئے بتایا
کہ تم میرے ہر بینڈ ہو... تم پہ صرف میرا حق ہے... نہیں نا.. تو پھر مجھ پہ کیوں تم پابندیاں لگا رہے ہو... میرم
چٹنگی

زوار جو اسکی باتوں پہ محظوظ ہوتا مسکرا رہا تھا آخری بات پہ اسکی مسکراہٹ سمٹی

میرم میں کوئی پابندی نہیں لگا رہا... تم اپنی مرضی کی مالک ہو... میری بیوی ہو میری عزت ہو... جانتی ہو میں ہر نماز میں شکر ادا کرتا ہوں کہ میرے رب نے مجھے ایسی بیوی دی ہے جو اسکے احکام کی پیروی کرتی ہے... میں نے نہ پہلے کبھی تم پہ پابندی لگائی اور نہ اب لگاؤں گا... تمہاری اپنی زندگی ہے جیسے چاہو گزارو... میں کون ہوتا ہوں تمہیں روکنے والا... اس نے بلال شاہ کے گھر کے سامنے

گاڑی کھڑی کی جہاں عمر شاہ ان دونوں کے انتظار میں کھڑے تھے

بابا مجھے کچھ ضروری کام ہے.. آپ عثمان سے معذرت کر لیجیے گا.... اللہ حافظ... میرم کے اترنے کے بعد وہ عمر

www.kitabnagri.com

شاہ سے بولا

... اور انکی سنے بنا چلا گیا

مشعل مجھے کچھ بتاؤ گی ہوا کیا ہے... کنزہ نے مشعل کو گلے سے لگاتے ہوئے تیسری مرتبہ پوچھا

... وہ جب سے آئی تھی مسلسل رو رہی تھی.. کنزہ کے بار بار پوچھنے پر بھی وہ کچھ نہیں بتا رہی تھی

... مشعل ہوا کیا ہے یا کچھ بتاؤ بھی

کنزہ مجھے بھا بھی نے گھر سے نکال دیا... مشعل بالآخر بول پڑی

گھر سے نکال دیا.. لیکن کیوں... تمہارا بھائی تو بہت پیار کرتا تھا تم سے.. پھر... کنزہ حیرت زدہ تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہاں بھائی بہت پیار کرتے ہیں... لیکن وہ ماما کو لیکر لندن گئے ہیں آپریٹ ہونا تھا ماما کا... ماں کا سوچ کر وہ پھر سے رونے لگی

مشعل پلینز چپ کر جاؤ.... اور بتاؤ مجھے بھا بھی نے کیوں گھر سے نکال دیا... کنزہ نے اس کے آنسو صاف کیے

کنزہ تم ٹھیک کہتی تھی وہ فہد بہت ذلیل نکلا.. اس نے مجھے ہوٹل میں بلایا تھا لیکن میں نے انکار کر دیا... میرے بار بار انکار پر وہ مجھے بلیک میل کرنے لگا... میں پھر بھی نہیں مانی تو اس نے میری پکس پتہ نہیں کس کس لڑکے کے ساتھ ایڈٹ کر کے کسی بیچ پہ دے دیں... بھابھی کے بھائی نے دیکھ لیں میری پکس... اور پھر مجھے ہر اس کرنے لگا.... یہاں بات نہ بنی تو بھابھی کو بتا کر مجھے گھر سے نکلوا دیا... بھابھی نے مجھ پر پتہ نہیں کون کونسے الزامات لگائے... تم تو جانتی ہونا کنزہ میں نے فہد کے علاوہ کبھی کسی سے بات نہیں کی... مشعل روتے ہوئے خود پر بیتی داستان سنار ہی تھی

چپ کر جاؤ مشعل میں نے تمہیں پہلے ہی وارن کیا تھا.. وہ انسان نہیں حیوان ہے... تم کیوں ہلکان کر رہی ہو خود کو... شکر کرو کسی بڑے نقصان سے بچ گئی ہو.. سب ٹھیک ہو جائے گا.... کنزہ نے اسے حوصلہ دیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

لیکن کنزہ میں نے تو اس پہ اعتبار کیا تھا صرف اس پہ ہی تو اعتبار کیا

تھا اور اس نے مجھے کیا صلہ دیا... میں کہاں جاؤں گی کنزہ... میری ماں تو یہ سب سن کر مر جائے گی... وہ ہاتھوں میں منہ چھپا کر رو رہی تھی

کاش مشعل ہم لڑکیاں کسی نامحرم سے بات کرنے سے پہلے اپنے ماں باپ کی عزت کا سوچ لیں... ان لوگوں کا سوچ لیں جنکی خوشیاں ہم سے وابستہ ہوتی ہیں... لیکن نہیں ہم خود غرض ہو جاتی ہیں... والدین کے بیس بائیس سالہ پیار پہ بیس بائیس دنوں کا پیار بازی لے جاتا ہے... اور پھر جب وہ پیار ہمیں دھوکا دیتا ہے تو ہم کہتی ہیں ہمارے ساتھ ہی ایسا کیوں ہم نے تو اعتبار کیا تھا اس پر... کتنے افسوس کی بات ہے نا مشعل ہمیں اپنا ٹوٹا ہوا اعتبار تو نظر آ جاتا ہے لیکن وہ اعتبار نظر نہیں آتا جو ہم نے اپنے والدین کا توڑا ہوتا ہے... کنزہ اسکو سمجھانے کے ساتھ ساتھ خود بھی سمجھ رہی تھی

ہاں ایسا ہی ہونا چاہیے ہمارے ساتھ... والدین کی سالوں کی محنت اور عزت پہ ہم پانی پھیر دیتی ہیں... پھر یہی ہمارا انجام ہونا چاہیے

... ٹھیک کہہ رہی ہو تم... میرا ہی قصور تھا کیوں اس سے بات کی.. کیوں اس سے تعلق بنایا لیکن اب میں کیا کرونگی کنزہ... مشعل کی آواز اسے سوچوں سے باہر لائی

تم فکر نہ کرو... جہاں تک ممکن ہو میں تمہاری مدد کرونگی... رہی بات رہنے کی تو یہ اپارٹمنٹ ہے نا... پہلے میں اکیلی رہتی تھی اب تم بھی میرے ساتھ رہنا... پریشان نہ ہو یار... اللہ سے دعا کرو وہ سب ٹھیک کر دے گا... اس نے مشعل کو ساتھ لگاتے تسلی دی

ہاسپٹل سے ڈسچارج ہونے کے بعد وہ زوار شاہ کے دیے ہوئے فلیٹ میں رہتی تھی یہاں اسے ہر طرح کی آزادی تھی... وہ یہاں سے جانا چاہتی تھی لیکن زوار نے اسے چند دن یہاں رہنے کے لیے کہاں تھا... بقول... اسے جب اس کے زخم مکمل طور پر ٹھیک ہو جائیں تب ہی وہ کہیں جاسکتی ہے

عثمان کا نکاح عالیہ سے ہو چکا تھا... نکاح کے بعد کھانے کا پروگرام چل رہا تھا... میرم کو اندازہ ہو رہا تھا وہ زوار کے ساتھ زیادہ ہی برا بیہوش کر گئی ہے لیکن اسے اس کی بے اعتباری پہ غصہ آیا تھا

کھانے کے بعد سادگی سے رخصتی ہوئی... عالیہ کی طرف سے بس اس کی پھپھو کی فیملی ہی تھی رخصتی کے وقت اس کی پھپھو اور بابا ساتھ تھے

عالیہ کو ساتھ لیے وہ گھر پہنچے تو ملازمین نے ان پر پھولوں کی برسات کی... تھوڑی دی رسموں کے بعد میرم عالیہ... کو عثمان کے کمرے میں لے آئی

بھا بھی آپ بالکل بھی پریشان نہ ہو... عثمان بھائی بہت سویت ہیں.. دیکھیے گا آپ انکے ساتھ بہت خوش رہیں گی... میرم نے بزرگانہ انداز میں اسے تسلی دی

تھینک یو گڑیا اتنے پیار کے لیے... عالیہ نے اسکے اتنا خیال کرنے پر پیار سے اسکا چہرہ تھپتھاپا

چلیں اب میں جاتی ہوں... بھائی آپ سے ملنے کا انتظار کر رہے ہونگے... میرم شرارت سے بولی اور اٹھ کر باہر نکل آئی

اپنے کمرے کی طرف جاتے ہوئے اسے عثمان بھائی ملے تھے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

.. عثمان بھائی بیسٹ و شرفاریور نیکسٹ لائف

تھینک یو میرم... عثمان نے مسکرا کر شکریہ ادا کیا

.. او کے اب جائیں... مزید ٹائم نہیں لوں گی آپکا

عثمان اسکی شرارت سمجھتا ہوا مسکرا کر اپنے کمرے کی جانب بڑھا

... میرم اپنے روم میں جانے سے پہلے کچھ سوچ کر زوار کے روم کی طرف گئی
دو تین دفعہ بھی دروازہ ناک کرنے پر جب اندر سے کوئی جواب نہ آیا تو وہ دروازہ کھول کر اندر چلی گئی



کمرے میں کوئی نہیں تھا یعنی زوار ابھی تک گھر نہیں پہنچا تھا

اس نے وال کلاک کی طرف دیکھا... سوا بارہ ہو چکے تھے

.. وہ وہاں سے نکل کر اپنے کمرے میں آگئی

... ڈریس چینج کر کے وہ ٹیرس پہ چلی آئی

نہیں نہیں آرہی تھی اور وہ جانتی تھی جب تک زوار نے گھر نہیں آ جانا اسے نہند آنی بھی نہیں تھی

.. اسے وہاں بیٹھے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ زوار کی گاڑی گیٹ سے داخل ہوتی نظر آئی

... میرم نے شکر کا کلمہ پڑھا

... تبھی گاڑی کا دروازہ بند کرتے زوار کی نظر ٹیس پہ کھڑی میرم پر پڑی

اسکی نظر پڑتے ہی میرم فوراً اپنے کمرے کی طرف چلی گئی

کیا سوچ رہا ہو گا کہ میں اس کے انتظار میں کھڑی تھی... اففف... کچھ بھی تھا اسے اپنی انا بہت عزیز تھی... کمرے میں آ کر وہ کمبل تان کر لیٹ گئی

اسے آنکھیں بند کیے پانچ منٹ ہوئے تھے جب دروازے پہ دستک ہوئی... میرم کی آنکھیں پٹ سے کھلی تھیں

وہ جانتی تھی اس وقت دروازے پہ کون ہو سکتا ہے تبھی کوئی ریسپونس نہ دیا

میرم دروازہ کھولو... مجھے پتہ ہے تم سوئی نہیں ہو... اب کی بار ہلکی سی دستک کے ساتھ آواز بھی آئی

چاروناچار میرم کو دروازہ کھولنا پڑا... دروازہ کھول کر وہ رخ موڑ کر کھڑی ہو گئی... پتہ نہیں کیوں آنکھیں کیوں
گیلی ہو رہی تھیں.. وہ دوپٹے سے آنکھیں صاف کرنے لگیں

میرو... زوار نے اندر آتے ہی اسے پکارا

... اسکی آواز میں اتنی نرمی تھی کہ میرم کے آنسوؤں میں روانی آ گئی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسکی آواز پر بھی جب میرم نے رخ نہ بدلہ تو وہ اسکے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا

میرم نے چہرہ مزید جھکا لیا... آنسو اتنی ہی روانی کے ساتھ بہہ رہے تھے

میرو... روکیوں رہی ہو.. طبیعت تو ٹھیک ہے نا... کیا ہوا ہے.. کسی نے کچھ کہا.. زوار اسکو روتا ہوا دیکھ کر بوکھلا گیا

اسکے اتنا خیال کرنے پر میرم کو اور رونا آگیا... کتنی بد تمیزی کی تھی میں نے اور اسکو پھر بھی میری فکر ہو رہی ہے ...

میرو.. یار کیوں مجھے پریشان کر رہی ہو... ادھر بیٹھو... زوار نے اسے شانوں سے پکڑ کر قریب پڑی کر سی پہ بٹھایا اور خود گھٹنوں کے بل اسکے سامنے بیٹھ گیا

اب بتاؤ کیا مسئلہ ہے... اسنے ہاتھ بڑھا کر میرم کے آنسو صاف کرنا چاہے لیکن میرم نے اسکا ہاتھ پیچھے کر کے خود آنکھیں صاف کیں

www.kitabnagri.com

شوہر ہوں یار تمہارا.. خیر چھوڑو.. بتاؤ مجھے کیا ہوا ہے... زوار نے اسکی حرکت پر خود کو سرزنش کرنے سے باز رکھا

تم.. تم ناراض تھے ناں مجھ سے.... میرم نے سوں سوں کرتے ہوئے رونے کی وجہ بتائی

تمہیں کس نے کہا... اس نے ابرو اچکا کر پوچھا

مجھے خود ہی پتہ ہے... میرم نے ایسے فخریہ انداز میں بتایا جیسے اس نے دنیا کا سب سے مشکل پزل حل کر لیا ہو

...

پھر تو تمہیں بہت ہی غلط پتہ ہے.. وہ مسکرایا

میں نے تم سے بہت بد تمیزی کی تھی نا.. لیکن میرا کہنے کا وہ مطلب نہیں تھا مجھے بس دکھ تھا مجھے لگتا تھا تمہیں مجھ پہ اعتبار ہے زوار... اس نے زوار کی طرف دیکھ کر دکھ سے کہا.. آنسو آنکھوں سے نکلنے کو بے قرار تھے

ایک بات ساری زندگی کے لیے یاد کر لو میرو... زوار شاہ کو خود سے زیادہ میرم شاہ پہ اعتبار ہے... زوار شاہ تو بھٹک سکتا ہے لیکن میرم شاہ کبھی بھٹکنے کا سوچ بھی نہیں سکتی... مجھے خود نہیں پتہ میرو... تمہارے معاملے میں میں اتنا بے اختیار کیوں ہو گیا ہوں.. جیسے کسی چھوٹے بچے کا فیورٹ کھلونا ہوتا ہے نا جس کے لیے وہ چاہتا ہے

کہ کوئی اس کے علاوہ پکڑے بھی نہ... کچھ ایسا ہی حال میرا ہے.. میرا دل کرتا ہے میرم شاہ کو میرے علاوہ کوئی دیکھے بھی نہ کوئی اسکا نام بھی نہ لے... صرف میں اسے دیکھوں میں اسے پکاروں... میں جانتا ہوں یہ شدت پسندی ٹھیک نہیں لیکن مجھے خود پہ اختیار نہیں رہا میرو.. وہ اس کے ہاتھ پکڑ کر اپنے احساسات بتانے کی کوشش کر رہا تھا

اور میرم دنگ بیٹھی تھی... کوئی کسی کو اتنا بھی چاہ سکتا ہے... وہ بھی میرم شاہ کو... رب کی اس نوازش پر اس کے آنسو نکل آئے تھے

یار رو کیوں رہی ہو... بلیومی... میں ناراض نہیں ہوں... اور نہ ہی کبھی تم سے ناراض ہو سکتا ہوں... وہ اس کے آنسو دیکھ کر پھر سے اسے یقین دلانے لگا



Thank you Zavar ... Thanks for believing me ... thanks for everything ...

www.kitabnagri.com

اسکا شکریہ ادا کرتے وہ رو رہی تھی

مجھے تمہارا شکریہ نہیں چاہیے... بس پلیز اپنے آنسو صاف کرو... وہ بے بسی سے بولا تھا اس کے آنسو اسے تکلیف دے رہے تھے

... میرم اپنے آنسو صاف کرنے لگی

ویسے اچھا یو ا صبح تمہیں غصہ آگیا ورنہ مجھے کیسے پتہ چلتا کہ تم سوشل میڈیا کی ہر سائیٹ پہ مجھے فالو کرتی ہو
... زوار نے اسکو ریلیکس کرنے کے لیے ٹاپک بدلہ



جی نہیں میں کوئی نہیں فالو کرتی

میرم نے فوراً انکار کیا...

ہاں تم مجھے فالو نہیں کرتی نہ ہی لڑکیوں کی میرے ساتھ لی گئی سیلفیز پہ جیس ہوتی ہو اور نہ ہی ٹیرس پہ کھڑی ہو
کے میر انتظار کرتی ہو... زوار فل موڈ میں آچکا تھا

جی بالکل میں تو آپکو جانتی بھی نہیں اس لیے بہتر یہی ہے میرے کمرے سے نکلیں.. میرم نے جرسی سے اٹھ
کر دروازہ کھول کر اسے جانے کا رستہ دکھایا

بہت ہی بد تمیز لڑکی ہو تم تو... زواز مصنوعی

سے بولا

جی بالکل میں بہت ہی بد تمیز ہوں.. اب نکلیے یہاں سے... وہ اسے کمرے سے نکالنے پہ بضد تھی

ہاں بہت ہی بد تمیز ہو لیکن پھر بھی میری ہو... زوار نے اسے نزدیک آکر سرگوشی کی

... اتنا نزدیک آنے پہ اس سے پہلے کہ میرم کچھ اٹھا کر اس کے سر پہ مارتی وہ فوراً باہر کو بھاگا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

... میرم دروازہ بند کر کے مسکراتے لگی

.. اگلی صبح شاہ ہاؤس کے لیے قیامت خیز ثابت ہوئی تھی

ہر چینل پر رضا شاہ اور عمر شاہ کا نام چل رہا تھا... شوکت رحمانی کے ساتھ وہ دونوں بھی لڑکیوں کی اسمگلنگ میں ملوث تھے.. سب کچھ راتوں رات ہوا تھا.. دونوں بھائیوں کو پہلے خبر ہوتی تو شاید وہ کچھ کر لیتے... لیکن اب سب کچھ ان کے ہاتھ سے نکل چکا تھا

جس وقت وہ نیوز دیکھ رہے تھے ٹھیک اسی وقت پولیس انکے گھر کی دہلیز پار کر رہی تھی.... پولیس اور شاہ ہاؤس میں ...!!

اس سے پہلے کہ وہ لوگ لاونچ میں داخل ہوتے زوار نے انہیں وہی روک کر کچھ دیر انتظار کو کہا تھا..... وہ کبھی .. بھی انہیں اندر جانے کی اجازت نہیں دے سکتا تھا



پولیس باہر ہی رہی.. زوار شاہ گھر کے اندر گیا.. سامنے ہی صوفوں پر

.. رضا شاہ اور عمر شاہ سپید پڑتی رنگت لیے بیٹھے تھے

... ٹی وی پر انکے گھر کی لائیو کوریج دکھائی جا رہی تھی

زوار کو دیکھ کر عمر شاہ دوڑ کر اسکی جانب بڑھے

زوار بیٹا ایک دفعہ ہمیں بچالو... دیکھو اس مشکل وقت میں کوئی ہمارا ساتھ نہیں دے رہا... کوئی کال اٹینڈ نہیں کر رہا... پلیز تم کچھ کرو... پولیس ہمیں اریسٹ کر لے گی تو بہت بدنامی ہوگی... وہ منت بھرے لہجے میں بول رہے تھے

واہ بابا جان خود پہ بات آئی تو آپکو انسلٹ یاد آگئی.. یہی ہونا چاہیے آپ لوگوں کے ساتھ.. دوسروں کی بہن بیٹیوں کو بیچتے ہوئے آپ نے ایک لمحے کو بھی اپنے گھر کی عزت کا نہیں سوچا؟... عورت کی آپکے سامنے کوئی عزت نہیں ہے لیکن اسلام نے اور معاشرے نے اس کے بھی کچھ حقوق مرتب کیے ہیں... آپ نے جو بویا ہے وہ کاٹنے پہ اتنا پریشان کیوں ہو رہے ہیں... زوار نے انہیں آئینہ دکھایا

زوار بیٹے پلیز ایسے ہمیں بے یار و مددگار نہ چھوڑو اس وقت صرف تم ہی ہمارے لیے کچھ کر سکتے ہو.. رضا شاہ نے التجا کی

معذرت تایا جان... میں ظالموں کا ساتھ نہیں دیتا... بہتر یہی ہے آپ خود باہر چلیے جائیں میں پولیس کو اندر نہیں لانا چاہتا اس گھر میں میرے خاندان کی عورتیں بھی ہیں... زوار ان کے ساتھ کسی قسم کی رعایت نہیں کرنا چاہتا تھا

تبھی رضا شاہ نے عثمان کی طرف دیکھا... وہ بھی نظر جھکا گیا

.. انکا اپنا بیٹا تو رات کا گھر ہی نہیں لوٹا تھا

اب انکے پاس گرفتاری دینے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا... دونوں بھائی شرمساری سے دروازے کی طرف بڑھ رہے تھے جب انہیں کسی کی آواز سنائی دی

زوار پلیز میرے بابا اور چچا کو بچالو... میں انہیں بے عزت ہوتے نہیں دیکھ سکتی... پلیز زوار میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں... یہ میرم کی آواز تھی جو ہاتھ باندھے زوار کے آگے کھڑی اپنے باپ اور چچا کے لیے بھیک مانگ رہی تھی

www.kitabnagri.com

سوری میرم... میں کچھ نہیں کر سکتا.. شاید میں کچھ کر لیتا لیکن میں نے ان اجڑی ہوئی لڑکیوں کو دیکھا ہے جو ان درندوں کے ہتھے چڑھی تھیں... میں تمہارے لیے ان لڑکیوں کی عزتوں کی پامالی معاف نہیں کر سکتا... زوار نے دو ٹوک انداز میں اس پہ واضح کیا

اس سے زیادہ دونوں بھائی دیکھ نہیں سکتے تھے لہذا باہر کی طرف بڑھے.. پولیس انکے باہر نکلتے ہی انہیں گرفتار کر چکی تھی

پچھے رضوانہ بیگم اور نصرت بیگم رو رہی تھیں... نائلہ پھپھو انہیں چپ کروانے کی ناکام کوشش کر رہی تھیں... انہیں زوار نے بہت پہلے ہی انکے بھائیوں کی اصلیت بتادی تھی اسلیے وہ شاک میں نہیں تھیں

... سب ایک دوسرے سے نظریں نہیں ملا پارہے تھے

زوار اپنے کمرے میں چلا گیا... کچھ بھی تھا لیکن انکے ساتھ اسکا رشتہ تھا... وہ اس خبر کو رکھوا سکتا تھا لیکن اس نے ایسا نہیں کیا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

کچھ دن پہلے وہ ان چند لڑکیوں سے ملا تھا جنہیں یہ گروہ اغوا کر کے بیرون ملک بھیجنے کی تیاری میں تھا.. لیکن بروقت ریٹ سے وہ لڑکیاں اسمگلنگ سے بچ گئی تھیں

مگر جب انہیں انکے گھر واپس لے جایا گیا تو سات میں سے کسی ایک کے گھر والوں نے بھی اپنی بیٹی قبول کرنے سے انکار کر دیا.. اس وقت زوار کو ان لڑکیوں کے چہروں پر پھیلی بے یقینی بہت دکھ دے رہی تھی... مجبوراً ان سب کو دار لاماں میں چھوڑنا پڑا

وہ ان لڑکیوں کے گنہگاروں کو معاف نہیں کر سکتا تھا

اپنی سوچوں میں مگن زوار کو دروازے پہ ہونے والی دستک نے چونکایا

یس... اس نے آنے والے کا اجازت دی

مجھے کچھ بات کرنی ہے تم سے... سفیان شاہ کی آواز پر اس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا

www.kitabnagri.com

اسکے ہاتھ میں وہی بیگ تھا جو وہ آتے ہوئے ساتھ لایا تھا

بولو... نہ چاہتے ہوئے بھی زوار نے اجازت دی

مجھے نہیں معلوم تھا میرم تمہاری منکوحہ ہے... اگر پتہ ہوتا تو کبھی ایسی بات نہ کرتا... آئی ایم ریٹی سوری زوار
..... سوتیلے سہی لیکن تم میرے بھائی ہو اور میں ابھی اتنا نہیں گرا کہ اپنی بھابھی سے

اس نے بات ادھوری چھوڑی

جو بات کرنی ہے وہ کرو... زوار نے ضبط سے کہا

میں یہاں سے جا رہا ہوں... مجھے پتہ ہوتا کہ میرا باپ اتنا گرا ہوا انسان ہے تو کبھی یہاں نہ آتا.. اور ایک بات
کلئیر کر دوں... مجھے باپ کا نام نہیں چاہیے تھا مجھے باپ
کاپیار چاہیے تھا... مجھے ایک فیملی چاہیے تھی لیکن شاید یہ سب کچھ میری قسمت میں نہیں ہے... میں یہاں رہ کر
تم لوگوں کی پریشانیوں میں اضافہ نہیں کرنا چاہتا... اسی لیے جا رہا ہوں... میری وجہ سے تمہارا دل دکھا سکے
لیے معاف کر دینا... اللہ حافظ... سفیان بات مکمل کر کے جانے کے لیے مڑا

www.kitabnagri.com

رکھو سفیان... زوار کی آواز پر وہ رک گیا

تم یہیں رہو گے اس گھر کے بیٹے ہو تم... آؤ میں سب سے تمہارا تعارف کروا دیتا ہوں.... وہ حیران کھڑے
سفیان کو لیکر لاؤنج میں آیا سب اپنی اپنی جگہ پر موجود تھے

یہ وقت مناسب تو نہیں... لیکن جہاں اتنے راز کھلے ہیں وہاں ایک راز اور سہی... زوار کی آواز پر سب نے سر .. اٹھا کر اسے دیکھا

سفیان میرا بھائی ہے... میرے باپ نے دوسری شادی کر رکھی تھی اور اپنی بیوی کو چھپا کے رکھا تھا... میرے تایا جان نے سفیان کی ماں سے وعدہ کر رکھا تھا کہ وہ اپنی بیٹی میرم شاہ کو انکی بہو بنائیں گے... ماں کے مرنے کے بعد یہ یہاں اپنی ماں سے کیا گیا وعدہ پورا کروانے آیا تھا... سب ششدرہ بیٹھے اسکو سن رہے تھے

اپنے باپ کی اصلیت جاننے کے بعد یہ یہاں سے جانا چاہ رہا تھا لیکن میں نے اسے روک لیا... جتنا حق ہمارا ہے اس گھر پہ اتنا ہی حق اسکا بھی ہے... ماما آپکو کوئی اعتراض تو نہیں ہے... زوار نے ماں سے پوچھا

www.kitabnagri.com

اس سے پہلے وہ کوئی جواب دیتیں میرم دھپ دھپ کرتی سیڑھیاں عبور کر کے اپنے کمرے میں چلی گئی

... سب کی نظریں میرم کے جانے پہ تھیں

اسکی فکر نہ کریں... آپ بتائیں آپکو کوئی اعتراض ہے؟.. زوار انکی نظروں کا مفہوم سمجھ کر پھر سے گویا ہوا

نہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں... یہ تو ویسے بھی چند دنوں میں مجھے بیٹے کی طرح ہی عزیز ہو گیا ہے... رہی بات شوہر کی بے وفائی کی تو انہوں نے مجھے کبھی اعتبار نہیں سونپا تھا لہذا ان سے بھی مجھے کوئے شکوہ نہیں... انہوں نے نم آنکھیں صاف کرتے ہوئے فراخ دلی کا مظاہرہ کیا

سفیان چل کر انکے گھٹنوں کے پاس بیٹھ گیا

آپکو مجھ سے کوئی شکایت نہیں ہوگی... اور مجھے بس ماں کا پیار چاہیے اور کچھ نہیں... اس نے نمناک لہجے میں کہا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

.... میں تمہاری ماں ہی ہوں بیٹا... انہوں نے بے اختیار اسکا سر چوما

... طبیعت کی خرابی کے باوجود وہ شام کو میرم کے کمرے میں موجود تھا

..میرم بیڈپہ بیٹھی تھی

کیسی ہو... زوار نے بولنے میں پہل کی

میرا باپ اور چچا جیل میں ہیں.. بھائی کا صبح سے فون بند ہے.. اور پھر مجھے آج معلوم ہوا ہے کہ تم نے اس شخص کو گھر میں رہنے دیا جو مجھے اپنا ناچاہتا تھا... اس سب کے باوجود بھی تم مجھ سے اگر یہ سننا چاہتے ہو کہ میں ٹھیک ہوں تو ہاں میں ٹھیک ہوں.. اسکے لہجے میں تلخی ہی تلخی تھی

میرم تم ہمیشہ ایسے ہی کرتی ہو.. صرف اپنا سوچتی ہو... کبھی اپنی "میں" سے نکل کر مجھے بھی سمجھنے کی کوشش کرو... میں بھی اتنا ہی پریشان ہوں جتنا تم ہو... میرے بھی تایا اور بابا جیل میں ہیں چاہے وہ اپنے گناہوں کی وجہ سے مشکل میں ہیں لیکن ہیں تو مشکل میں نا.. مجھے بھی تکلیف ہو رہی ہے... اور رہی بات سفیان کی تو اپنی عقل استعمال کرو میرم شاہ... اس سے تمہارا رشتہ تمہارے باپ نے طے کیا تھا اسکو اس گھر میں رکھنے کا فیصلہ بھی تایا جان کا تھا... اس وقت بھی میں کچھ کہتا تو تمہیں برا لگتا تھا کہ کیوں تمہارے بابا کے خلاف جارہا ہوں... جب وہ تمہارا نام لیتا تھا تب یہاں تکلیف ہوتی تھی... اس نے اپنے دل کی طرف اشارہ کیا

لیکن میں کیوں تمہیں بتا رہا ہوں تم تو دنیا کی سب سے مظلوم بندی ہونا.. سارے دکھ تمہارے ہیں. تم روم لاک کر کے جی بھر کر رو لو... باہر والوں کا کیا ہے جیسے یا میریں تمہاری بلا سے.... زوار کو کبھی ہی غصہ آتا تھا لیکن جب آتا تھا تو سامنے والے کے اوسان خطا کر دیتا

وہ جیسے آیا تھا ویسے ہی چلا گیا اور میرم اپنا احتساب کرنے کو اکیلی رہ گئی

کنزہ تم کیا کہو گی اسے... مشعل نے پریشانی سے کوئی چو تھی دفعہ اپنا سوال دہرایا لیکن کنزہ نے کوئی جواب نہ دیا

... وہ اس وقت ایک فائیسٹار ہوٹل کی لفٹ میں موجود تھیں

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

فہد کے دوبارہ بلانے پہ مشعل نے کنزہ کے کہنے پہ آنے کی ہامی بھر لی تھی

اور اب کنزہ مشعل کے ساتھ فہد کے بتائے ہوئے روم میں جا رہی تھی

مطلوبہ کمرے کے دروازے پہ پہنچ کے کنزہ نے مشعل کی طرف دیکھا

تم باہر ہی رہو گی... پانچ منٹ بعد تمہیں آواز سنائی دے گی تو تم نے اندر آنا ہے... اگر کوئی گڑبڑ ہوئی تو تم نے کمرے میں نہیں آنا بس یہاں سے نکلنے کی کرنی ہے... کنزہ نے سختی سے کہا

لیکن کنزہ تم... مشعل اس کے لیے فکر مند تھی

میرا اس نے جو بگاڑنا تھا بگاڑ لیا... اب تم نے اپنے لیے ہمت کرنی ہے... بی بیو... کسی کی نظروں میں آئے بنا یہاں سے جانا ہے تم نے انڈر سٹینڈ... کنزہ نے دوبارہ اسے سمجھایا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

مشعل نے سر ہلا دیا... کنزہ اندر چلی گئی

آئیے آئیے مشعل صاحبہ بڑا انتظار کروایا آپ نے... دروازہ کھلنے کی آواز پہ فہد شاہ نے بنا پلٹے کہا... اسے یقین تھا اس وقت صرف مشعل ہی ہو سکتی ہے

... لیکن افسوس فہد شاہ تمہارا انتظار رائیگاں گیا... چہ چہ

کنزہ کی آواز پہ وہ سیدھا ہوا اسے وہاں دیکھ کر فہد کو حیرانی ہوئی

تم.. تم کیا کر رہی ہو یہاں... اس نے چیختے ہوئے پوچھا

اپنا بدلہ لینے آئی ہوں... کنزہ نے بیگ میں موجود ہاتھ سامنے کیا تو اسکے ہاتھ میں پسٹل تھا



... جسے وہ فہد پہ تان چکی تھی

تم.. تمہارا دماغ خراب ہے... یہ کھلونا نہیں ہے یہ چل بھی سکتا ہے... نیچے کرو اسے... فہد بے یقینی سے بولا

چلانے کے لیے ہی اسے لائی ہوں مسٹر فہد شاہ... تم کیا سمجھتے تھے تمہارا یہ گھناؤنا کھیل کبھی ختم نہیں ہوگا... ایک کے بعد ایک لڑکی کی عزت تار تار کرتے ہوئے تمہیں ایک دفعہ خدا یاد نہیں آیا... لیکن اب بس بہت ہو گیا... تمہارا کھیل آج ہمیشہ کے لیے ختم ہونے والا ہے... کنزہ کی آواز بے تاثر تھی

فہد شاہ کے رونگٹے کھڑے ہو گئے.. اسکے پاس پسٹل تھی لیکن وہ الماری میں موجود بریف کیس میں تھی... یعنی وہ مکمل طور پر اس لڑکی کے رحم و کرم پہ تھا

... تبھی اسکے دماغ میں خیال کو ندا

دیکھو کنزہ... ہمارے درمیان جو بھی اختلاف ہیں ہم انہیں بیٹھ کے حل کر سکتے ہیں اور.... وہ بات کرتے کرتے آہستہ سے پیچھے کو جا رہا تھا

www.kitabnagri.com

... جیسے ہی وہ ڈریسنگ پہ موجود گلڈان کو اٹھانے کے لیے مڑا کنزہ نے فائر کھول دیا

جو سیدھا اسکی کمر میں لگا.. ایک کراہ کے ساتھ وہ زمین پہ گرا تھا

کنزہ نے بنا کچھ سوچے دو فائر مزید کیے... اسکے ہاتھ کانپ رہے تھے.. تبھی وہ جو سر پہ گولی لگانا چاہتی تھی وہ فہد کی ٹانگ پہ لگی تھی

مشعل فائر کی آواز سن کے کمرے میں داخل ہوئی

کنزہ یہ... یہ کیا... وہ گبھرائی ہوئی تھی

موبائیل نکالو اسکی جیب سے مشعل... کنزہ چلائی

... مشعل فوراً کراہتے ہوئے فہد کی طرف گئی اور اسکی جیب ٹٹول کر موبائیل نکالا

www.kitabnagri.com

بھاگو مشعل.. جلدی کرو... کنزہ کو باہر سے دوڑنے کی آوازیں آرہی تھی.. یقیناً پستل چلنے کی آواز باہر گئی.. تبھی وہ چلائی تھی

کنزہ تم... مشعل نے اسکی جانب دیکھا تبھی دروازہ کھلا تھا تین چار لوگ اندر داخل ہوئے

مشعل دروازے کے پیچھے چھپ گئی تھی

جبکہ کنزہ ہاتھ میں پستول لیے سب کے سامنے کھڑی تھی

اس سے پہلے کہ وہ لوگ کنزہ کو پکڑتے یا فہد کی طرف بڑھتے.. کنزہ نے پستول اپنی کنپٹی پہ رکھ کے گولی چلائی تھی

دیکھتے ہی دیکھتے وہ نیچے گر گئی... فہد جو تکلیف سے دوہرا ہوا تھا وہ بھی یہ منظر دیکھ کر ششدر رہ گیا

پورا کرا مردوں اور عورتوں سے بھر چکا تھا.. انہی سب میں مشعل جو منہ پر ہاتھ رکھے اپنی چیخوں کو روک رہی .. تھی وہ چھپ چکی تھی

.. تبھی لوگوں کو دھکیلتے ہوئے فہد کا ڈرائیور فہد تک پہنچا تھا.. وہاں موجود لوگوں نے پولیس کو کال کر دی تھی

... فہد کو ہاسپٹل لے جایا جا چکا تھا

.... پولیس کے آنے سے پہلے لوگوں کا جھر مٹ چھٹ چکا تھا.. مشعل بھی ہمت کرتی ہوئی وہاں سے نکل گئی

... وہ میرم کے کمرے سے نکل کر سیڑھیاں اتر رہا تھا جب موبائیل کی بیل بجی

... چٹھہ صاحب کہ کال تھی نہ چاہتے ہوئے بھی اسے اٹھانی پڑی

... چٹھہ صاحب آپکو بولا بھی تھا جتنا مرضی پریش پڑے آپ نے اس آدمی کا نہیں چھوڑنا

رسمی سلام دعا کے بعد زوار بولا تھا

وہ تو ٹھیک ہے زوار صاحب لیکن میں نے آپکو فہد صاحب کا بتانے کے لیے کال کی ہے... چٹھہ صاحب بے چینی سے بولے

فہد کا... زوار کے لہجے میں حیرت تھی

جی فہد صاحب کا... ان پہ کسی لڑکی نے قاتلانہ حملہ کر کے خودکشی کر لی ہے.. فہد صاحب کی حالت بہت کریٹیکل ہے... چھٹھ صاحب کی اطلاع پر زوار کے چلتے قدم رکے تھے

وہاٹ... وہ ٹھیک تو ہے نا.... زوار پریشانی سے گویا ہوا

ابھی کچھ نہیں کہا جاسکتا زوار صاحب.... میں اسی ہاسپٹل میں اپنے عزیز کی عیادت کے لیے آیا تھا ڈاکٹر زکافی نا ... امید ہیں... آپ جلدی پہنچیں

www.kitabnagri.com

. میں ابھی آ رہا ہوں

آپ مجھے ایڈریس ٹیکسٹ کریں.... وہ دوڑتا ہوا باہر کی طرف بھاگا تھا

زوار کہاں کا رہے ہوا تنی جلدی میں... تبھی عثمان نے پیچھے سے پکارا تھا

عثمان فہد ہاسپٹل میں ہے اسکی حالت کافی خراب ہے.. میں تمہیں ہاسپٹل کا نام ٹیکسٹ کرتا ہوں تم تائی لوگوں... کو لیکر فوراً پہنچو.. زوار تیزی سے بولتا باہر نکل گیا تھا

چٹھ صاحب کے بتائے ہوئے ہاسپٹل تک پہنچتے پہنچتے اسے ڈھیروں کالز آچکی تھیں.. کچھ کالز ریسپونڈ کرنے کے بعد اس نے نمبر آف کر دیا تھا

ہاسپٹل کے ایمر جنسی وارڈ میں افراتفری مچی ہوئی تھی.. پولیس کی بھاری نفری وہاں موجود تھی... یقیناً یہ مرڈر کیس تھا لیکن رضا شاہ اور عمر شاہ کے کیس کی بدولت اس معاملے کو زیادہ اہمیت دی جا رہی تھی

.. پولیس آفیسر اسکی جانب بڑھا لیکن وہ اسے نظر انداز کرتا ایمر جنسی میں چلا گیا
وہ زوار شاہ تھا.. ملک کا نامور اینکر پرسن... کسی نے اسے روکنے کی کوشش نہیں کی تھی

ایمر جنسی روم کے باہر موجود ڈاکٹرز سے بات کر کے وہ ڈھے سا گیا تھا... ڈاکٹرز اسکی زندگی سے مکمل طور پر ناامید تھے

ڈاکٹرز سے بات کر کے اس نے اس روم کی جانب دیکھا جہاں وہ کڑیل جوان زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا تھا

اسے خود کو نارمل کرنے میں چند پل لگے تھے... وہ اسکا کزن تھا.. بچپن کا سا تھی... اسے اس حالت میں دیکھ کر ... اسے تکلیف ہو رہی تھی

کچھ دیر بعد وہ خود پہ ضبط کرتا ایمر جنسی سے باہر نکلا... اسے ابھی باہر کے معاملات دیکھنے تھے

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ایس پی صاحب اسے سارا واقعہ بتا رہے تھے... وہ لڑکی ہاسپٹل لانے سے پہلے مر چکی تھی... اسکی لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھجوا یا گیا تھا... اسکے پاس ایسی کوئی چیز نہیں تھی جس سے اسکی شناخت ہو سکتی... زوار بغور ایس پی صاحب کی بات سن رہا تھا جب اسکی نظر سامنے سے آتے عثمان اور انکے پیچھے تائی جان، سفیان، چچی جان، میرم اور عالیہ تھے

... وہ ایس پی صاحب سے معذرت کرتا انکی طرف آیا

زوار میرا بیٹا.. میرا بیٹا کیسا ہے... وہ ٹھیک ہے نا... تائی جان اسکی طرف لپکی تھیں

وہ ٹھیک ہو جائے گا آپ دعا کریں... زوار نے انہیں اپنے ساتھ لگاتے تسلی دی

تم مجھے بتاؤ ڈاکٹر زکیا کہتے ہیں.. وہ ٹھیک ہے.. میرا بیٹا میرا فہم... تائی جان رونے لگی تھیں... ایک دن میں ہی انہیں دوسری دفعہ دھچکا لگا تھا

اما آپ تائی جان کو سنبھالیں پلیز.... اس نے مسلسل روتی ہوئیں رضوانہ بیگم کو دیکھ کر نصرت بیگم کو کہا

www.kitabnagri.com

سفیان تم ان سب کو لیکر اس روم میں چلے جاؤ.. اور عثمان تم میرے ساتھ آؤ... زوار نے سفیان کو ہدایت دیتے ہوئے عثمان کو ساتھ لیا اور دوبارہ ایس پی نیامت علی کی طرف بڑھا

زوار... میرم کی رندھی ہوئی آواز سن کر وہ پلٹا تھا.. ہمیشہ کی طرح کالی چادر میں مقید رویا رو یا چہرہ اور سرخ آنکھیں اسکے دل کو کچھ ہوا

ہاں... وہ اسکے پاس آ کر نرمی سے بولا تھا... عثمان بھی اسکے پاس آ گیا... سفیان سب کو لیکر روم کی طرف جا رہا تھا

فادی ٹھیک تو

ہے نا.. تم پلیز مجھے سچ سچ بتاؤ... ڈاکٹر کیا کہتے ہیں.. میرم نے التجائیہ انداز میں پوچھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میرو دعا کرو بس... زندگی اور موت تو اللہ کے ہاتھ میں ہے نا ہم کون ہوتے ہیں اندازے لگانے والے.. ہریشان نہ ہو بس دعا کرو... اور پلیز سنبھالو خود کو.. تم ہمت ہار گئی تو تائی جان کا کیا ہو گا... زوار نے نرمی سے سمجھایا

... میرم آنسو صاف کرتی سب کے پیچھے چلی گئی

.. اسکے جاتے ہی عثمان نے سوالیہ انداز میں زوار کی طرف دیکھا

اسکی حالت بہت کریٹیکل ہے... ڈاکٹر ز مکمل طور پر ناامید ہو چکے ہیں.. کمر میں لگنے والی گولی جان لیوا ہے... تم ایمر جنسی میں جاؤ میں پولیس کو دیکھ لوں.... زوار رسائیت سے کہتا پولیس کی طرف بڑھا تھا جہاں سب اب سے کچھ دیر پہلے آئی اسکی فیملی کی طرف متوجہ تھے

دیکھیں زوار صاحب ہمیں آپکی فیملی کے بھی بیان لینے ہونگے... اسکے نزدیک آنے پہ ایس پی نیامت بولا تھا

... فی الحال میری فیملی کسی قسم کا بیان دینے کی پوزیشن میں نہیں ہے... آپ مجھے اس لڑکی کا بتائیں.. کچھ پتہ چلا

www.kitabnagri.com

زوار نے بات کا رخ بدلہ تھا

... نہیں ابھی تک اسکی شناخت نہیں ہو پائی... پوسٹ مارٹم رپورٹ آنے تک اسے مردہ خانہ میں رکھا گیا ہے

.. اوکے.. میں ذرا ڈاکٹر ز سے مل آؤں

جی شیور.. لیکن ایک بات یاد رکھیے گا ہمیں آپ کی فیملی کے بیان ضرور لینے ہیں.. ایس پی نے سختی سے کہا تھا

... وہ جاتے جاتے پلٹا

ایس پی صاحب میں کوئی عام بندہ نہیں ہوں جسے آپ کے ان اوجھے ہتھکنڈوں کی سمجھ نہیں آئے گی... زوار شاہ نام ہے میرا... اچھی طرح سے جانتا ہوں آپ کیس کا رخ کس طرف لے کر جانا چاہتے ہیں... اس کے لہجے میں ... بلا کی سختی تھی



www.kitabnagri.com

... اتنا مضبوط پلان ہونے کے باوجود وہ ایک لمحے کو سٹپٹا گیا تھا

آپ غلط سمجھ رہے ہیں.. میں صرف یہ جانا چاہتا تھا کہ انکی فیملی کو کسی پہ شک تو نہیں ہے... خود کو پر اعتماد بناتے ہوئے ایس پی نیامت بیگ دوبارہ گویا ہوا

ہنہ.. میری شکل پہ کہیں

میرا نہیں خیال بیوقوف لکھا ہوا ہے ایس پی صاحب... شوکت رحمانی کو کہنا وہ غلط سیچویشن کو کیش کرنا چاہ رہا ہے.. وہ کبھی بھی ہماری فیملی کو توڑ نہیں سکتا... امید ہے آپکو بھی سمجھ آگئی ہوگی... زوار نے کچھ ایسے لہجے میں... کہا تھا کہ ایس پی نیامت بھی اپنی صفائی میں کچھ نہیں بول پایا

وہ انکی چال کو سمجھ گیا تھا.. شوکت رحمانی چاہتا ہو گا اس کیس کو وہ زوار اور عثمان پہ ڈال دے... جائیداد کے حصول کے لیے کیا گیا اقدام قتل.. ہنہ... اس نے سر جھٹکا اور

... وہاں سے ایمر جنسی کی طرف جانے لگا تبھی عثمان ایمر جنسی روم سے نکلا تھا

زوار ڈاکٹر ز کہہ رہے ہیں فہد کا دوسرا آپریٹ کرنا ہے اور وہ کافی خطرناک ہے اس لیے اسکی فیملی کو آپریشن کی اجازت باقاعدہ کاغذات پر سائن کر کے دینی ہوگی

میں کر دیتا ہوں آگے جو اللہ کو منظور.. زوار نے کچھ دیر سوچ کر جواب دیا

نہیں وہ کہہ رہے سائن پیشٹ کی پیرنٹس یا بھائی بہن کو کرنے ہونگے

تم پلیز میرم کو لیکر آؤ۔۔ ٹائم کم ہے۔۔ عثمان وہی سے مڑ گیا

وہ میرم کو بلانے چلا آیا۔۔۔ اسے روم سے باہر ایک سائیڈ پہ لے جا کر ساری بات بتائی۔۔۔ میرم بہت ہمت کے بعد
... بھی اپنے آنسو کنٹرول نہیں کر پار ہی تھی

زوار اسے ساتھ لیے ایمر جنسی روم کے اندر موجود کین تک لایا۔۔۔ کاغذات پر سائن کرت ہوئے میرم کے ہاتھ
... کپکپا رہے تھے

وہ اس کا اکلوتا بھائی تھا۔۔ ماں باپ کا لاڈلہ بیٹا اور اسکا راج دلار بھائی۔۔۔ بہنوں کے دل بھائیوں کے معاملے میں
بڑے ہی نازک ہوتے ہیں۔۔ انکی ذرا سی تکلیف پر بہنوں کی جان نکل جاتی ہے۔۔۔ اور یہاں تو پھر زندگی اور موت
.. کا سوال تھا

www.kitabnagri.com

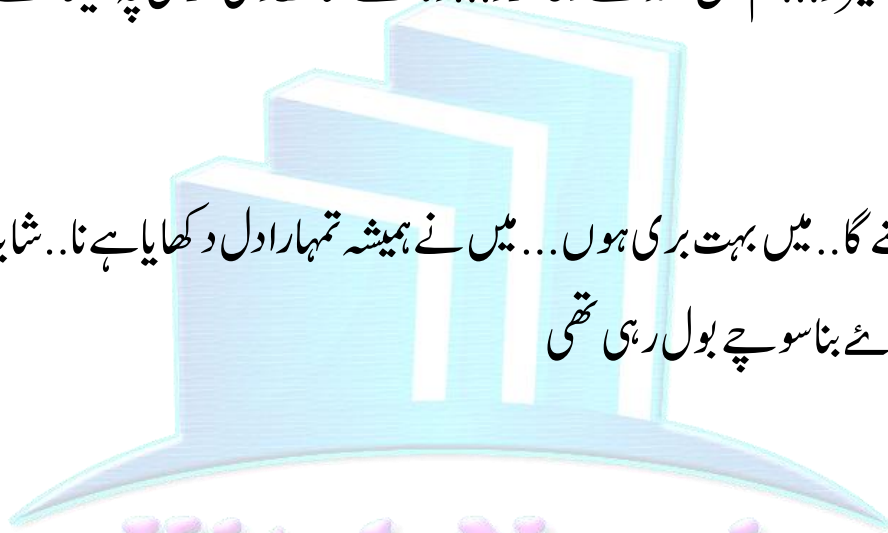
سائن کرتے ہی وہ کرسی پہ بے جان ہو کر گری تھی۔۔۔ زوار نے آگے بڑھ کر اسے سیدھا کیا تھا۔۔ اس پہ نظر
.. پڑتے ہی میرم بے اختیار ہوئی تھی

زوار میرا بھائی... پلیز اسے بچالو... میں آج دوسری دفعہ تم سے التجا کر رہی ہوں.. میرا بھائی کسی طرح بچالو
... پلیز.. کچھ کرو... وہ رو رہی تھی

... زوار کا دل مشکل میں پڑ گیا تھا.. اسکے بس میں ہوتا تو وہ کوئی جادو کی چھڑی گھما کر سب ٹھیک کر دیتا

سب ٹھیک ہو جائے گا میرو... تم بس اللہ سے دعا کرو... وہ اسکے ساتھ والی کرسی پہ بیٹھا اسے حوصلہ دے رہا تھا

میری دعا اللہ نہیں سنے گا.. میں بہت بری ہوں... میں نے ہمیشہ تمہارا دل دکھایا ہے نا.. شاید اسی کی سزا مل رہی
... ہے.. وہ روتے ہوئے بنا سوچے بول رہی تھی



اسکے یوں خود کو الزام دینے پہ زوار نے ارد گرد کی پرواہ کیے
www.kitabnagri.com
بنا اسکے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا تھا

ایسے نہیں کہتے میرو.. اللہ اتنی جلدی اپنے بندوں سے ناراض نہیں ہوتا.. تم دعا مانگو... اپنے رب کے حضور
اپنے بھائی کی زندگی کی بھیک مانگو.. وہ دینے والا ہے... ان شاء اللہ تمہیں ناامید نہیں لوٹائے گا... باقی رہی میری

بات تو تم نے کبھی بھی میرا دل نہیں دکھایا... اس لیے فضول باتیں مت سوچو... بس اللہ سے دعا کرو یہ مشکل ... وقت خیر و عافیت سے گزر جائے... وہ اسکے ہاتھوں پہ دباؤ ڈالے اسے حوصلہ دے رہا تھا

... میرم کو اسکی باتوں سے کچھ تشفی ہوئی

مجھے نماز پڑھنی ہے... اس نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا

ہاں آؤ میں تمہیں پرئیر روم میں چھوڑ آتا ہوں... زوار نے زمین سے اٹھتے ہوئے اس بھی بازو سے پکڑ کے اٹھایا تھا.. میرم اس وقت خود کو بے جان محسوس کر رہی تھی اسے زوار کے ہر طرح کے سہارے کی ضرورت تھی ... اور وہ یہ بات بنا کہے جانتا تھا

Kitab Nagri

اور کیمین میں موجود نرس حیرت سے سوچ رہی تھی کہ ابھی کچھ دیر پہلے اسکی ساتھی نرس زوار شاہ کی صورت کو دیکھ کر اسکے آگے بچھی جا رہی تھی لیکن وہ اس سے بالکل بے نیاز تھا اور آخر کار اسکی کولیگ زوار کو مغرور اور کھڑوس کا خطاب دیتی دوسرے وارڈ میں چلی گئی تھی اور ابھی وہی مغرور بندہ زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر سب سے بیگانہ ہو کر اس لڑکی کو تسلی دے رہا تھا.. اسکے انداز سے ہی لگ رہا تھا وہ لڑکی اس کی زندگی میں خاص اہمیت ... رکھتی ہے

سرکنزہ میڈیم ابھی تک نہیں آئیں.. مشعل میڈیم آئیں تھیں اور ابھی تک باہر نہیں نکلی انکی طبیعت بھی خراب لگ رہی تھی... فراز نے زوار کو کال کر کے بتایا تھا

جس دن کنزہ اسکے آفس سے نکلی تھی اسی وقت زوار نے اپنے ایک خاص ورکر کو اسکے پیچھے بھیجا تھا اسے اسکی دماغی حالت ٹھیک نہیں لگ رہی تھی... اور پھر وہی ہوا کنزہ ہو اس میں نہیں تھی سامنے سے آتی گاڑی دیکھ نہ ... پائی اور اسکا ایکسیڈینٹ ہو گیا

فراز جو اسکے پیچھے ہی آ رہا تھا زوار کو بتا کر کنزہ کو ہاسپٹل لے آیا.. زوار کے کہنے کے مطابق وہ مکمل طور پر کنزہ کی ... نگرانی کر رہا تھا

ہاسپٹل سے ڈسچارج ہونے کے بعد زوار نے اسے ایک اپارٹمنٹ لے کے دیا کنزہ نے مشعل کے بارے میں .. بھی اسے سب بتا دیا تھا

... فراز یہاں بھی انکی نگرانی کرتا تھا

زوار یہ سب کچھ شاید اپنے احساس جرم کو کم کرنے کے لیے کر رہا تھا.. اسکے خیال میں یہ سب اسکی فیملی کا کیا .. دھرا تھا اب اس پہ لازم تھا وہ اپنی حد میں رہتے ہوئے ان لڑکیوں کی مدد کرتا

فراز زوار شاہ کو انکی رپورٹ دیتا رہتا آج بھی فراز نے کنزہ کی غیر موجودگی کی اطلا دی تو وہ جو پہلے ہی پریشان تھا .. مزید پریشان ہو گیا

... اچھا میں کچھ دیر میں آتا ہوں ادھر... تم چوکس رہنا.. اس نے فراز کو ہدایت دیتے ہوئے کال بند کر دی

!... فہد کا آپریٹ ابھی جاری تھا... تاہم جان کی طبیعت کافی بگڑ چکی تھی... اور اب کنزہ کی پریشانی

... وہ ادھر سے ادھر ٹھلتا یہی سوچ رہا تھا آخر کنزہ کہاں جاسکتی ہے.... اسکا تو کوئی رشتہ دار بھی نہیں

... وہ اپنی سوچوں میں مگن تھا جب آپریشن تھیٹر کا دروازہ کھلا

اس نے چونک کے ڈاکٹر کو دیکھا

... میرم بھی کرسی سے اٹھ کر عثمان اور زوار کی طرف بڑھتے ہوئے ڈاکٹر کی طرف بھاگی

مسٹر زوار پیشٹ کی جان بچ گئی ہے لیکن.... ڈاکٹر نے فقرہ ادھر چھوڑا

لیکن کیا ڈاکٹر صاحب... میرم نے فوراً پوچھا تھا

آپکا بھائی ساری زندگی چل نہیں سکے گا... ڈاکٹر کے بولنے پہ میرم نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے دیوار کا سہارا لیا تھا

... عثمان اور زوار کے لیے بھی یہ خبر کسی شک سے کم نہیں تھی

ہم کسی اور جگہ سے اسکا علاج کروالیں گے کسی اچھے سے اچھے ہاسپٹل سے.. عثمان نے امید بھرے لہجے میں کہا

آپ انہیں جہاں مرضی لے جائیں یہ کبھی بھی اپنی ٹانگوں پہ کھڑے نہیں ہو سکے گے کیونکہ گولی نے پیشٹ کی

سپائنل کارڈ کو ہٹ کیا تھا.. جسکی وجہ سے سپائنل کارڈ کافی ڈیٹرج ہو چکا ہے.. تھینک یو ڈاکٹر... ہم پیشٹ سے کب

تک مل سکتے ہیں.. زور نے سنبھل کر پوچھا

ایک دو گھنٹے تک ہم انہیں روم میں شفٹ کر دیں گے پھر آپ مل سکتے ہیں.. ڈاکٹر دوبارہ آپڈیشن تھیٹر کی طرف

.. چلا گیا

عثمان تم تائی جان کو فہد کی طبیعت کے بارے میں بتا دو اور سفیان کو کہنا گھر سے کھانا لے آئے... زوار نے عثمان کو ہدایت دی... عثمان کے جانے کے بعد وہ میرم کی طرف مڑا تھا

وہ رو رہی تھی... زوار نے اسے شانوں سے پکڑ کر قریب پڑی ہوئی چیر پہ بٹھایا

میرم حوصلہ کرو یا... شکر کرو اللہ نے اسکی جان بچا دی ہے... ہم اسکا ٹریمنٹ کسی اچھی جگہ سے کروائیں گے.. ان شاء اللہ وہ ٹھیک ہو جائے گا... زوار نے اسے تسلی دینا چاہی لیکن وہ تو جیسے کچھ سن ہی نہیں رہی تھی بس.. زارو قطار رو رہی تھی

... اسکا جوان بھائی اب ساری زندگی اپنی ٹانگوں پہ کھڑا نہیں ہو سکے گا یہ صدمہ کم نہیں تھا

.. زوار اسے چپ کروانے کی کوشش کر رہا تھا جب اسکا موبائل بجا

... اس نے اپنا ایک نمبر بند کر دیا تھا لگاتار آنے والی کالز اور میڈیا کی گویع فشانیاں اسکا خون کھولا رہی تھیں

.. دوسرا نمبر جو چند اہم لوگوں کے پاس تھا وہ البتہ آن تھا

.. اس نے بے بسی سے روتی ہوئی میرم کی طرف دیکھا اور کال اٹینڈ کی

اسلام علیکم... بولو فراز.. اس نے عجلت میں فون کرنے کا مقصد پوچھا

وہاٹ... نہیں تم اسے ہاسپٹل نہ لے کے جانا... میں بیس منٹ میں آ رہا ہوں تم اسے ہوش میں لانے کی کوشش

... کرو... دوسری طرف سے جو کہا گیا وہ اسکی پریشانی ڈبل کر گیا تھا

اس نے کال بند کی عثمان کو میسج کر کے اپنے جانے کا بتایا اور میرم کی طرف متوجہ ہوا

اٹھو میرم.. تمہیں باقی لوگوں کے پاس چھوڑ آؤں.. یہاں اکیلے بیٹھنا ٹھیک نہیں... اور ہاں کسی پولیس والے سے بات کرنے کی ضرورت نہیں... ابھی مجھے ضروری کام سے جانا ہے.. واپس آکر ازکا بندوبست بھی کرتا ہوں.. زوار نے عجلت بھرے لہجے میں کہا

جاؤ تم جہاں جانا ہے... میں خود ہی چلی جاؤں گی.. میرم غصے سے بول کر اسکے جانے سے پہلے ہی وہاں سے چلی گئی... زوار اسے دیکھتا رہ گیا

اسکے پاس اتنا ٹائم نہیں تھا لیکن وہ میرم کو ایسے چھوڑ کر بھی نہیں جاسکتا تھا... تبھی اس کے پیچھے آیا

راہداری میں ہی میرم اپنے آنسا پونچھتی ہوئی نظر آئی... میرم... اس نے آواز دی لیکن وہ ان سنی کر گئی

... زوار نے پیچھے سے جا کر اسکا بازو پکڑا اور نسبتاً سنسان سائیڈ پر لے گیا

کیا ہوا ہے... اس کے نرم سے پوچھنے پر میرم کے آنسوؤں میں مزید روانی آگئی

رونے کے علاوہ بھی کبھی کچھ کر لیا کرو... بس اسی لیے میں سب سے کہتا تھا اتنا لاڈ پیار نہ دیں تمہیں... بس زبان ہی چلا سکتی ہوں دماغ بھی استعمال کر لیا کرو کبھی... اسکی برداشت ختم ہوگئی تھی تبھی وہ سختی سے بولا تھا

ہاں تو تم کرونا لپہ دماغ استعمال... ساری دنیا کی فکریں پالو تم... ہمارا اللہ وارث ہے... تم اپنا دماغ یوز کرو اور جاؤ یہاں سے... میرم بھی پھٹ پڑی

میرم میں آلریڈی بہت پریشان ہوں تم کیوں بلاوجہ مجھے مزید پریشان کر رہی ہو.. اب کی بار اسکے لہجے میں نرمی تھی.. میرم کی ہر تلخ بات وہ یوں ہی برداشت کر جاتا تھا

ہاں تو اسی لیے کہہ رہی ہوں جہاں جانا ہے... اس وقت ہمیں تمہاری سب سے زیادہ ضرورت ہے میرا بھائی ساری عمر کے لیے اپنا بچ ہو گیا ہے میرا باپ ہمارے ساتھ نہیں ہے لیکن تمہیں دوسروں کی فکریں پڑی ہوئی ہیں... میں پہلے ہی جانتی تھی تمہاری زندگی میں میری کوئی حیثیت نہیں اور آج مجھے اس بات کا ثبوت بھی مل گیا ہے.... وہ پھر سے بدگمان ہو رہی تھی

.. اس سے پہلے زوار کوئی جواب دیتا اسکا فون پھر سے بج اٹھا تھا

... زوار نے موبائیل نکال کر نمبر دیکھا اور پھر ایک نظر آنسو صاف کرتی میرم کو

... اس نے کال کٹ کی اور تیزی سے وہاں سے نکل گیا

... میرم کی بدگمانی پھر کسی وقت بھی دور کی جاسکتی تھی.. اس وقت کسی اور کو اسکی زیادہ ضرورت تھی

www.kitabnagri.com

... وہ جیسے ہی ہاسپٹل سے باہر نکلا رپوٹرز سیلاب کی طرح اسکی طرف بڑھے تھے

.. آج کا دن ہی براتھا... وہ گہرہ سانس بھر کر رہ گیا

مسٹر زوار شاہ آپ اس واقعے کے بارے میں کیا کہنا چاہیں گے... مائیکس کے ڈھیر اسکے سامنے کیا جا چکا تھا

میں فی الحال اس واقعے کے بارے میں کچھ بھی نہیں کہنا چاہتا... پیچھے ہٹے پلیز... اس نے مائیکس ہاتھ سے پیچھے ہٹانے چاہے

زوار شاہ آپ اپنے اوپر لگنے والے الزام کے بارے میں بھی کچھ نہیں کہیں گے... وہ آگے بڑھنے لگا تھا...
رپورٹر کی بات سن کر وہ وہی ٹھہر گیا

کیسا الزام.. اس نے ابرو اچکا کر پوچھا۔ انداز میں الجھن نمایاں تھی لیکن ساتھ ہی ازلی سختی بھی موجود تھی
یہی کہ یہ سب آپ اور آپکے بھائی نے کروایا ہے... اپنے تایا کی جائیداد ہتھیانے کے لیے.. آپ کے تایا جیل
.... میں ہیں انکے بیٹے پہ قاتلانہ حملہ کروایا گیا اور اب اگلا ٹارگٹ انکی بیٹی

شٹ اپ جسٹ شٹ اپ... آپ لوگ ہر انسان کو اپنے جیسا کیوں سمجھ لیتے ہیں... انسانیت کا گراف ابھی آپ
لوگوں کی ذہنیت کی طرح اتنا نیچے نہیں گرا.. اور جہاں تک بات ہے آپکے سوالی کی تو ایسا سوال کرنے اور الزام
لگانے سے پہلے اپنی معلومات کو اپڈیٹ کر لیا کریں... میرے تایا جان کی ضمانت ہو چکی ہے فہد شاہ کی جان بھی
بچ چکی ہے... رہا انکی بیٹی کا سوال تو وہ پہلے ہی میرے نکاح میں ہے دو تین دن تک ولیمہ کریں گے ہم لازمی اٹینڈ
کیجیے گا... اور آئندہ اپنی زبان کھولنے سے پہلے یاد رکھیے گا.. زوار شاہ اب کی بار آپکی سینئرٹی کا لحاظ نہیں کرے
گا... وہ سخت لہجے میں کہتا آگے بڑھا تھا

اسکے انداز اور لہجے میں اتنی سختی تھی کہ دوبارہ کسی رپورٹر کو اسے روکنے یا سوال کرنے کی ہمت نہ ہوئی

?

مشعل کو ہوش آچکا تھا... بخار کی شدت کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گئی تھی... فراز، زوار کے کہنے پر کئی دفعہ دروازہ ناک کرچکا تھا بالآخر اس نے ڈپلیکیٹ چابی سے دروازہ کھولا تو مشعل سامنے ہی فرش پر بے ہوش پڑی ملی

..

اس نے فوراً زوار کو انفارم کیا... زوار کے آنے تک وہ کچھ کچھ ہوش میں آچکی تھی

فراز اسکی کنڈیشن کے بارے میں بتا رہا تھا جب ادھر ادھر دیکھتے زوار کی نظر رائٹنگ ٹیبل پر پڑے پیپر اور پنسل پر پڑی

اس نے پیپر اٹھایا... وہ کنزرویٹو تحریر تھی

زوار مجھے اندازہ ہے یہ خط سب سے پہلے تم ہی پڑھو گے کیونکہ جو میں کرنے جا رہی ہوں وہ سب دیکھنے کے بعد... مشعل کو شاید ہی ہوش ہو

زوار میں جان چکی ہوں فہد شاہ تمہارا کزن ہے... میں شاید یہ سب نہ کرتی اگر مجھے اپنے مشعل اور ہمارے جیسی کئی لڑکیوں کی پرواہ نہ ہوتی... تمہارا بہت شکریہ... تم نے مشکل وقت میں میرا ساتھ دیا... اور تمہارے خاندان کے فرد کو نقصان پہنچانے کے لیے معذرت... میں اگر ایسا نہ کرتی تو وہ درندہ جانے مزید کتنی لڑکیوں کو تباہ کر دیتا ..

آخری بات.. تم ٹھیک کہتے تھے لڑکوں کا کوئی قصور نہیں ہوتا... ہم لڑکیاں ہی قصور وار ہوتی ہیں.. ہم چاہیں تو کسی کی جرات نہیں ہو سکتی کہ ہم پر بری نظر ڈالے لیکن افسوس ہم خود ہی لڑکوں کے خوبصورت چنگلوں میں پھنس جاتی ہیں ..

... ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا

کنزہ ہاشمی

زوار اسکا خط پڑھ کر شذر رہ گیا تھا.. اسے کنزہ سے اس قدر ہمت کی توقع نہیں تھی

... سر سب ٹھیک ہے.. فراز کے متوجہ کرنے پر وہ اپنی سوچوں سے نکلا

ہاں.. تم ایسا کرو مشعل کو ہمارے گھر لے جاؤ.. میں چوکیدار اور ملازمہ کو فون کر دیتا ہوں... وہ مشعل کو دیکھتے

ہوئے بولا

اسکی طبیعت خراب

تھی وہ اسے کہیں اور ٹھہرانے کا رسک نہیں لے سکتا تھا

.. ٹھیک ہے سر... فراز نے سر ہلایا

میں چلتا ہوں... تم پلیز احتیاط کرنا... مجھے تم پہ پورا اعتماد ہے... اور ہاں یاد رکھنا اعتماد توڑنے والوں کو میں کبھی

معاف نہیں کرتا... وہ فراز کے شانے پہ ہاتھ رکھ کر بہت کچھ جتا گیا تھا

آپ فکر نہ کریں سر میں آپکا اعتماد کبھی بھی نہیں توڑوں گا... فراز نے یقین دہانی کروائی

وہ سر ہلا کر اپارٹمنٹ سے نکل آیا... گاڑی میں بیٹھ کر اس نے چند ضروری کالز کیں اور پھر کچھ دیر تک آنے

. والے وقت کے بارے میں پلان کرنے کے بعد گاڑی کا رخ دوبارہ ہاسپٹل کی طرف کیا

تائی جان بیٹی کی معذوری کے بارے میں جان کر بہت آزرده تھیں... ہاسپٹل آکر وہ کچھ دیر انکے پاس بیٹھا اور پھر زب ساری فیملی کو فہد سے ملوانے کے بعد گھر جانے کا کہا

مشعل کے بارے میں وہ ماما سے بات کر چکا تھا... ماما کو کوئی اعتراض نہیں تھا... زوار کو یقین تھا باقی سب بھی اعتراض نہیں کریں گے

.. سب جانے کے لیے تیار تھے بس میرم رکنے کی ضد کر رہی تھی

میں نہیں جاؤنگی چچی جان... مجھے اپنے بھائی کے پاس رکنہ ہے... زوار دروازہ کھول کر اندر آ رہا تھا جب میرم کی آواز اسکے کانوں میں پڑی

یہاں رہ کر تم کیا کروگی.. ساری رات ڈسٹرب رہوگی اور پھر میں ہوں نا یہاں.. تم صبح جلدی آجانا... کسی اور کے کچھ کہنے سے پہلے ہی زوار نے اسے سمجھانا چاہا

تم ہو تو میں کیا کروں... تمہیں ابھی کوئی ضروری کال آگئی تو پھر چلے جاؤ گے... سوری میں اپنے بھائی کو تمہارے رحم و کرم پر نہیں چھوڑ سکتی... وہ تلخی سے گویا ہوئی

میرم یہ تم کس لہجے میں زوار سے بات کر رہی ہو... رضوانہ بیگم اپنی خراب طبیعت کی پرواہ کیے بنا اونچی آواز میں بولیں

کوئی بات نہیں تائی جان... یہ اگر رکنہ چاہتی ہے تو رک جائے... آپ لوگ چلے جائیں.. اس نے اسکی تلخی کو نظر انداز کر دیا

زوار میں یہاں رک جاتا ہوں تم صبح سے بھاگ دوڑ کر رہے ہو... کچھ دیر ریسٹ کر لو.. عثمان نے اسے جانے کی پیشکش کی

نہیں عثمان... ابھی مجھے یہاں کچھ معاملات دیکھنے ہیں... ڈی ایس پی احب کی کال آئی تھی کچھ دیر تک وہ آئیں گے... ایسے میں میرا یہاں ہونا ضروری ہے.. تم بس اپنا موبائیل آن رکھنا... ایمر جنسی کی صورت میں تمہیں کال کر دوں گا... اس نے رسائی سے کہا

... عثمان اسکی بات سمجھ کر سب کو لیکر چلا گیا

... اب کمرے میں وہ دونوں موجود تھے... زوار اپنی جگہ پہ کھڑے ہو کر اسے دیکھتا رہا

میرم اسکی نظروں سے خائف

.. ہو کر کمرے سے جانے کے لیے اٹھی

Kitab Nagri

بیٹھ جاؤ.. زوار کی آواز پر وہ رکی

مم.. میں فہد کے روم میں جا رہی ہوں.. اس نے اپنے جانے کی وجہ بتائی

... درحقیقت جتنی باتیں وہ اسے سنا چکی تھی اسکے بعد وہ اسکے سامنے بیٹھنے سے خوف کھا رہی تھی

..... دو گھنٹے تک اب اس سے دوبارہ ملنے کی پرمیشن نہیں سو آرام سے بیٹھ جاؤ

... زوار کے کہنے پر چارونچار اسے واپس بیٹھنا پڑا

وہ کچھ دیر تک اسے دیکھتا رہا... اسے حقیقت

... اس کی باتوں سے تکلیف پہنچی تھی

میرم تم.... وہ کچھ بولنے ہی لگا تھا جب اس کا فون بجا

.. موبائیل نکال کر دیکھا تو ڈی ایس پی صاحب کی کال تھی.. اس نے کال اٹینڈ کی

... اسلام علیکم سر

.. جی جی.. میں یہی ہوں

... اوکے میں ابھی آتا ہوں

... موبائیل پہ بات کرنے کے بعد اس نے میرم کو دیکھا جو ابھی تک سر جھکا کے بیٹھی تھی

... اس نے ساری باتیں پھر کبھی کہنے کے لیے چھوڑیں اور کمرے سے نکل گیا

.. میرم بند دروازے کو دیکھتی رہ گئی

... دودنوں بعد فہد کو ڈسچارج کر دیا گیا تھا

... رضا شاہ اور عمر شاہ اپنا اثر و رسوخ استعمال کر کے ضمانتیں کروا چکے تھے

.. میرم آج صبح ہی گھر گئی تھی اور شام میں فہد کو ڈسچارج کر دیا گیا تھا

فہد اپنی معذوری کے بارے میں سن کر

بالکل

... خاموش ہو گیا تھا

.. زوار اور سفیان فہد کو لیکر گھر آئے تھے

رضاشاہ بیٹے کی لاچاری دیکھ کر ڈھے گئے

اپنی اس اولاد کے مستقبل کے لیے انہوں نے کیا کچھ نہیں کیا تھا اور وہی اولاد اپنا بوجھ خود اٹھانے سے بھی بے
بس تھی



Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

... اس وقت سب فہد کے کمرے میں تھے

یہ سب میرے گناہوں کا نتیجہ ہے.. میں کسی کی اولاد کے لیے طر اسوچتا تھا نا اسی لیے اللہ نے مجھے اپنی اولاد کا

دکھ دکھایا ہے... یہ سب میرا اپنا کیا دھرا ہے... میں کسی کے ساتھ انصاف نہ کر سکا.. میں قصور وار ہوں اس

سب کا.. میں قصور وار ہوں. رضا صاحب ہدیائی انداز میں چیخ رہے تھے

سب ان کے انداز سے دکھی تھے... نائلہ پھپھو نے جا کر انہیں گلے لگایا

آپ اپنے گناہوں کی معافی مانگیں بھائی صاحب.. وہ معاف کرنے والا ہے ان شاء اللہ آپکو بھی معاف کر دے گا... بھائی کی حالت دیکھ کر انکا دل کٹ رہا تھا

میں نے تمہارے ساتھ بھی بہت ظلم کیا ہے نائلہ.. ساری عمر میری ہٹ درمی کی وجہ سے تم تنہا رہی.. مجھے معاف کر دو.. مجھے معاف کر دو.. انہوں نے بہن کے آگے ہاتھ جوڑ دیے

نہ بھائی صاحب مجھے گنہگار نہ کریں میرے نصیب میں ہی یہ سب لکھا تھا... وہ تڑپ کر بھائی کے جڑے ہاتھ چومنے لگیں

تبھی عمر شاہ نے انکے سر پہ ہاتھ رکھا

... نائلہ مجھے بھی معاف کر دو یہ سب ہماری کی گئی زیادتیوں کا صلہ ہے

Kitab Nagri

انکے لہجے میں نمی تھی

آپ دونوں ایسا کیوں کہہ رہے ہیں... بھائی تو بہنوں کا مان ہوتے ہیں... وہ کچھ غلط بھی کریں تو بہنوں کے دلوں میں بال نہیں آتا... نائلہ بیگم کی بات پر دونوں بھائیوں کے آنسو نکل آئے

واقعی عورت ذات کتنی عظیم ہوتی ہے اور انہوں نے ہمیشہ عورت کو پاؤں کی جوتی سے بڑھ کر نہیں سمجھا تھا

آج انہیں اپنی سب غلطیاں یاد آرہی تھیں

... اگلے دن زوار جیسے ہی گھر آیا رضا شاہ نے اسے اپنے پاس بلا لیا

جی تایا جان آپ نے بلایا تھا.. رضا شاہ سٹڈی روم میں بیٹھے اپنی سوچوں میں مگن تھے

ہاں آؤ زوار بیٹھو بیٹا... انہوں نے اپنی عادت کے برخلاف نرمی سے کہا

بیٹا وہ جو لڑکی یہاں رکی ہوئی ہے.. کیسی ہے میرا مطلب اسکا بیک گراؤنڈ.... وہ ڈائریکٹ اپنے مطلب کی بات پہ آئے.

مشعل... زوار نے اسکا نام لیا

جی وہ کافی اچھی فیملی سے بی لائگ کرتی ہے بس کچھ پرابلمز کی وجہ سے یہاں ہے... زوار جواب دینے کے ساتھ ساتھ سوال کرنے کا مقصد سوچ رہا تھا

www.kitabnagri.com

زوار بیٹا سفیان اس لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہے.. بظاہر تو مجھے بھی اس میں کوئی برائی نظر نہیں آئی.. میں سفیان کی کافی حق تلفی کر چکا ہوں اب میں چاہتا ہوں اسکی یہ خواہش تو پوری کر دوں... اسی لیے تم سے بات کی ہے... رضا شاہ نے وضاحت کی

یہ تو اچھی بات ہے.. اس کا بھائی آج ہی ابروڈ سے آیا ہے کل تک وہ گھر چلی جائے گی میں کل ہی اس کے بھائی اور
مدرسے بات کرونگا.. زوار کو سفیان کی پسند پر دلی خوشی ہوئی

... ٹھیک ہے بیٹا

زوار کو یوں لگا جیسے وہ مزید بھی کچھ کہنا چاہتے ہوں

.. تایا جان کیا بات ہے... آپ کھل کر مجھ سے سنیں کر سکتے ہیں

زوار میں نے شوکت رحمانی کے خلاف سب ثبوت کورٹ میں جمع کروادے ہیں اور ساتھ ہی اسکے سب ٹھکانوں
کے بارے میں بھی بتا دیا ہے.. میں یہ سب کر کے اپنے ضمیر کا بوجھ کچھ کم کرنا چاہتا تھا.. میں اپنے کام سے
مطمئن ہوں لیکن.. انہوں نے بات ادھوری چھوڑی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

... لیکن کیا تایا جان

بیٹا وہ بہت گھٹیا آدمی ہے... اسی کے کہنے پہ میں نے تمہیں ڈرانے کے لیے تم پہ فائرنگ کروائی تھی.. میں تمہیں نقصان نہیں پہنچانا چاہتا تھا لیکن میرے بندے کی غلطی کی وجہ سے تمہیں گولی لگ گئی.. میں اس سب پہ بہت شرمندہ ہوں... ان بے لہجے میں ندامت تھی

تایا جان اب کی بات بتائیں کیا ہوا ہے... زوار کی چھٹی حس اسے کچھ کچھ اشارہ دے رہی تھی

زوار وہ میری فیملی کو نقصان پہنچانے کی دھمکی دے رہا ہے... اس لیے میں چاہتا ہوں میرم کی رخصتی کر دوں اگر تمہیں کوئی اعتراض نہ ہو تو.. انہوں نے جھجھکتے ہوئے کہا اپنے منہ سے بیٹی کی رخصتی کی بات کرنا انہیں کچھ معیوب سا لگ رہا تھا لیکن مجبوری تھی

Kitab Nagri

تایا جان آپ سیدھی طرح کہیں اس نے میرم کے حوالے سے دھمکی دی ہے... سوری تایا جان لیکن یہ سب آپکی وجہ سے ہے ایک دفعہ پہلے بھی وہ میرم پہ حملہ کروا چکا ہے.. صد شکر میں وہیں تھا اس لیے کوئی نقصان نہیں ہوا... آپ پریشان نہ ہو میرے پاس اس کا خاص بندہ موجود ہے جس نے میرم پہ حملہ کیا تھا... میں شوکت رحمانی کو ایسا پھنساؤں گا کہ پھر وہ جتنے مرضی ہاتھ پاؤں مارے لیکن باہر نہیں نکل سکے گا... زوار کی رگیں ابھری ہوئیں تھیں

میرپہ حملہ... کب.. کب ہوا.. وہ ٹھیک تو رہی تھی نا... زوار کے انکشاف پر وہ دہشت زدہ تھے

جی وہ بالکل ٹھیک تھی.. اور جب تک میں ہوں تب تک اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا.. آپ رخصتی کی تیاری کریں... پرسوں رخصتی ہوگی اور اس سے اگلے دن ولیمہ ہوگا... باباجان سے ڈسکس کر لیجیے گا.. میں اب چلتا ہوں... زوار یہ سب کہتے ہی رضا شاہ کو سوچوں میں چھوڑ کر وہاں سے اٹھ کر نکل گیا تھا

... کمرے میں آتے ہی اس نے غصے سے دروازہ بند کیا... وہ ایک دفعہ شوکت رحمانی کو موقع دے چکا تھا

اتنی لاچاری سے وہ اپنا بندہ مانگ رہا تھا لیکن زوار نے انکار کر دیا

اور اب پھر اس نے دھمکی دی تھی

.. شوکت رحمانی اب تمہیں مجھ سے کوئی بھی نہیں بچا سکتا

www.kitabnagri.com

زوار نے برداشت کی انتہا پہنچا کر سوچا تھا

اگلا دن اسکے لیے بہت مصروف تھا... مشعل کے بھائی سے بات کر کے اسے ساری تفصیل سے آگاہ کیا

... اسکا بھائی اپنی بیوی کی حرکت پہ بہت شرمندہ تھا

اسے ابھی بھی اسکی بیوی نے یہی بتایا تھا کہ مشعل کسی ٹوور پہ گئی ہے.. اسے بنا اجازت جانے پہ غصہ تو آیا لیکن پھر پریشانی نے گھیر لیا

اور اب زوار شاہ کے حقیقت بتانے پہ وہ ششدر تھا

... اسی وقت وہ مشعل کو لینے انکے گھر گیا

مشعل بھائی کو دیکھ کے سہم گئی پتہ نہیں بھا بھی نے کیا کیا بتایا ہو گا... وہ سوچ کر رہ گئی

لیکن بھائی نے جب گلے لگایا تو وہ بے اختیار رونے لگی

وہ بہت شرمندہ تھا

مشعل جاؤ اپنا ضروری سامان لے آؤ احمد تمہیں لینے آیا ہے.. زوار کی آواز پہ مشعل نے بھائی کی طرف دیکھا

احمد نے اثبات میں سر ہلایا... کتنا مشکل تھا اپنے لیے بہن کی آنکھوں میں بے اعتباری دیکھنا اور یہ سب اسکی

... بیوی کی لگائی ہوئی آگ تھی

بہن قصور وار تھی لیکن ایک حد تک... وہ ادھر ہوتا تو کبھی اسے لاوارثوں کی طرح نہ رہنا پڑتا

مشعل خوشی سے اپنے کمرے کی طرف بھاگی

... راستے میں ہی سفیان سامنے آگیا

سنو سب کچھ پیک کر کے نہ لے جانا.. بس ضروری سامان

لیکر جانا کیونکہ واپس تو تمہیں یہیں آنا ہے... سفیان کی بات پر مشعل نے حیرت سے اسکی طرف دیکھا
ایسے کیا دیکھ رہی ہو.. سچ کہہ رہا ہوں.. آجکل میں بابا آئیں گے تمہارے گھر.. سفیان نے اسکی بے یقینی پر مسکرا
کر کہا

مم.. میں آپکے قابل نہیں ہوں.. میں کیسی ہوں آپ نہیں جانتے... اس نے سفیان کی جذبے لٹاتی آنکھوں
سے نظریں چرا کر کہا

وہ کبھی بھی اس شخص کو دوبارہ نہیں دیکھنا چاہتی تھی جس نے اسکی زندگی تباہ کرنے کی کوشش کی تھی.. کجایہ کہ
ہمیشہ کے لیے اسکے گھر میں رہنا.. کبھی بھی نہیں.. اس میں اتنا حوصلہ نہیں تھا

میں سب جانتا ہوں.. تمہیں کچھ بھی بتانے کی ضرورت نہیں اور جب مجھے تمہارے ماضی سے کوئی سروکار نہیں
تو تمہیں بھی سب یاد نہیں کرنا چاہیے... اور ایک بات اور میں تمہیں اس گھر میں نہیں رکھوں گا.. میری اپنی کمائی
سے بنا ہوا گھر ہے جو اس جتنا تو نہیں لیکن پھر بھی خوبصورت ہے اور مجھے یقین ہے تمہارے آنے سے وہ گھر اس
گھر سے بھی زیادہ خوبصورت ہو جائے گا.. اب بتاؤ عثمان شاہ آپکو اپنے جیون ساتھی کے طور پہ قبول ہے.. ساری
بات سنجیدگی سے کرتے وہ آخر میں پٹری سے اتر اٹھا

مشعل نے مسکراتے ہوئے اقرار میں سر ہلایا اور کمرے کی طرف بھاگی

... اگر رب تعالیٰ اسکے نصیب میں اتنا کثیر نگ بندہ لکھ رہا تھا تو اسے کیونکر کوئی اعتراض ہوتا
مشعل نے کمرے میں آکر مسکراتے ہوئے سوچا

رخصتی بہت ہی سادگی سے ہوئی تھی... زوار سارا دن گھر سے باہر گزار کر رخصتی کے وقت ایک گھنٹے کے لیے
آیا تھا

اور میرم کو اپنے کمرے میں لا کر کپڑے چینج کر کے فوراً چلا گیا

نصرت بیگم کے منع کرنے کے باوجود وہ ضروری کام کا کہہ کر چلا گیا تھا

میرم کافی دیر اسکا انتظار کرتی رہی... موقع کی مناسبت سے وہ سمپل سا تیار ہوئی تھی... میرون اور گرین گلر کی
فراک میں وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی... لیکن جسکے لیے وہ تیار ہوئی تھی اس نے ایک نظر دیکھنا بھی گوارا
... نہیں کیا

..اپنی اتنی بے وقعتی پر وہ روتے ہوئے اٹھی اور چینج کر کے بیڈ پہ لیٹ گئی

.... وہ پہلے ہی اسکی طرف سے بہت بدگمان تھی اور اب کی بار تو اسکا دل بری طرح ٹوٹا تھا

... صبح وہ دس بجے چچی جان کے اٹھانے پہ اٹھی تھی

اس نے ادھر ادھر دیکھا... وہ کہیں نہیں تھا یعنی ساری رات وہ گھر نہیں آیا

... اسکا دل کٹ کر رہ گیا

میر و بیٹا اٹھ جاؤ... زوار کی کال آئی تھی وہ کہہ رہا تھا ٹائم کے مطابق سب دو بجے ہال میں موجود ہو.. اس لیے اب اٹھ جاؤ ناشتہ کرو اور پھر عالیہ کے ساتھ پار لر چلی جانا... انہوں پیار سے اسے اٹھنے کا بولا

جی چچی جان.. میں ابھی فریش ہو کے آتی ہوں.. دل ہر چیز سے اچاٹ تھا لیکن اپنی فیملی کو وہ کبھی بھی کسی کام سے انکار نہیں کر سکتی تھی تبھی بیڈ سے اٹھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میرم.. زوار کی طرف سے دل برانہ کرنا.. وہ بہت مصروف تھا تبھی نہیں آسکا... مجھے معلوم ہے اس نے غلط کیا ہے لیکن اب گھر آئے گا تو تم منہ نہ بنانا بلکہ اچھی طرح اس کے کان کھینچنا... چچی جان کے انداز پر اس نے بے دلی سے مسکرا کر سر ہلایا اور کپڑے نکالنے لگی

ڈھائی بجے وہ عالیہ بھابھی کے ہمراہ ہال میں پہنچی تھی.. سارا ہال مہمانوں سے بھرا ہوا تھا

... زوار نے اپنی جان پہچان کے سب لوگوں کو بلایا تھا

.. وہ جیسے ہی سٹیج پہ پہنچی سٹیج پہ موجود زوار اسے دیکھتا رہ گیا

... پنک کلر کے خوبصورت شرارے میں وہ کوئی پری ہی لگ رہی تھی

زوار کے یوں دیکھنے پہ عثمان ہلکا سا کھنکھارا

زوار خفت سے ادھر ادھر دیکھنے لگا

... میرم سنجیدہ چہرہ لیے سٹیج پہ بالکل اسکے ساتھ بیٹھ چکی تھی

.. زوار خود بھی بلیک سوٹ میں نظر لگ جانے کی حد تک پیارا لگ رہا تھا

دونوں کی جوڑی کو چاند سورج سے تشبیہ دی جا رہی تھی

ساری تقریب میں زوار اسکی طرف دیکھنے سے دانستہ گریز کرتا رہا.. جانتا تھا جیسے ہی اس پہ نظر پڑی خود پہ اختیار

.. نہیں رہنا.. اور اتنے لوگوں کی موجودگی میں وہ بے اختیار ہونا نہیں چاہتا تھا

www.kitabnagri.com

... چھ بجے تقریب اختتام کو پہنچی تو زوار سب کو سی آف کر رہا تھا

... میرم تھک چکی تھی سو عالیہ بھا بھی سے گھر جانے کا کہا

.. اسکی تھکاوٹ کو مد نظر رکھتے ہوئے سفیان کے ساتھ عالیہ اور اسے گھر بھیج دیا گیا

باقی سب ابھی مہمانوں کو الوداع کرنے میں مصروف تھے

گھر پہنچتے ہی وہ اپنے کمرے لہ طرف بڑھی لیکن بھابھی نے ٹوک دیا

..

... تم زوار کے کمرے میں جاؤ میرو

بھابھی میں بہت تھکی ہوئی ہوں پلینز اپنے کمرے میں آرام کرنا چاہتی ہوں.. اس نے تھکن سے چور لہجے میں کہا

وہ زوار کے روم میں جانا نہیں چاہتی تھی... دل جانے پہ راضی نہیں ہو رہا تھا

اچھا ایسا کرو ابھی یہی لاؤنج میں بیٹھو میں تمہارے لیے چائے لیکر آتی ہوں... پھر جہاں جانا ہو اچلی جانا... عالیہ

.. بھابھی کی بات اسے ماننی پڑی

چائے پینے کے بعد وہ اٹھی تھی جب رضوانہ بیگم اور رضا شاہ آگئے

میرو کہاں جا رہی ہو... رضوانہ بیگم نے حیرت سے پوچھا

www.kitabnagri.com

اپنے کمرے میں.. اس نے رک کر جواب دیا

تمہارا کمرہ اب زوار والا ہے سوادھر جاؤ.. رضوانہ بیگم نے سختی سے کہا

... میرم نے مجبوراً اپنا رخ زوار کے روم کی طرف کیا وہ باپ کے سامنے ماں کو کیا بتاتی

اسکے کمرے میں آکر اس نے شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر غصے سے ائیرنگز اتارے
دوپٹے کی پنز کھولنے کے لیے ہاتھ سر پہ کیا ہی تھا جب پیچھے سے دروازہ کھول کر زوار آیا
ارے ارے یہ کیا کر رہی ہو... جس کے لیے تیار ہوئی ہو اسے دیکھنے کا شرف تو عطا کر دو... زوار نے اس کے
نزدیک آکر کہا

غلط فہمی ہے تمہاری کہ تمہارے لیے تیار ہوئی ہوں.. وہ ایک لمحے کو رک کی تھی اور پھر اسے جواب دیکر آنکھوں
میں آئے پانی کو چھپانے کے لیے رخ موڑ گئی

زوار نے اسے شانوں سے پکڑ کے اپنے سامنے کیا... میرم نے اس کے ہاتھ جھٹکنے چاہے لیکن گرفت مضبوط تھی
... وہ اسے لیے بیڈ پہ آگیا

ناراض ہو... اسے بیڈ پہ بٹھا کے ساتھ بیٹھ کر نرمی سے پوچھا گیا تھا
اور میرم کے ضبط کی انتہا بس اتنی ہی تھی... کب سے رکے آنسو اب زور و شور سے بہہ رہے تھے

زوار نے اسے یوں روتے دیکھ کر اپنے ساتھ لگایا... میرم کچھ دیر تک روتی رہی پھر جب زوار کے اتنا نزدیکی ہونے
کا خیال آیا تو فوراً پیچھے ہوئی
زوار اسکی حرکت پہ مسکرایا

مجھے پتہ ہے میرو کل میں نے بہت برا کیا... لیکن یار سچ میں سب تمہاری خاطر کیا... شوکت رحمانی کے خلاف منظبوط کیس بناتے بناتے تمہاری عدالت میں اپنا کیس خراب کر گیا ہوں.. اس نے شرارتی انداز میں وجہ بتائی

میری وجہ سے؟ میں کہاں سے آگئی.. اس نے حیرت سے پوچھا

اسی نے تم پہ پہلے بھی اٹیک کروایا تھا اور اب پھر بتایا جان کو دھمکی دی تھی.. بس اسی لیے میں اسکے خلاف قانون کی حدود میں رہتے ہوئے ایسا کیس بنانا چاہتا تھا کہ وہ ساری عمر سلاخوں سے باہر نہ نکل سکے.. الحمد للہ میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا ہوں... آج کی ہی پیشی پہ اسے عمر قید کی سزا ہوئی ہے.. اگر کل بھاگ دوڑ نہ کرتا تو آج اس نے رہا ہو جانا تھا اور میں کوئی ایسا رسک نہیں لینا چاہتا تھا تبھی تمہیں کل زندگی میں پہلی دفعہ جان بوجھ کر ہرٹ کر گیا... زوار نے اسے وضاحت دی

... میرم کا دل اسکی طرف سے بالکل صاف ہو گیا

... جن سے پیار ہو ان سے زیادہ دیر ناراض کہاں رہا جاسکتا ہے

اس سے پہلے تو جیسے کبھی ہرٹ نہیں کیا.. میرم نے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھوں سے نکالتے ہوئے کہا

اچھا ذرا بتانا مجھے اور کب کب ہرٹ کیا ہے میں نے شہزادی صاحبہ کو.. اسکے طرزِ مخاطب پہ میرم کو ہنسی آئی
لیکن

.. چھپائی

ابھی اس دن کی ہی بات ہے جب ہم سب کو تمہاری ضرورت تھی لیکن تم ایک کال پہ کسی اور طرف بھاگے تھے
... میرم نے اسے یاد دلایا

محترمہ اس وقت مشعل کی طبیعت کافی خراب تھی اور اسے کسی ہاسپٹل نہیں کے جایا جاسکتا تھا اس لیے مجھے
... حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے جانے پڑا.. بس یا کچھ اور بھی

اور تم نے فہد پہ اٹیک کروانے والی لڑکی کے بارے میں بھی پوچھ تاچھ نہیں کی.. ایک اور شکوہ تیار تھا

www.kitabnagri.com

فہد پہ جس نے اٹیک کیا تھا وہ لڑکی مر چکی ہے... اب اس کی کیا پوچھ تاچھ کروں.. فہد نے خود ہی تو بتایا تھا دونوں
دوست تھے اور کسی بات پہ جھگڑا ہو گیا تھا بات بڑھ گئی تو اس نے گولی چلا دی... زوار نے اصل بات چھپائی.. وہ
بہن کے دل میں موجود بھائی کا اعتبار توڑ کے اسے تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا

بس یا کچھ اور بھی... زوار نے پھر پوچھا

اور یہ کہ تم نے مجھے کہا تھا کہ تمہاری جاب مجھ سے بڑھ کر ہے... تب بھی مجھے دکھ ہوا تھا.. میرم نے شاکی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا

میرم سے بڑھ کے میری زندگی میں کچھ بھی نہیں ہے... یہ کاب میرا پیشن ہے اگر تمہیں اس سے کوئی پرالہم ہوگی تو میں چھوڑ دوں گا... اور اب بس میں مزید کوئی صفائی نہیں دوں گا.. تمہارے شکوے تو مجھے لگتا ہے ساری رات ختم نہیں ہوں گے.. زوار نے اسے گھورتے ہوئے کہا

اب ایسی بات بھی نہیں.. بس تھوڑے سے اور ہیں... میرم نے اسکی بات کی نفی کی

Kitab Nagri

ہاں میں اندازہ کر سکتا ہوں تمہارے یہ تھوڑے سے شکوے پہ بھی کتاب لکھی کا سکتی ہے... اسی لیے میں اس خوبصورت رات کو تمہارے بے بنیاد شکوے سن کے نہیں گزارنا چاہتا... زوار نے اسے اپنے نزدیک کرتے ہوئے دھیمے سے کہا

میرم نے شرماتے ہوئے اس سے دور ہونا چاہا

بس کرویار.. اب میں تمہاری نہیں سنوں گا.. ابھی تو میری ساری محبت لٹانے کا ٹائم آیا ہے اور تم پھر بھاگ رہی ہو.. اس نے اسکے دور جانے کی کوشش پہ چوٹ کی

محبت.. میرم نے تھوڑی حیرانگی سے کہا

ہاں محبت.. وہی محبت جو آج تک تمہیں ڈائریکٹ الفاظ میں نہیں بتا سکا.. اور تم سدا کی بیوقوف محسوس نہیں کر سکی.. بس مجھ سے بدگمان ہی رہی ہو.. زوار کے بیوقوف کہنے پہ میرم نے ناراضگی سے اسے دیکھا

میرم شاہ زوار شاہ تم سے بہت پیار کرتا ہے.. زوار شاہ تمہارے عشق میں نکما ہو چکا ہے.. اسے خود بھی نہیں پتہ چلا کہ میرم شاہ اسکی رگوں میں خون کی طرح دوڑنے لگی.. زوار شاہ نہ اس محبت کی ابتداء سے واقف ہے نہ انتہا سے.. اسے بس اتنا پتہ ہے کہ وہ میرم شاہ کا دیوانہ ہے.. میرم شاہ کے ہونے سے زوار شاہ کی سانسیں چلتی ہیں.. زوار شاہ کا ہونا نہ ہونا اسکی میرو سے مشروط ہے.. اس نے میرم کو خود میں سموتے ہوئے کہا

.. اور میرم محبت کے اس خوبصورت اظہار پر بے ساختہ اسکے سینے میں سر چھپا گئی تھی

محبت کی خوبصورت جلت رنگ نے انکے گرد اپنے رنگ بکھیر دیے تھے

www.kitabnagri.com

عشق کی دیوی نے ان دونوں کو اپنے پروں میں چھپا لیا تھا.. اور وہ دونوں اپنے ملن پہ مسرور اور رب کے شکر گزار تھے

ختم شد

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

Kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو
ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com